Feb. 2007
Rs. 50/-

فروری ۲۰۰۷

ماہنامہ
# غوث العالم
کا خصوصی شمارہ

# معارف
# شیخ اعظم

مختار اشرف لائبریری اور
## شیخ اعظم
علماء اور دانشوروں کی نظر میں

شیخ اعظم سے
## خصوصی گفتگو

شیخ اعظم اور
## غوث العالم سوسائٹی

## شیخ اعظم
علماء و مشائخ کی نظر میں

## شیخ اعظم اور اداروں کی سرپرستی

چیف ایڈیٹر
سید محمد اشرف کچھوچھوی



# عظیم خوشخبری



## اشرف الاولیاء نمبر

ماہنامہ غوث العالم رجب المرجب ۱۴۲۸ھ بمطابق اگست ۲۰۰۷ء کا خصوصی شمارہ بیادگار'' نبیرۂ اعلیٰ حضرت اشرفی اشرف الاولیاء حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج ابوالفتح سید الشاہ **محمد مجتبیٰ اشرف** اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ والرضوان کی حیات و خدمات پر'' اشرف الاولیاء نمبر'' قومی اثاثہ اور ملی سرمایہ کے طور پر پیش کیا جائیگا۔

لہذا

علماء و مشائخ اہلسنت سے پرخلوص گذارش ہے کہ اپنے مضامین و تاثرات اور معلومات و مشاہدات ذیل کے پتے پر روانہ فرما کر اس نمبر کو زینت بخشیں۔

**رابطے کا پتہ**

**ماہنامہ غوث العالم**
106/73 نظر باغ، کینٹ روڈ، لکھنؤ۔
موبائل : 9838908994, 9839994550
فیکس : 0522-2619544

**دار العلوم مخدوم اشرف مشن**
پنڈوہ شریف، مالدہ (بنگال)
فون نمبر: 03512-230219
موبائل: 099322807264

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیادگار

غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی

**بفیض :** مجدد سلسلہ اشرفیہ ہم شبیہ غوث اعظم اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ (بانی الجامعۃ الاشرفیہ)

مخدوم المشائخ مولانا الحاج سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

(زیر سرپرستی) بانئ جامع اشرف شیخ اعظم حضرت مولانا سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف

جامع اشرف خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کا دینی، اسلامی، علمی، ادبی اور روحانی واخلاقی ترجمان

# ماہنامہ غوث العالم لکھنؤ


جلد : 4
شمارہ : 2
فروری ۲۰۰۷ء
محرم / صفر ۱۴۲۸ھ



فی شمارہ : -/12 روپے
سالانہ : -/140 روپے ڈاک خرچ کے ساتھ
-/240 (جس میں خصوصی شمارہ شامل ہے)
بیرون ملک : سالانہ دس ڈالر




ماہنامہ سے متعلق ہر طرح کی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ میں ہی ہوگی۔

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں




مراسلات وترسیل زر کا پتہ
منیجر ماہنامہ غوث العالم 106/73 نظر باغ
کینٹ روڈ لکھنؤ
Tel: 0522-2621535
9838908994


ڈرافٹ پر صرف "غوث العالم" لکھیں

○

گول دائرے میں سرخ نشان آپکی ممبری فیس ختم ہونے کی علامت ہے




چیف ایڈیٹر پرنٹر پبلشر پروپرائٹر۔ سید محمد اشرف نے سمناں پریس لکھنؤ سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ غوث العالم 106/73 نظر باغ لکھنؤ سے شائع کیا

# اس شمارے میں

## تاثرات

# پیشگی باتیں

الحمدللہ ماہنامہ غوث العالم آٹھ سال مکمل کر چکا ہے زیر نظر شمارہ ''معارف شیخ اعظم'' خصوصی شمارہ کے ساتھ نویں سال کا آغاز کر رہا ہے۔ حضرت شیخ طریقت علامہ سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی کی زیر نگرانی گذشتہ ۸/سالوں میں مختلف دینی وروحانی موضوعات پر نہایت اہم اور بیش قیمت جواہر پارے پیش کئے گئے جنہیں علماء وصوفیا اور عوام الناس نے بیحد پسند فرمایا ہے۔ غوث العالم کی سب سے بڑی خوبی یہ بتائی گئی کہ قرآن وسنت کی تعلیمات اور تصوف وروحانیت کے موضوع پر ہم نے عام فہم اور سہل زبان میں ایسے اہم مضامین پیش کئے ہیں جو دوسرے دینی رسائل پیش نہیں کر سکے ہیں۔

لیکن اس تسلسل وکامیابی پر ہم ممنون کرم ہیں سرپرست رسالہ تاجدار اہلسنت مخدوم العلماء جانشین غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی حضرت علامہ الحاج مفتی الشاہ سید محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی قبلہ گاہی کا جنہوں نے رسالہ کے ہر برے وقت میں دستگیری فرمائی اور آپ کا یہ پیارا اور حکیمانہ جملہ اشرف ملت بارہا سناتے ہیں کہ ''میری زندگی میں یہاں سے جو کام شروع ہوا انشاء اللہ تعالیٰ بند نہیں ہوگا۔''

ماہنامہ غوث العالم اگست ۲۰۰۶ء کا خصوصی شمارہ ''سرکار کلاں نمبر'' تھا جو امید سے زیادہ مقبول ہوا، ملک و بیرون ملک سے 'شاندار کامیابی' کا تذکرہ، خطوط اور فون کے ذریعہ مبارک بادیوں کا ڈھیر لگ گیا اسے ہم اپنے لئے بہت بڑا اعجاز سمجھتے ہیں کہ سرکار کلاں نمبر کو خراج تحسین اور سند پسندیدگی جلیل القدر علماء اہلسنت اور مشائخ عظام نے پیش کیا ہے، ممکن ہے کہ اپنے اس اظہار خیال میں ہماری حوصلہ افزائی کا جذبہ زیادہ کارفرما ہو لیکن بہر حال حقیقت ہے کہ ہم نے سرکار کلاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے حالات وواقعات اور اقوال وافکار مدلل ومؤثر مگر سچائی کے آئینہ میں نہایت سلیقہ سے عام فہم زبان میں پیش کیا ہے.................

آپ کے لئے ہم پھر ایک نئی پیشکش لے کر حاضر ہیں اور اس بارگاہ بے کس پناہ میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم و دانش، فکر وفن، زبان وقلم، ادارہ سازی، ملی درد، علم وعمل، زہد وتقویٰ، شخصیت ساز، فلک پیا عزم وحوصلہ، دلاویز کمالات سے نوازا ہے جنہیں جہان سنیت کے ہر گوشے میں شیخ اعظم، مخدوم العلماء حضرت والا گرامی علامہ الحاج مفتی الشاہ سید محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی کے نام سے لوگ جانتے اور پہچانتے ہیں۔ ہم اپنے اس محسن ومربی کی پچاس سالہ خدمات وکارنامے کو جید علماء کرام، دانشوران عظام کی نگارشات، رشحات قلم سے خراج تحسین پیش کرتے ہیں............. پڑھیں اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں..........

اخیر میں، ہم استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی رضاء الحق اشرفی شیخ الحدیث جامع اشرف ومفتی محمد شہاب الدین اشرفی اور حضرت مولانا سید واقف علی اشرفی بدایونی صاحبان کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اپنے مفید اور قیمتی مشوروں سے ہر موڑ پر نوازا۔ ناسپاسی ہوگی اگر میں مولانا قمر عالم اشرفی کو فراموش کر جاؤں جو ہمارے شانہ بشانہ معارف شیخ اعظم کی تیاری میں ہم سفر رہے اور مشکور ہیں محبّ سرکار کلاں مولانا عابر قالین آبادی صاحب سب ایڈیٹر ماہنامہ غوث العالم کا جو خلوص اور لگن ہے وہ انہیں کا حصہ ہے اور کیوں نہ ہو خانوادہ اشرفیہ سے موصوف کا عشق ومحبت ہر کسی پر عیاں ہے۔

مجھے یقین ہے کارگاہِ فکر وعمل کی اس آفاقی شخصیت، کوہ ہمالیہ کی طرح مستحکم وبلند، پرشکوہ کمالات اور گوناگوں اوصاف کے مالک کی زندگی کے یہ چند گوشے تعمیراتی وترقیاتی میدان کے راہیوں کے لئے رہنما خطوط چھوڑیں گے۔

اسیر شیخ اعظم
عثمان غنی اشرفی
ایڈیٹر ماہنامہ غوث العالم،
106/73, نظر باغ، کینٹ روڈ لکھنؤ۔

# شیخ اعظم، شیخ اعظم کیوں؟

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی رضاء الحق اشرفی راج محلی (شیخ الحدیث جامع اشرف کچھوچھہ شریف)

آدمی اپنے عظیم کارناموں کی بنیاد پر بڑا ہوتا ہے، اگر یہ بات حقیقت پر مبنی ہے تو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ شیخ اعظم حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی مدعمرہ ودامت برکاتہ، دور حاضر کے گروہ مشائخ میں "شیخ اعظم" ہیں۔

آپ حسنی سید ہیں، آپ کا سلسلۂ نسب غوث اعظم جیلانی تک پہنچتا ہے، آپ غوث العالم مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین ہیں، قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے، عالم ربانی علامہ سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کے پوتے اور مخدوم المشائخ حضرت علامہ مفتی الحاج سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر اور جانشین ہیں ـــــ ان اضافی عظمتوں کے علاوہ جس چیز نے آپکو عظمت و بزرگی کا نمایاں مقام عطا کیا ہے وہ ہے آپ کی دینی و علمی خدمات کا ایک طویل سلسلہ۔

آپ کی دینی و علمی خدمات کا دائرہ نصف صدی کو محیط ہے۔ آپ کے دینی و علمی کارناموں کو تفصیل کے ساتھ لکھا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ اس مختصر مضمون میں آپ کی خدمات کا ایک سرسری جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

## سنیت کی تبلیغ و اشاعت:

شیخ اعظم کے تبلیغی مشن کا مرکزی نقطہ سنیت کی اشاعت ہے۔ لوگوں کے اعمال کی اصلاح سے پہلے ان کے عقائد کی درستگی پر توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ عقیدہ عمل کی بنیاد ہے۔ عقیدہ فاسد ہو تو ظاہری حسن عمل کا شریعت کی نظر میں کچھ اعتبار نہیں۔ عقیدے کے فساد سے گمراہی آتی ہے جب کہ عمل خراب ہونے سے آدمی فاسق و فاجر ہوتا ہے۔ عقیدہ کے فساد حد کفر کو پہونچے تو بندہ ہمیشگی کے عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے جب کہ عمل کے خراب ہونے سے آدمی فاسق و فاجر ہونے کے باوجود مومن رہنے کی وجہ سے اپنے گناہوں کا عذاب پانے کے بعد نجات پا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو عقیدہ کی درستگی کو عمل کی درستگی پر بہر حال فوقیت حاصل ہے، گو کہ ایک سچے مسلمان کو نیک عمل سے کوئی مفر نہیں ـــــ شیخ اعظم نے اسی نقطے کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے تبلیغی مشن کو جاری رکھا ہے۔

چنانچہ ماضی قریب میں جب کہ ہندوستان میں بعض گمراہ و باطل فرقوں کی گمر ہی بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانس رہی تھی، صحیح العقیدہ مسلمانوں کے اندر بدعقیدگی پیدا کرنے کی پرزور کوششیں ہو رہی تھیں، ملک کے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں باطل اور گمراہ فرقوں کے بدعقیدہ پیر اور جبہ دستار والے ان کے گمراہ گر علماء گھوم گھوم کر اپنے باطل عقائد کو بڑے ہی خفیہ انداز میں عام کر رہے تھے، ایسے ماحول میں شیخ اعظم نے اپنی تقریروں اور تبلیغی دوروں کے ذریعہ اُن گمراہ مولویوں اور پیروں کے چہروں سے نقاب الٹ کر ان کے اصلی چہروں کو لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے اور ان کی گمراہیوں کا پردہ چاک کیا ہے۔

صوبہ بہار کے مختلف اضلاع، خصوصاً کٹیہار، پورنیہ، کشن گنج اور ان کے مضافات میں آج جو کچھ سنیت کی چہل پہل نظر آ رہی ہے، اس میں شیخ اعظم کی کوششوں کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ ایک وقت وہ تھا کہ ان جگہوں میں منت اللہ رحمانی کا دور دورہ تھا۔ دیو

بندیت ہر طرف چھاتی چلی جا رہی تھی لیکن شیخ اعظم نے ان کا ہر طرف سے تعاقب کر کے انہیں وہاں سے بوریا بستر سمیٹنے پر مجبور کردیا۔ اس راہ میں آپ نے بڑی پریشانیاں جھیلی ہیں۔ کبھی کبھی آپ کو اپنی جان کا خطرہ بھی لاحق ہوا ہے لیکن اپنی تبلیغی مشن کو ثابت قدمی کے ساتھ جاری رکھا ہے۔

ایک بار پورنیہ کے تبلیغی سفر میں کچھ دیوبندیوں نے آپ کو دھوکہ دے کر جلسے کے نام پر دعوت دی جب آپ اس گاؤں میں پہونچے جہاں جلسہ ہونا تھا، تو پتہ چلا کہ وہ دیوبندیوں کا گاؤں تھا۔ آس پاس میں سنیوں کی آبادی نہیں تھی۔ آپ کے ہمراہ حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ جب دونوں حضرات نے جلسہ گاہ کا منظر دیکھا تو بڑی وحشت ہوئی۔ دونوں حضرات کے لئے قیام کا غیر معقول بلکہ تکلیف دہ انتظام کیا گیا تھا، جس سے جلسے والوں کی بدنیتی واضح ہو رہی تھی۔ جلسہ شروع ہونے سے پہلے منتظمین جلسہ نے دونوں حضرات کے سامنے یہ شرط رکھی کی جلسے میں کوئی اختلافی تقریر نہ کی جائے۔ حضرت نظامی صاحب علیہ الرحمہ تو یہ شرط سنتے ہی جلال میں آگئے۔ فرمانے لگے: ''ہم ڈاکٹر ہیں، علاج کے معاملے میں ڈاکٹر مریض کا پابند نہیں ہوتا۔ یہ بات ہم طے کریں گے کہ مریض دوا سے ٹھیک ہوگا یا اس کا آپریشن کرنا پڑیگا۔''

حضرت شیخ اعظم نے حضرت نظامی صاحب سے کہا ''مولانا صاحب! آپ اطمینان کے ساتھ تشریف رکھیں، پہلے مریض کا علاج مجھے کرنے دیجئے اگر میرا علاج کارگر ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ فائنل ڈیسیزن آپ کا ہوگا'' یہ کہہ کر آپ اسٹیج پر تشریف لے گئے۔ اپنے حسن تدبر کو کام میں لاتے ہوئے سب سے پہلے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''جلسہ کے منتظمین نے یہ شرط رکھی ہے کہ ایسی تقریر کی جائے جس سے کسی کو اختلاف نہ ہو۔ میں سوچتا ہوں کہ تقریر کرنے سے پہلے آپ لوگوں سے کچھ سوالات کرلوں، تا کہ معلوم ہوجائے کہ آپ کو کس چیز سے اختلاف ہے؟ جس چیز سے اختلاف ہوگا میں اس کو اپنی تقریر کا عنوان نہیں بناؤں گا۔ میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ سب لوگ مسلمان ہیں یا نہیں؟ کیا کسی کو اپنے مسلمان ہونے سے اختلاف ہے؟ پورے مجمع نے اثبات میں ہاتھ اٹھایا۔ پھر آپ نے پوچھا: ''میں آپ لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوئی مسلمان اللہ کے رسول ﷺ کو اپنے بڑے بھائی جیسا کہہ سکتا ہے؟ مجمع سے آواز آئی ''ہرگز نہیں''۔ آپ نے پھر پوچھا ''بتاؤ رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا مسلمان ہے؟ مجمع سے آواز آئی، ''مسلمان نہیں، مسلمان نہیں،'' اس کے مسلمان نہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے؟ آپ نے پوچھا۔ جواب ملا'' کسی کو اختلاف نہیں۔'' شیخ اعظم نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ''اگر میں آپ سے کہوں کہ ایک آدمی ایسا بھی ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، پھر بھی یہ کہتا ہے کہ اللہ کے نبی مر کر مٹی میں مل گئے، نبی کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں، نبی گاؤں کے چودھری کی طرح ہیں، نماز میں نبی کا خیال لانا بیل، گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے، شیطان کا وسیع علم تو قرآن وحدیث سے ثابت ہے لیکن نبی کے لئے وسیع علم ثابت کرنا شرک ہے، نبی کا علم بچوں، پاگلوں اور چوپایوں کے علم کی طرح ہے۔ بولو! ایسا کہنے والے کو مسلمان کہوگے؟ مجمع کی طرف سے شور اٹھا، ''ہرگز نہیں، ہرگز نہیں'' آپ نے پوچھا: ''مجمع میں کسی آدمی کو اس سے اختلاف ہو تو وہ کھڑا ہو جائے۔'' مجمع میں سکوت کا ماحول طاری ہوگیا۔ شیخ اعظم دیر تک استفسار کے انداز میں دیوبندیوں اور وہابیوں کی بدعقیدگی کو مجمع کے سامنے بیان کرتے رہے۔ اس طرح آپ نے دیوبندیوں، وہابیوں کی رد میں پوری تقریر فرمادی اور کسی کو یہ اعتراض کرنے کا موقع بھی نہیں دیا کہ آپ منتظمین جلسہ کی شرط کے خلاف تقریر فرما رہے ہیں۔ آپ کی اس حکیمانہ انداز تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ اس آبادی کے بہت سے لوگ جو دیوبندیوں کی بدعقیدگی کے جال میں پھنستے

جارہے تھے وہ اب آپ کے معتقد اور سنی صحیح العقیدہ ہو گئے اور بہت سے آپ کے ہاتھ پر مرید بھی ہوئے۔

بیل گاڑی اور پیدل دیہاتوں کا سفر کرکے، گاؤں گاؤں جا کر آپ نے دین وسنیت کی جو خدمات انجام دی ہیں ان کے بے شمار شواہد ملک کے مختلف حصوں میں خصوصاً صوبۂ بہار کے مختلف اضلاع مثلاً کٹیہار، پورنیہ، کشن گنج ومضافات میں آج بھی موجود ہیں۔ ان علاقوں کے بیشتر سنی مدارس کے قیام میں سب سے اہم اور بنیادی رول آپ ہی کا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان علاقوں میں آج سنیوں کی اکثریت ہے اور وہاں پر کثیر تعداد میں سنی علماء پائے جاتے ہیں، جن کے ذریعہ سنیت کو مزید فروغ حاصل ہو رہا ہے۔

بیرون ہند، دوسرے ممالک میں بھی آپ نے دین وسنیت کی خدمات انجام دی ہیں خصوصاً بنگلہ دیش ڈھاکہ اور اس کے مضافات میں آپ کی دینی خدمات کے شواہد موجود ہیں۔ اسٹوگرام، برہمن بڑیا وغیرہ مقامات میں بہت سے بدمذہب دیوبندی حتیٰ کہ تبلیغی جماعت کے بعض مبلغوں نے بھی آپ کے نصیحتوں سے متاثر ہو کر اپنی بدعقیدگی سے توبہ کی ہے اور جماعت اہلسنت میں داخل ہوئے ہیں ـــــ وہاں کے باشندے اس بات کے گواہ ہیں۔

عقیدہ کے معاملے میں تصلب اچھی چیز ہے لیکن مبلغین کے لئے تبلیغ کے معاملے میں تشدد برا اور حکمت تبلیغ کے منافی ہے۔ شیخ اعظم تبلیغ کے معاملے میں اس حکمت کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے حکیمانہ انداز تبلیغ کی وجہ سے بہت سے مذبذب اور بدعقیدہ لوگ آپ کے قریب آتے ہیں اور آپ کے وعظ وتبلیغ سے بہتوں کو ہدایت کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔

ایک مرتبہ بنگلہ دیش کی سفر میں ایک مقام پر آپ کے پاس ایک آدمی آیا جو عقیدہ کے معاملے میں کچھ تذبذب کا شکار تھا اور کچھ سنیوں اور دیوبندیوں کی غیر ذمہ دارانہ باتوں کی وجہ سے وہ دونوں گروہ سے متنفر تھا۔ وہ شخص شیخ اعظم کے پاس ایسے دو آدمیوں کے ساتھ حاضر ہوا تھا جن میں سے ایک سنی اور دوسرا دیوبندی تھا اور دونوں میں اکثر چھڑپ ہوتی رہتی تھی اور یہ شخص عموماً دونوں کی مجلسوں میں حاضر رہتا تھا اور دونوں کی باتیں غور سے سنتا تھا۔ شخص مذکورہ نے اپنے دونوں مصاحبوں کے بارے میں شیخ اعظم سے کہا کہ ”دیکھئے میرے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ میں مذبذب ہوں۔ یہ دونوں حضرات آپ کے سامنے ہیں، ان میں سے ایک اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں اور دوسرے خود کو دیوبندی کہتے ہیں۔ سنی صاحب کا یہ کہنا ہے کہ ہم میلاد کی محفل اس لئے سجاتے ہیں کہ اس میں رسول اللہ ﷺ ضرور تشریف لاتے ہیں جب کہ دوسرے صاحب یہ کہتے ہیں کہ میلاد کی محفل میں آپ ﷺ تشریف نہیں لاتے۔ اس بات پر دونوں لڑتے بھڑتے رہتے ہیں اور اس قسم کی باتوں پر دونوں صاحبان کی اکثر تکرار ہوتی رہتی ہے۔ اب آپ ہی سمجھا دیں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط؟ شیخ اعظم نے جواب دیا ”میرے خیال سے دونوں ہی بے ادبی کی بات کر رہے ہیں۔“ یہ جواب سن کر دونوں صاحبان سکتے میں آ گئے اور شخص مذکور (جسے لوگ مذبذب کہتے تھے) اندر ہی اندر خوش ہوا کہ شاید ”پیر صاحب“ بھی اسی کے ہم خیال ہوں گے۔ شیخ اعظم نے تینوں کے چہروں کا تاثر دیکھا اور ارشاد فرمایا: ”آپ لوگ یہ سوچتے ہوں کہ دونوں کی بات کس طرح بے ادبی کی بات ہو سکتی ہے؟ تو سنئے! ایک عاشق کا کام بس اپنے محبوب کے ذکر کی محفل سجانا ہے، محبوب جلوہ آرائی فرمائیں یا نہ فرمائیں یہ تو ان کی مرضی کی بات ہے۔ ہم عاشقانِ مصطفےٰ کا کام اپنے آقا کی یاد میں محفل سجانا ہے اور اپنے آقا کا ذکر سننا اور سنانا اور بس۔ آقا اگر اپنے غلاموں کی محبت کو قبول فرما کر ہماری محفل کو اپنے وجود مسعود سے پرنور بنائیں تو یہ آپ کا کرم ہے۔ ورنہ ہماری محفل اس قابل کہاں ہے کہ آقا کی نظر

کرم اس طرف اٹھے؟ پھر بھی یہ شرط لگا کر محفل میلاد منعقد کرنا کہ رسول ہماری محفل میں ضرور تشریف لائیں گے اسلئے ہم محفل میلاد سجائیں گے، بارگاہ عشق کی یہ بے ادبی نہیں تو اور کیا ہے؟ اس کے برخلاف یہ کہنا کہ رسول محفل میلاد میں تشریف نہیں لائیں گے اس لئے ہم میلاد کی محفل نہیں سجائیں گے یہ بات بھی رسول کا کوئی باادب عاشق نہیں بول سکتا۔''

شخص مذکورہ آپ کی اس گفتگو سے اتنا متاثر ہوا کہ آپ کا معتقد ہوگیا اور کہنے لگا'' اگر سنی لوگ اس انداز سے لوگوں کو سمجھائے تو کوئی بھی عقیدہ کے معاملے میں تذبذب کا شکار کیوں ہوتا؟ اس کے بعد وہ شخص پکا سنی ہوگیا۔

ایک بار پورنیہ کے ایک سفر میں ایک گاؤں میں ایک ایسے شخص کے گھر آپ کا قیام ہوا جو لوگوں میں دیوبندی مشہور تھا اور وہ پورے محلے سے کٹا ہوا تھا۔ اس شخص کے گھر آپ کے قیام فرمانے سے سنی عوام میں اضطراب کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے، لیکن کسی کو آپ سے کچھ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی کیونکہ سب کو معلوم تھا کہ جس شخص کے گھر میں شیخ اعظم نے قیام فرمایا ہے وہ لوگوں میں دیوبندی مشہور ہے اور یہ بات شیخ اعظم کے علم میں بھی ہے۔ آپ کے قیام کے دوران گھر والے نے آپ کے شب وروز کے معمولات دیکھے، آپ کی مجلسی گفتگو کو بار بار سنا، جس کا اثر یہ ہوا کہ دوسرے دن گھر والا اپنے اہل وعیال کی ساتھ آپ کے ہاتھ پر مرید ہوگیا اور پھر رفتہ رفتہ اس نے دیوبندیوں سے اپنے رابطے ختم کر لئے۔ آج اس شخص کا پورا گھر سنی ہے۔ یہ بات جب حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ کو معلوم ہوئی (یہ حضرت بھی ان جگہوں میں اکثر تبلیغی سفر میں شیخ اعظم کے ساتھ رہا کرتے تھے) تو انھوں نے شیخ اعظم سے فرمایا ''میاں! آپ نے بڑا اچھا کام کیا۔ جس شخص کے گھر آپ نے قیام کیا تھا وہ اپنے علاقے میں دیوبندی مشہور تھا، الحمدللہ آپ کے ذریعہ اس کو اور اس کے گھر والوں کو ہدایت مل گئی اور سب سنی صحیح العقیدہ ہوگئے۔''

علامہ نظامی صاحب علیہ الرحمہ کی اس بات پر شیخ اعظم نے دور حاضر کے بعض سطحی ذہن رکھنے والے علماء پر تعریض کرتے ہوئے کہا: ''گھر کا مالک اپنے گھر کے لوگوں کے ساتھ سنی بن گیا اور سب میرے ہاتھ پر مرید ہوگئے اس لئے شخص مذکور کے گھر میں میرا قیام اچھا تھا اور اگر وہ مرید نہ ہوئے ہوتے اور سنی نہ بنے ہوتے تو اس وقت اس کے گھر میں میرے قیام کے تعلق سے کیا فتویٰ ہوتا؟ شخص مذکور کے سنی نہ ہونے کی صورت میں اگر میرے مذکورہ عمل پر ناجائز ہونے کا فتویٰ لگ جاتا اور میں مفتیوں کے بقول شریعت کی نظر میں مجرم ٹھہرتا تو بتائیے اس طرح کا پُر خطر عمل اپنے سر میں کیوں لینے چلا؟ اور تبلیغ کے معاملے میں ایسا خطرہ مول لینے پر بھلا کون راضی ہوگا؟ تو پھر تبلیغ کا معاملہ عام کیسے ہو سکے گا؟ میرے خیال سے علماء کرام کو، حدیث شریف لاتجالسوھم ولا تواکلوھم (بدمذہبوں کے ساتھ نہ اٹھو بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو) پڑھتے وقت، اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہئے کہ ممانعت ان لوگوں کے حق میں ہے جو بدمذہبوں کی صحبت میں اٹھنے بیٹھنے سے اُن کے اثر کو قبول کرلیں گے جیسے عوام الناس۔ لیکن وہ لوگ جو اُن پر اپنا اثر ڈال دیں گے اور اُن کی بدعقیدگی سے خود کو متاثر نہیں ہونے دیں گے ان کے لئے بدمذہبوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی ممانعت کا حکم نہیں، بلکہ انہیں چاہئے کہ اُن کو اپنی صحبت میں آنے جانے کا موقع دے کر اپنے حسنِ تدبر سے ان کو صحیح راستے پر لانے کی کوشش کریں۔''

شیخ اعظم بدمذہب عالموں کے ساتھ اس قسم کی نرمی برتنے کے قائل نہیں۔ آپ ان سے میل جول اور دوستی کو روا نہیں سمجھتے۔ کیونکہ بدمذہب عالم اپنی بدعقیدگی پر اپنے گمان کے مطابق مضبوط دلیل بھی رکھتا ہے۔ لہذا اس کو اس کی بدعقیدگی سے نکالنا اسی وقت ممکن ہوگا جب کہ اس کی دلیل کو کاٹ کر اس کے خلاف مضبوط

دلیل پیش کر کے اس مطمئن بھی کر دیا جائے۔اور نفس پرستی کے اس دور میں کسی عالم کی دلیل کو کمزور ثابت کر کے اس کو اس کی دلیل سے بطلان کا قائل کر لینا تقریباً ناممکن ہے۔اس حقیقت کو شیخ اعظم کبھی اس طرح بیان فرمایا ہے: ''عام آدمی گمراہ ہو جائے تو اس کو راہ راست پر لانا کسی قدر آسان ہوتا ہے لیکن ایک عالم گمراہ ہو جائے تو اس کو سیدھے راستے پر لانا آسان نہیں۔''

شیخ اعظم نے اپنی تبلیغ کے ذریعہ بہت سے بدعقیدوں کو سنی صحیح العقیدہ بنایا ہے اور دین وسنیت کی اشاعت کے لئے ملک و بیرون ملک میں دینی مدارس قائم فرمائے ہیں اور سنیوں کی بعض مسجدوں کو جو بدمذہبوں کے تسلط میں تھیں اپنی کوشش سے سنیوں کے ہاتھوں میں دیا ہے۔

## علمی خدمات:

شیخ اعظم جماعت مشائخ میں ایک صاحب علم اور علم دوست شیخ طریقت ہیں اور آپ کی یہ صفت مشائخ وقت کے مابین آپ کو امتیازی شان عطا کرتی ہے۔ایک مبلغ اسلام ہونے کی حیثیت سے آپ کے نزدیک علم دین کو ترجیحی حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ علم دین ہی، دین کی اساس ہے۔شیخ اعظم کی علم دوستی کا ثبوت ان کے علمی کارناموں سے ظاہر ہے۔آپ کی علم دوستی کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ آپ کی مجلسوں میں علم اور علماء کا موضوع ہی عموماً غالب رہا کرتا ہے۔

ملک و بیرون ملک میں آپ کے قائم کردہ دینی مدارس، سنی مدارس کی سرپرستی اور ان کے نظام تعلیم وتربیت پر توجہ، نیز اُن کے فروغ کے لئے آپ کا ہر ممکن تعاون، سنی علماء کو علوم اسلامیہ پر تحقیق و ریسرچ کی ترغیب دینا، انہیں اسلامی لٹریچرس کی تیاری پر ابھارنا اور ان کی تصنیفی کارناموں پر ان کی حوصلہ افزائی کرنا اور اپنے طور پر انہیں ممکنہ سہولیات فراہم کرنا، یہ سب شیخ اعظم کی علم دوستی کے زندہ شواہد ہیں۔

حال و مستقبل کا مورخ جب بھی شیخ اعظم کے علمی کارناموں پر قلم اٹھائیگا تو ان کی علمی کارناموں کا باب ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامع اشرف اور مختار اشرف لائبریری کے تذکرے کے بغیر مکمل نہیں ہوگا۔ طالبانِ علم شریعت کو علم شریعت کے ساتھ ساتھ علم طریقت کا مزاج دینے کے لئے شیخ اعظم نے خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں کے احاطے میں ۱۹۷۸ء میں اپنے والد ماجد مخدوم المشائخ علامہ الحاج سید شاہ محمد مختار اشرف سجادہ نشین سرکارکلاں رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے دینی درسگاہ جامع اشرف کی بنیاد رکھی۔ اس کے قائم ہونے کے بعد اس میں تعلیم کی ابتدا دورۂ حدیث سے ہوئی، پھر رفتہ رفتہ ابتدائی جماعت سے لے کر فاضل دوم (دورۂ حدیث) تک تعلیم کا مکمل انتظام ہوگیا اور اب یہ ادارہ ملک کی ممتاز درسگاہوں میں سے ایک ہے۔

یہاں درس نظامی کی مکمل تعلیم کے ساتھ، شعبہ حفظ وقرآت اور شعبۂ تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) بھی باضابطہ طور پر قائم ہیں۔ یہاں سے ہر سال علماء، حفاظ، قراًاور مفتیان کرام کی ایک ٹیم فارغ التحصیل ہوکر نکلتی ہے اور ملک کے مختلف حصوں میں پھیل کر دین کی خدمات انجام دیتی ہے۔ شیخ اعظم اس عظیم درسگاہ کے بانی و سرپرست ہیں، لیکن آپ نے اس میں اپنی حیثیت ایک روایتی بانی اور سرپرست کی نہیں رکھی ہے بلکہ اس کی تعمیر وترقی میں بڑی جاں گسل محنت کی ہے اور اب تک کر رہے ہیں۔ جامع اشرف کے لئے رات دن سفر کرنا اور سفر سے آکر آرام نہ کر کے خود مزدوروں کے ساتھ دھوپ میں کھڑے رہ کر اس کی تعمیر کروانا، آپ کی ان مشقتوں کے دیکھنے والے آج بھی گواہ ہیں۔ شیخ اعظم کبھی کبھی جامع اشرف سے اپنے قلبی لگاؤ کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''میں نے جامع اشرف کی پھولوں کی سیج پر بیٹھ کر نہیں بلکہ کانٹوں کی راہ پر چل کر تعمیر کی ہے۔''

شیخ اعظم کے بنائے ہوئے اس عظیم علمی چمن کا نظم ونسق اور اس کا اہتمام آپ کے فرزند اکبر اور جانشین برحق قائد ملت حضرت علامہ الحاج سید محمود اشرف اشرفی جیلانی کے مضبوط ہاتھوں میں ہے۔ آپ کے اہتمام میں جامع اشرف کا علمی کارواں آگے بڑھتا جارہاہے اور انشاء اللہ بڑھتا جائیگا۔

شیخ اعظم کا دوسرا زندہ جاوید علمی کارنامہ ''مختار اشرف لائبریری'' ہے۔ ممکن ہے کہ شیخ طریقت، سجادہ نشین خانقاہ ان الفاظ کے ساتھ ''لائبریری'' کا لفظ موجودہ ماحول میں کسی کو بے جوڑ سا لگے، لیکن یہ سامنے کی حقیقت ہے جس کا انکار کوئی اندھا شخص ہی کرے گا کہ شیخ اعظم نے اپنی خانقاہ میں ''مختار اشرف لائبریری'' قائم کر کے موجودہ خانقاہی روایتوں سے نکل کر ''رسم شبیری'' ادا کیا ہے۔ شیخ اعظم کا یہ عظیم علمی کارنامہ یقیناً صوفیائے کرام کے حقیقی مشن کی تجدید واحیاء کی کوشش ہے۔ اس وقت مختار اشرف لائبریری ہندوستان میں جماعت اہلسنت کی منفرد اسلامی لائبریری ہے، یہ میں کہوں تو شاید اسے بے جا مدح سرائی، یالاف زنی تصور کی جائے اس لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ مختار اشرف لائبریری کی موجودہ صورت حال کو حقائق کے آئینے میں پیش کر دیا جائے تاکہ مشاہدہ کے بعد میرے دعویٰ کی حقانیت میں کوئی شبہ نہ رہ جائے۔

اس وقت مختار اشرف لائبریری میں اسلامیات اور مختلف علوم وفنون کی 15963 (پندرہ ہزار نوسو ترسٹھ) کتابیں موجود ہیں۔ کتابوں کی یہ تعداد، اخبارات ورسائل اور قلمی نوادرات کے علاوہ ہے۔ جبکہ مخطوطات کی تعداد بھی سیکڑوں میں ہے اور رسائل واخبار ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ ذیل میں کتابوں کی موجودہ تعداد کی ایک فن داری فہرست پیش کی جاتی ہے۔

علوم قرآن۔ 338، علم حدیث 1168 ، تفسیر۔ 834، فقہ۔ 1364، مذاہب۔ 37، انسائیکلوپیڈیا۔ 96، انگریزی زبان میں مختلف فنون کی کتابیں۔ 531، فتاویٰ۔ 578، اصول حدیث و اسماء الرجال۔ 265، اصول فقہ۔ 99، تاریخ۔ 1296، رد ومناظرہ۔ 833، عقائد وعلم کلام۔ 326، تذکرہ۔ 919، اخلاق وتصوف۔ 712، سیرت۔ 2240، مقالات وخطبات۔ 502، عربی ادب۔ 296، فارسی ادب۔ 134، دیوان۔ 833، نحو وصرف۔ 142، علم سائنس۔ 34، مذہب اور سائنس۔ 55، طب 194، مباحث۔ 71، ناول۔ 390، انساب۔ 56، اوراد ووظائف۔ 264، ملفوظات ومکتوبات۔ 243، اردو ادب۔ 221، قرأت۔ 52، لغات۔ 217، فہرست۔ 150، متفرق۔ 538، لائبریری کاپی۔ 668۔

لائبریری سے بلاتفریق کوئی بھی استفادہ کرسکتا ہے۔ ریسرچ اسکالروں کے لئے لائبریری میں زیراکس مشین بھی ہے۔ لائبریری کا نظام کیٹلاگ سسٹم کے مطابق بنایا گیا ہے۔ مزید کتابوں کی فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔ مستقبل میں کتابوں کے لئے جگہ کی تنگی نہ ہونے پائے، اس مقصد کے تحت لائبریری کی داہنی جانب ایک چار منزلہ عمارت تکمیل کے مرحلے میں ہے، اس میں لائبریری سے متعلق جدید سہولیات کے اسباب کا بھی انتظام ہوگا۔ شیخ اعظم مختار اشرف لائبریری کو اسلامیات کی سب سے عظیم لائبریری بنانے کا منصوبہ رکھتے ہیں، جس کے لئے اپنی علالت کے باوجود جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ (قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شیخ اعظم کو صحت اور عمر دراز عطا فرمائے اور ان کے منصوبوں کو پورا فرمائے۔)

## شیخ اعظم کے اوصاف:

نام ونمود اور پروپیگنڈوں سے دور رہ کر خاموشی کے ساتھ

دین وعلم دین کی خدمات انجام دینا شیخ اعظم کا وہ نمایاں وصف ہے جس نے انہیں عوام وخواص میں بہت زیادہ اعتبار واعتماد بخشا ہے۔ شیخ اعظم کی اب تک کی خدمات یہ بتاتی ہیں کہ وہ وہی بولتے ہیں جو کرتے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وہ پہلے جو کرتے ہیں پھر بولتے ہیں۔ یعنی شیخ اعظم کے نزدیک کامیابی کا راز صرف اور صرف عمل میں مضمر ہے۔ شیخ اعظم خود جدوجہد کے عادی ہیں اور دوسروں کے اسی عمل کو پسند کرتے ہیں۔ شیخ اعظم کے نزدیک ہر مخالفت کا جواب ''کام'' ہے۔ چنانچہ تمام مخالفتوں سے بے پرواہ ہو کر صرف اپنی منصوبوں کی تکمیل پر شیخ اعظم کی توجہ مرکوز رہتی ہے۔

شیخ اعظم ایک بہترین مربی بھی ہیں۔ آپ کی تربیت کا انداز بڑا حکیمانہ اور مؤثر ہوتا ہے۔

تربیت کے مفہوم کو عربی زبان میں اس طرح ادا کیا گیا ہے۔ تبلیغ الشئی الی کمالہ علی التدریج (آہستہ آہستہ کسی کو کمال تک پہونچانے کا نام تربیت ہے۔) شیخ اعظم تربیت کے اس مفہوم سے خوب آشنا ہیں۔ چنانچہ اپنی توجہات وعنایات کے ذریعہ کسی کو درجۂ کمال تک پہونچانے کے لئے شیخ اعظم اس تدریجی اصول کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ جس کی تربیت کرنی ہوتی ہے اس کے ''حال'' کے لئے ایسے رہنما خطوط وضع فرماتے ہیں جن پر چل کر وہ روشن مستقبل سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ شیخ اعظم تعمیری ذہن کے مالک ہیں اس لئے ''تعمیر'' کے خلاف کسی تخریبی ذہن یا عمل سے انہیں سخت نفرت ہوتی ہے۔ ان کا ایک اصول ہے ''جتنا بولو اس سے زیادہ کرو''۔ ''گرم دمِ گفتگو، نرم دمِ جستجو'' والے مقولے کو الفاظ بدل کر یوں کہا جائے ''نرم دمِ گفتگو، گرم دمِ جستجو'' تو یہ بات شیخ اعظم کی ذات پر بالکل راست اترتی ہے۔

شیخ اعظم خود بھی جید عالم دین ہیں اور علم دوست بھی۔ اپنے اندر اپنے ڈھڑکتا ہوا دردمند دل رکھتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ سے والہانہ محبت ہے۔ محبت کی آواز گاہے بگاہے کلامِ موزوں کے پیکر میں ڈھل گئی ہے جس کی وجہ سے ان کے اشعار کا ایک بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے۔ ان اشعار کے مجموعے کا پہلا حصہ تین چار سال پہلے چھپ چکا ہے اور اب دوسرا حصہ چھپنے والا ہے۔ سردست میں ان اشعار پر کچھ تبصرہ کئے بغیر قارئین کو، مشہور ادیب، شاعر ڈاکٹر سید امین اشرف (سابق لکچرر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ) کے تاثرات پڑھنے کی دعوت دیتا ہوں۔ ڈاکٹر موصوف کے تاثرات کلامِ شیخ اعظم پر بھرپور روشنی ڈالتے ہیں۔

شیخ اعظم ان دنوں مثنوی مولانا روم کا منظوم اردو ترجمہ لکھنے میں مصروف ہیں۔ علالت کے باوجود بڑی تیز رفتاری کے ساتھ اس پر کام کر رہے ہیں، کئی سو اشعار کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ یہ ترجمہ مثنوی مولانا روم پر کام کرنے کے لئے ایک نیا باب ثابت ہوگا۔

شیخ اعظم ایک صاف دل اور صاف انسان ہیں، دل میں کوئی کینہ کپٹ نہیں رکھتے۔ وقتی ناراضگی کے بعد عفو ودرگزر کرنے میں امتیازی شان کے حامل ہیں۔ اکابر کی تعظیم چھوٹوں پر شفقت، مہمانوں کی ضیافت اور حسن اخلاق میں اپنے آبا واجداد کے طریقے پر قائم ہیں۔ مختصر یہ کہ دین وسنیت کی اشاعت، علم دین کی نمایاں خدمت، علمی مراکز ومدارس کا قیام، جامع اشرف کی تعمیر وتوسیع، خانقاہ اشرفیہ کی توسیع، مسجد اعلیٰ حضرت اشرفی کی تعمیر، ملک کے مختلف حصوں میں مساجد ومدارس کا قیام اور دیگر دینی وعلمی خدمات نے آپ کو مشائخ وقت کے درمیان ''شیخ اعظم'' بنا دیا ہے۔

(مولیٰ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور اہلسنت کو آپ سے تادیر مستفیض فرمائے۔ رب تعالیٰ سے یہی ہماری آرزو وتمنا ہے۔)

☆☆☆☆☆☆

# شیخ اعظم اور جامع اشرف

حضرت مولانا سیف خالد اشرفی جامعہ اشرفیہ معارف القرآن درگاہ روڈ کچھوچھہ شریف

مرشد المملوین شبیہ غوث الثقلین شیخ المشائخ حضرت مولانا الحاج الشاہ سید محمد علی حسین اشرفی جیلانی قدس سرہ، سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف نے اپنے برادر معظم اور پیر مرشد واقف اسرار قاب قوسین حضرت شاہ اشرف حسین قدس سرہ، سجادہ نشین کے زیر سرپرستی "اشرفی مشن" کے احیاء کا بیڑا اٹھایا "اشرفی مشن" کا خلاصہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ بزرگان دین کے بنائے ہوئے طریقے اور منہج کو رہنما بنا کر اسلام کی تبلیغ واشاعت کا کام کیا جائے، وہ زمانے کے تقاضے سے واقف اور وقت کی نبض شناس تھے۔ انھوں نے دیکھا کہ انگریز اپنی بساط اقتدار ہندوستان پر ہر چہار جانب پھیلا چکا ہے اور وہ اس ملک پر اپنی سیاسی بالادستی کے مقصد کی تکمیل تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ اس کا اصل ٹارگیٹ (Target) مسلمانوں کا دین وایمان اور اسلامی تہذیب وثقافت ہے، ہوا بھی یہی دیکھتے ہی دیکھتے عیسائی مشنریز کی سرگرمیاں پورے ملک میں پھیل گئیں مسلمانوں کے پاس اس کے سوا کوئی چارا نہیں تھا کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیں اور پورے ملک میں مکاتب ومدارس کا جال پھیلائیں۔ الحمد للہ اس وقت کے مذہبی وروحانی قائدین اس سے غافل نہیں رہے اور انہوں نے وقت کی آواز پر لبیک کہا اور ملک کے گوشے گوشے میں مدارس ومکاتب کا جال بچھتا چلا گیا۔

حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ سیاح عالم تھے، اپنے تبلیغی وروحانی سفر پر جہاں بھی گئے مدارس ومکاتب قائم بھی کیا، کرایا اور غافل مسلمانوں کو علم دین کے حصول کی طرف راغب ومائل بھی کیا۔ اسی سلسلے کی کڑی کچھوچھہ مقدسہ میں مدرسہ اشرفیہ کا قیام ہے۔ یہ ادارہ ایک عرصہ تک بڑی شان کے ساتھ چلتا رہا۔ محدث اعظم ہند وسرکار کلاں علیہما الرحمہ جیسے حضرات یہاں کے طالب علم رہے۔ مفتی احمد یار خاں، مفتی عبدالرشید اور خود محدث اعظم ہند علیہم الرحمہ بحیثیت مدرس اس ادارے میں برسرعمل رہے۔

مبارک پور میں مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم قائم ہونے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے وہی مطمح نظر ہو گیا اور مدرسہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف ابتدائی تعلیم تک محدود ہو گیا۔

## جامع اشرف کے قیام کا محرک:

شیخ المشائخ حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور کے محرک اور بانیوں میں سے ہیں۔ اس ادارہ کو مدرسہ اشرفیہ سے دارالعلوم اشرفیہ میں تبدیل ہونے میں آپ کی مساعی جمیلہ کا سب سے اہم رول ہے۔ مبارکپور کی اکثر وبیشتر آبادی آپ کے دامن کرم سے وابستہ رہی۔ اس ادارہ کی ترقی اور اس کے باغ کو سینچنے اور سنوارنے میں "اشرفی نسبت" رکھنے والوں کا خون جگر شامل ہے۔

حضور اشرفی میاں، اشرفیہ کے تاحیات سرپرست رہے۔ آپ کے بعد حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے اس ادارہ کی سرپرستی کی۔ ان کے وصال کے بعد غیر متبدل دستوری ضمانت کے مطابق سجادہ نشین سرکار کلاں حضرت مولانا سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کی طرف سرپرستی منتقل ہوئی۔ غالباً ۱۹۶۹ء میں دستور پر شبخون مارا گیا اور اسے موت کے گھاٹ اتار کر غیر دستوری طور پر ایک نیا دستور بنا لیا گیا اور اس وقت کے اشرفیہ کے شیخ الحدیث و صدر المدرسین حافظ ملت حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مرادآبادی علیہ الرحمہ اشرفیہ کے "سب کچھ" بنا دئے گئے۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا، لوگوں پر شخصیت پرستی کا ایسا نشہ سوار ہوا کہ جو مدرس

یا صدر مدرس کی حیثیت سے بلایا گیا تھا جو مدرسہ اشرفیہ، دارالعلوم اشرفیہ اور خود جامعہ اشرفیہ کا صدر مدرس تھا بانی کی رحلت کے بعد اچانک انہیں ''بانی'' بنادیا گیا۔اس تاریخی بددیانتی کی مثال دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے۔واضح رہے کہ جس جامعہ کا بانی حافظ ملت کو کہا جارہا ہے اور جس جگہ یہ واقع ہے اس اراضی کا ایک بڑا حصہ اسی 'درجۂ شہادت سے سرفراز دستوری کمیٹی'' نے خریدا جس کے سرپرست سجادہ نشین سرکارکلاں علیہ الرحمہ تھے۔اسلئے حضرت حافظ ملت علیہ الرحمہ کو جامعہ اشرفیہ کا ''تنہا معمار'' نہیں کہا جاسکتا۔ چہ جائیکہ بانی کہا جائے۔میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حافظ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی روح ان 'مطرین' کے احمقانہ بلکہ ظالمانہ رویہ پر ماتم کناں ہوگی۔اگر حافظ ملت الجامعۃ الاشرفیہ کے بانی ہیں تو ۱۹۷۲ء میں قائم شدہ یہ ایک نیا ادارہ ہوا اور اس کا کوئی تعلق اس کے پہلے کے اشرفیہ سے عقل و منطق کی رو سے نہیں ہوسکتا۔جس ''نادر منطق'' کی بنیاد پر حافظ ملت بانی جامعہ اشرفیہ ہیں اس کو صحیح مان لیا جائے تو سر سید احمد خاں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بانی نہیں رہ جاتے ہیں کیونکہ ان کے زمانے تک علیگڑھ مسلم یونیورسٹی ایک معمولی کالج ہی کی شکل میں تھا۔(اینگلو اینڈین کالج)۱۹۲۰ء میں اسے یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا۔اس موضوع پر موقع ملا تو کبھی تفصیلی گفتگو کروں گا۔

یہ ایک ایسا غیر متوقع واقعہ تھا جس نے اساطین خانوادہ اشرفیہ کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کیا۔ ۱۹۷۲ء میں جمیعۃ الاشرفیہ کے نام سے خانوادہ اشرفیہ کی ایک نمائندہ تنظیم بنی جس کے اغراض و مقاصد بڑے اعلیٰ و ارفع اور متنوع تھے۔ مجھے استاذنا و استاذ العلماء الاعلام حضرت العلام مولانا محمد سلیمان صاحب اشرفی بھاگلپوری علیہ الرحمہ نے بتایا کہ جوار مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ میں ایک دارالعلوم کے قیام کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ان کی بڑی خواہش رہی کہ میں اس ادارہ میں تدریسی خدمات انجام دیتا۔لیکن انکی حیات ۱۹۷۷ء تک ایسے کسی ادارہ کا افتتاح نہیں ہوسکا لیکن ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔احاطۂ خانقاہ اشرفیہ حسنیہ کے اندر ۱۹۷۸ء میں بنام جامع اشرف ایک مضبوط تعلیمی ادارہ کا افتتاح ہو ہی گیا۔اگرچہ کہ ''واقعہ مبارکپور'' کو کلیۃً قیام جامع اشرف کا محرک نہیں قرار دیا جاسکتا تاہم کسی نہ کسی حد تک اس کے قیام کی طرف توجہ منعطف کرانے کا سبب ضرور بنا۔

ہمارا پیدائشی تعلق جس خاندان سے ہے حضور مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ سے اس کی پشتینی وابستگی ہے۔اس روحانی وابستگی کا احیاء تقریباً ۱۲۰؍سال پہلے ہوا جب اعلیٰ حضرت اشرفی میاں ہمارے یہاں (بھاگلپور) تشریف لائے۔ یہ سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ جاری ہے اور انشاء المولیٰ تعالیٰ تا قیامت جاری رہیگا۔آپ کے خلف اکبر فاضل یکتا، کامل بے ہمتا، عالم ربانی، واعظ لاثانی حضور مولانا سید احمد اشرف اشرفی جیلانی قدس سرہٗ کا ورود مسعود ہماری آبادی میں ہوتا رہا اور لوگ انکے توسط سے مخدومی فیضان سے مالامال ہوتے رہے بلکہ انہوں نے ''عزیزان بھاگلپور'' کہہ کر ہماری آبادی کو امتیازی حیثیت عطا کردی۔ان دونوں بزرگوں کے بعد یہ سلسلہ اور بڑھا اور حضور مخدوم المشائخ سجادہ نشین سرکار کلاں علیہ الرحمہ اور موجودہ سجادہ نشین شیخ اعظم حضرت مولانا سید اظہار اشرف صاحب اشرفی جیلانی دامت برکاتہم نے ہماری آبادی کو زیادہ سے زیادہ اپنی توجہات سے نوازا جس کا نتیجہ ہے کہ بھاگلپور میں صرف ہمارا ایریا ہی نہیں بلکہ پورے ضلع اور آس پاس کی سنی آبادی کی اکثریت مخدومی فیضان سے مالامال اور عقیدہ اہلسنت و جماعت پر ثابت و قائم ہے۔ایک صدی پر محیط عقیدت کے اس تسلسل کا فیضان رہا کہ سجادہ نشینان اور ان کے ولیعہد اور دیگر بزرگان خانوادہ اشرفیہ اپنے قدوم میمنت لزوم سے ہماری آبادی کو سرفراز فرماتے رہے۔

۱۲۔۱۳ سال کی عمر (۱۹۷۰) سے حضور شیخ اعظم کی زیارت سے مشرف ہورہا ہوں۔۱۹۷۵ء میں جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں جب زیر تعلیم تھا، حضرت کو زیادہ قریب سے دیکھا اور تبادلۂ خیالات اور ان کے خیالات جاننے کے مواقع میسر آئے۔

## تعلیمی نظریات:

ان کا ذہن کب سے ایک مخصوص تعلیمی نظریہ کا حامل رہا اسکے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن جس نظریہ کا اظہار وہ وقتاً فوقتاً کرتے تھے اور جس کا علم مجھے بھی ہوا وہ قیام جامع اشرف سے کئی سال پیشتر کی بات ہے انہوں نے علماء کے لئے انگریزی زبان کی اہمیت اور بقدر ضرورت عصری علوم و معارف سے مسلح ہونے کی ضروت کا احساس بہت پہلے کیا۔ آج جس ضرورت کا احساس سبھی کر رہے ہیں۔ ان کا نظریہ یہ تھا کہ ثانوی مرحلہ تک مخلوط نصاب کے مطابق تعلیم ہو پھر طلبہ کو اختیار ہے کہ مستقبل کے لئے وہ اعلیٰ اسلامی تعلیم کے حصول کو ترجیح دے یا عصری علوم سے کالج کی طرف جائیں اس نظریہ کا سب سے مثبت پہلو یہ ہے کہ گریجویٹ بن کر نکلنے والا اسلام کی ضروی معلومات کا حامل رہیگا۔

فاضل درس نظامی کی سند لیکر نکلنے والے علماء کے اندر جس کمی کا وہ شدت سے احساس کرتے تھے اور آج بھی کرتے ہیں وہ عربی زبان لکھنے و بولنے کی قدرت سے ان کا محروم رہنا ہے۔ بڑے افسوس اور صدمے کے ساتھ وہ اس کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ خود اس کا بڑا اچھا ذوق رکھتے تھے، اپنی تعلیم کے دوران اور تدریسی عمل کے مختصر عرصے میں وہ عربی بولنے کی کوشش بھی کرتے تھے۔ مجھے ۱۹۷۲ء میں مفتی مطیع الرحمٰن مضطر نے بتایا وہ اس وقت مدرسہ فیضیہ نظامیہ باراہاٹ بھاگلپور میں مدرس تھے میں مرقاۃ کی جماعت کا طالب علم تھا کہ ماضی قریب میں ہماری جماعت میں دو عالم تھے جو عربی زبان کا بڑا اچھا ذوق رکھتے تھے بلکہ بولتے بھی تھے۔ ان میں ایک حضرت اظہار میاں صاحب ولیعہد سجادہ نشین ہیں۔ جس دوسرے عالم کا نام لیا مجھے اس وقت یاد نہیں۔ میں نے بارہا دیکھا کہ نئی نسل کے علماء میں عربی بول چال کا ذوق ابھارنے کے لئے وہ خود بھی عربی میں شروع ہو جاتے تھے۔

شیخ اعظم نے اپنے تعلیمی نظریہ کو عملی شکل دینے کے لئے سب سے پہلے ہمارے ہی وطن کے ادارہ مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم ماچھی پور بھاگلپور کو منتخب کیا تھا۔ ہمارے خاندانی بزرگوں نے اشرفی گلستان کے اس گل سر سبد اور اپنے مرشد برحق حضور سرکار کلاں کے فرزند ارجمند سے اپنی عقیدت و نیاز مندی کو دوام عطا کرنے کے لئے ادارے کو انہی کے نام سے موسوم کیا۔ صرف چند دنوں میں ایک وسیع اور عریض اراضی اس کی عمارت کے لئے تقریباً ۳۰ بیگھے زمین اس کے اخراجات کے لئے وقف کر دی۔ یہ ادارہ بہار مدرسہ اگزامینیشن بورڈ سے ملحق تھا۔ اس زمانے میں بورڈ کے نصاب میں عصری علوم کی گنجائش میٹرک تک رکھی گئی تھی۔ ۱۹۷۷ء میں ''ایجوکیشن بورڈ'' ہو جانے کے بعد جب نیا نصاب جاری ہوا اور مدرسہ مکمل طور پر سرکار کے قبضے میں چلا گیا اور نا اہلوں کی بھرتی شروع ہوگئی تو آپ مایوس ہو گئے۔ بلکہ ایک موقع پر آپ ادارہ کے پرنسپل جناب غلام جیلانی اشرفی سے صاف کہہ دیا کہ اب تو میں صرف نام کا سرپرست ہوں۔ ہمارا کوئی قانونی اختیار نہیں، تاہم اس علاقہ نیز اس علاقے میں جتنے بھی ادارے ان کی سرپرستی میں چل رہے ہیں ان کے معاملات سے وہ غافل نہیں رہتے بلکہ مناسب ہدایات جاری کرتے رہتے ہیں۔ مدرسہ اشرفیہ نظامیہ فتحپور بھاگلپور (جو ان کے دادا جان حضور عالم ربانی مولانا سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کا قائم کردہ واحد ادارہ ہے۔) کے معاملات میں خاصی دلچسپی لیکر گذشتہ ۵ر سال کے دوران خالی ہونے والی سیٹوں پر مناسب آدمیوں کا تقرر کرایا۔ جامع اشرف کے دو فارغین مولانا جمال الرافع اشرفی بھاگلپوری اور مولانا ممنون حسین اشرفی پورنوی کا تقرر انکی خصوصی دلچسپی کے بغیر محال و ناممکن تھا۔ انہوں نے صاف کہہ دیا ہے کہ میں کسی بھی سیٹ پر نا اہل کے لئے اپنی رضامندی نہیں دونگا۔ قریب ہی کے ایک گاؤں علی نگر راجپور میں ایک اور فاضل جامع اشرف مولانا مطلوب اشرفی خلیفہ سرکار کلاں کا تقرر کرایا۔ بلکہ سال گزشتہ میری آنکھوں نے دیکھا کہ جب اشرفیہ نظامیہ فتحپور کے لئے سکریٹری کے انتخاب کا مرحلہ سامنے آیا۔ ایک طرف ایک کم اہل کروڑ پتی تھا، جسے Aristocrat سرمایہ دار طبقہ کی حمایت حاصل تھی اور دوسری طرف نسبتاً اہل تر مگر غریب انسان تھا جسے عام لوگوں کی حمایت حاصل تھی۔ مگر شیخ اعظم نے تعلیم یافتہ اور

اہل تر کو ترجیح دی اور وہی سکریٹری منتخب ہوئے۔ جبکہ کروڑپتی کی حمایت میں اکثر وہی لوگ تھے جنہیں حضرت سے خصوصی قرب حاصل تھا۔ حضرت نے اپنے عمل سے صاف کردیا کہ قومی مفاد سے تعلق رکھنے والے معاملات میں ہمارا موقف لچک برداشت کرنا گوارہ نہیں کرتا۔ مدرسہ اشرفیہ نظامیہ ہی کے زیر انتظام احمد اشرف نرسری اسکول کے شروع کرنے کا آپ کے حکم صادر فرمایا۔ الحمدللہ وہ شروع بھی ہوگیا۔ بورڈ سے ملحق مدارس میں تقررات کا مرحلہ اب کتنی مصلحتوں کی دہلیز سے گزر کر سامنے آتا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں مگر ہمارے شیخ اعظم قومی مفادات سے تعلق رکھنے والے امور میں کسی ''مصلحت وصلحت'' کے قائل نہیں۔ صرف دو سال پہلے کی بات ہے مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم ماچھی پور کی ایک خالی سیٹ پر تقرر کے لئے میں نے حضرت سے ایک مناسب آدمی کا نام بتایا اور کہا کہ اس صلاحیت اور تعلیمی اسناد کا حامل اس پوری آبادی میں دوسرا کوئی نہیں۔ انہوں نے فوراً کہا ''تم محمود میاں سے کہہ دو تقرر کردیں۔ کمیٹی ضابطہ کی کاروائی مکمل کرلیں۔ مصلحت کوشوں کے سوال پر وہ صرف اتنا کہہ دیں۔ بحکم سرپرست اعلیٰ میں نے تقرر کیا۔ اگر کوئی زیادہ استعداد رکھتا ہے تو سامنے آئے۔ ہم کبھی اس کو نظر انداز نہیں کریں گے۔ الختصر شیخ اعظم اپنا ایک منفرد تعلیمی نظریہ رکھتے ہیں اور اسے عمل کا جامہ پہنانے کے لئے جہد وعمل کے جذبے سے بھی سرشار ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے منصوبوں کو پورا فرمائے۔ آمین۔

## جامع اشرف:

مبارکپور کا واقعہ ہو چکا تھا، جمیعۃ الاشرفیہ کو زیادہ دنوں تک استوار نہ ہوسکا۔ شیخ اعظم کی Dynamic عمل پسند طبیعت کچھ نہ کچھ کرنے کو بیتاب تھی۔ ۱۹۷۸ء میں خاندان کے علماء ومشائخ کے باہمی مشورے سے جامع اشرف کے قیام کا فیصلہ لے لیا گیا اور اسی سال بموقع عرس مخدومی تعلیمی کانفرنس کے اسٹیج سے اس کا اعلان کردیا گیا۔ سجادہ نشین سرکار کلاں مخدوم المشائخ حضرت مولانا سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کے زیر صدارت یہ ایک تاریخی کانفرنس تھی جس میں اکابر علمائے اہلسنت اسٹیج پر موجود تھے۔ فوری طور پر شمس العلماء حضرت غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی علیہ الرحمہ بحیثیت شیخ الحدیث تشریف لے آئے۔ دوسرے سال فضیلۃ الاستاذ العلامہ المفتی محمد عبدالجلیل النعیمی الاشرفی بھی بلائے گئے۔ منتہی کتابوں کے طلبہ بھی ہر طرف سے آنا شروع ہوگئے۔ میں اس وقت جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں پڑھ رہا تھا۔ میرا آخری سال تھا۔ حضرت شیخ اعظم کے حکم پر مجھے بھی آنا پڑا، دورۂ حدیث کا سال مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ مجھے آفس انچارج کی حیثیت سے بھی کام کرنا پڑا۔ ہماری جماعت سال بھر تک دورۂ حدیث مکمل کرکے سند لینے والی پہلی جماعت ہے۔ اس طرح مجھے جامع اشرف کا پہلا فارغ اور پہلا آفس انچارج ہونے کا شرف حاصل ہے۔

جامع اشرف قائم ہونے کے بعد جامع اشرف شیخ اعظم کا اوڑھنا بچھونا ہوگیا۔ اس کی تعلیمی اور تعمیری منصوبوں کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لئے جدوجہد کرنا انہوں نے اپنا واحد نصب العین بنالیا۔ جامع اشرف ان کے رگ وپے میں سما گیا۔ گھر میں جامع اشرف باہر میں جامع اشرف، خلوت میں جامع اشرف جلوت میں جامع اشرف حتیٰ کہ خواب میں بھی جامع اشرف ان کو نظر آتا تھا۔ الحمدللہ انہیں اپنے والد ماجد حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ کی مکمل حمایت حاصل تھی۔ جامع اشرف کے ابتدائی سالوں میں جو بھی مسائل پیدا ہوئے۔ خصوصاً مالی مسائل ان کے حل میں حضور سرکار کلاں کے اشتراک وتعاون کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ مولانا احمد اشرف ہال اور دیگر تعمیری منصوبوں میں بھی حضرت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ حضور شیخ اعظم صرف یہی نہیں کہ اصحاب خیر کو جامع اشرف کے ساتھ تعاون واشتراک کی طرف راغب کیا، بلکہ لاکھوں روپے کے مالی تعاون سے ذاتی طور پر حصہ لیا۔

خانوادہ اشرفیہ کے اکابر میں شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی کی تائید بھی انہیں حاصل رہی۔ ان کے

مشوروں کو شیخ اعظم نے ہمیشہ اہمیت دی۔ جامع اشرف کا موجودہ نصاب تعلیم حضرت شیخ الاسلام کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔

جامع اشرف تیزی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف پیشقدمی کرتا رہا۔ اس کے قیام کے دوسرے ہی سال زیارت حرمین طیبین کے ساتھ ۱۹۸۰ء میں انہیں بغداد شریف کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ مقامات مقدسہ کی حاضری سے واپسی کے بعد احوالِ سفر کی جو تفصیلات انہوں نے بیان کی۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ اس مرتبہ بارگاہ رسول اور جناب غوثیت مآب سے انہوں نے صرف جامع اشرف ہی کو مانگا ہے۔ یقیناً ان کی دعا قبولیت سے سرفراز ہوئی۔ جامع اشرف اپنی عمر کے ۲۵ رسال کو تجاوز کر چکا ہے اور ہمہ جہتی ترقی کے منازل طے کرتا ہی جارہا ہے۔ اور ایک اسٹاف اور ۱۰ طالب علم سے شروع ہونے والا ادارہ آج ڈیڑھ درجن سے زائد تدریسی غیر تدریسی علمہ اور پانچ سو کے قریب طالبان علوم نبوت پر مشتمل ہے۔ اور اس کا بجٹ ار لاکھ سے شروع ہو کر ۲۵ رلاکھ تک پہونچ گیا۔

جامع اشرف کی درسگاہ سے علوم اسلامیہ کے نشر و اشاعت و فروغ اور اشرفی معارف کے پرچار کا جو سلسلہ شروع ہوا دوام واستقرار اس کا مقدر ہے۔ ہم عالم اسباب میں رہتے ہیں۔ مسبب الاسباب جل مجدہٗ نے اپنے فضل سے جامع اشرف کو اسباب سے بھی نوازا اور قائد ملت حضرت مولانا سید محمود اشرف ولیعہد سجادہ نشین سرکار کلاں مدظلہ کی شکل میں ادارہ کی ترقی کا بہترین سبب فراہم کر دیا۔ تعلیم سے فراغت ۱۹۹۰ء کے بعد سے ہی وہ اپنے والد مکرم کے دست و بازو بن گئے اور ۱۹۹۵ء کے آس پاس سے جب جامع اشرف کی نظامت باضابطہ ان کے ہاتھ میں آئی۔ انہوں نے بڑے سلیقے سے اس کے معاملات کو درست کیا اور اسے ہمہ جہتی ترقی کی طرف گامزن کر دیا وہ قائدانہ صلاحیت سے آراستہ، تدبر و دانشمندی کے جوہر سے پیراستہ، ضبط و تحمل کی قوت کے حامل اور ترقی پسندانہ سوچ رکھنے والے انسان ہیں۔ ان کے ان اوصاف و محاسن کا خوب خوب فائدہ جامع اشرف کو ملا۔ میرا تجزیہ یہ ہے کہ گزشتہ پندرہ سال کے دوران جامع اشرف کو جو ترقی حاصل ہوئی اس میں ہمارے قائد ملت ولیعہد سجادہ آستانہ اشرفیہ مدظلہ کی کوششوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔

شیخ اعظم کے دوسرے فرزند حضرت اشرف میاں صاحب تبلیغ وارشاد کی لائن میں آئے تو اپنے دادا جان اور اپنے والد کے لگائے ہوئے چمن کو سنوارنا اور نکھارنا ان کے مقصد حیات کا ایک حصہ ہو گیا۔ وہ غیر معمولی صلاحیت کے حامل اور صاحب فکر و تدبر ہیں۔ انہوں نے کام کے لئے ایسا میدان چنا جو خالی تھا اور وقت کی ضرورت تھی۔ وہ ہے ''اشاعتی میدان'' تصنیف و تالیف اور ترجے کے لئے انہوں نے باضابطہ اشاعتی ادارہ قائم کرنے کے ساتھ ساتھ ''غوث العالم'' کے نام سے ایک رسالہ بھی جاری کیا۔ جو کئی سال سہ ماہی کی شکل میں نکلنے کے بعد ماہنامہ میں تبدیل ہوا اور اسکا ۶۰ واں پرچہ شیخ اعظم نمبر کی شکل میں اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ حیرت کے ساتھ خوشی کا داعی یہ ہے کہ رسالہ سنی رسائل کی تاریخ میں گنتی کے ان چند رسالوں میں شامل ہے جو شروع ہوا تو پابندی کے ساتھ نکل ہی رہا ہے۔ میڈیا کی یہ کمی جس کا شدید احساس جامع اشرف کو تھا ''غوث العالم'' نے پوری کردی۔ رسالہ کے ہر برے وقت میں شیخ اعظم نے اسکی دستگیری کی۔ ان کا یہ بہت ہی پیارا اور حکیمانہ جملہ اب تک میرے کانوں میں گونج رہا ہے۔ ''میری زندگی میں یہاں سے جو کچھ نکلا وہ انشاء اللہ تعالیٰ بند نہیں ہوگا۔''

## مختار اشرف لائبریری:

اب تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ حضرت شیخ اعظم کے ذکر میں صفحات کے صفحات سیاہ کر ڈالئے اگر آپ مختار اشرف لائبریری کے ذکر سے چوک گئے تو گویا آپ نے ان کے تعلق سے کچھ لکھا ہی نہیں۔ مختار اشرف لائبریری تو بہت بعد کی چیز ہے۔ اس سے بہت پہلے انھوں نے بہت اچھا کام یہ کیا کہ ان کے دادا جان عالم ربانی حضور مولانا احمد اشرف اشرفی جیلانی قدس سرہٗ کی قائم کردہ ''اشرفی لائبریری'' جو بند ہو چکی تھی۔ اس کے ہزاروں نادر کتابوں کو ضائع

ہونے سے بچالیا۔ لائبریری ان کے آفس کے بیڈروم کے اوپر واقع تھی۔ وہ اپنے طور پر اس کی حفاظت وصیانت اور دیکھ ریکھ کرتے تھے۔ جامع اشرف قائم ہوتے ہی کتابیں یہاں منتقل ہوگئیں۔ مختار اشرف لائبریری کی شان بڑھانے میں ''اشرفی لائبریری'' کا بہت بڑا رول ہے۔ مختار اشرف لائبریری شیخ اعظم کے مآثر میں سنہرے حرفوں میں لکھی جائیگی۔ یہ لائبریری قائم کر کے انہوں نے نہ صرف علم وتحقیق کے پیاسوں کے لئے ایک بے مثال مورد ومنہل فراہم کر دیا بلکہ ایک مثال قائم کردی جسکی پیروی کی جانی چاہئے اور کی جارہی ہے۔ مختار اشرف لائبریری نے سنی دنیا میں لائبریری کی تعلق سے جمود کو توڑا اور شعور کی بیداری کا کام کیا۔ شنیدہ کہ بود مانند دیدہ لائبریری کی زیارت کیجئے اس سے استفادہ کیجئے۔ سینکڑوں موضوعات پر کئی زبانوں میں آپ کو صرف ہزاروں کی تعداد میں کتابیں ہی نہیں ملیں گی بلکہ اس کا نظم ونسق بھی آپ کو متاثر کئے بغیر نہیں رہیگا۔ پھر حضور شیخ اعظم کے ہمت وحوصلہ اور سعی پیہم کو داد دیجئے اور دعا بھی کیجئے کی مولیٰ تعالیٰ انہیں عمر خضر عطا فرمائے اور صحت وافر سے نوازے۔ جملہ معاونین لائبریری ومعاونین جامع اشرف خصوصاً خلیفہ سرکار کلاں اقبال بھائی مقیم دبئی کے حق میں دعا گو رہیئے جنہوں نے اپنے مرشد برحق کے نام سے موسوم اس لائبریری کے فروغ میں شیخ اعظم کے خواب کو تعبیر آشنا کردینے کا عزم مصمم کرلیا ہے۔

## شیخ اعظم کے اخلاق:

لفظ اخلاق کے مفہوم کو اردو زبان کی اصطلاح کے دائرہ میں نہ دیکھئے۔ یہاں اس کا ایک محدود تصور ملیگا۔ بلکہ اس لفظ کو آیت کریمہ انک لعلیٰ خُلُقٍ عَظِیم اور حدیث پاک انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق کے تناظر میں دیکھئے۔ پھر آپ کو اندازہ ہوگا کہ اس لفظ کا مفہوم اتنا وسیع ہے اتنا وسیع ہے کہ عبادات مقصودہ کو چھوڑ کر جملہ انسانی خصائل وشمائل اس کے دائرہ میں آجاتے ہیں۔ لہٰذا اگر آپ نے ایک مسلمان کو ''با اخلاق'' کہہ دیا تو شرعی نقطۂ نظر سے اس کو سب کچھ کہہ دیا۔

ذیل کے سطور میں شیخ اعظم کے اخلاق کے تعلق سے میں جو کچھ بھی عرض کرونگا وہ ذاتی محسوسات ہیں سنی سنائی باتیں نہیں ہیں۔

حضر (حالت اقامت میں) نماز کی پابندی میں کسی دقت کا سامنا نہیں ہوتا۔ جو نمازی ہیں وہ پابندی سے نماز پڑھتے ہیں۔ مگر حالت سفر میں اچھے خاصے لوگوں کی نمازیں قضا ہوجاتی ہیں۔ ۱۹۷۷ء میں شیخ اعظم بھاگلپور تشریف لائے۔ انہیں مولانا عبدالعزیز صاحب نعیمی اشرفی کی دعوت پر اسلام آباد چوٹیا جو شہر سے ۴۵ کلومیٹر جانا تھا۔ مجھے شریک سفر بنالیا۔ عصر کا وقت آگیا ان کو نماز کی بے چینی تھی۔ اللہ مجھے معاف کرے، مجھے اس سے بے پرواہ دیکھ کر اس طرح کہا: ''بھئی کچھ نماز کی بھی فکر کرو۔'' اور گاڑی میں نماز ادا کرلی۔

یہی حال میں حضور سرکار کلاں کا دیکھا۔ ۱۹۸۱ء میں جامعہ نظامیہ حیدرآباد کی دعوت پر اس کے سالانہ تقسیم اسناد کے جلسے میں شرکت کے لئے حیدرآباد تشریف لائے تھے۔ میں ان دنوں وہاں طالب علم تھا۔ وہاں سے گلبرگہ شریف آستانہ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی حاضری کے لئے بائی کار روانہ ہوئے۔ مغرب پڑھ کر واپسی ہوئی۔ درمیان راہ میں گاڑی رکی، ہم لوگ چائے ناشتہ کے چکر میں اور حضور سرکار کلاں نماز عشاء کے لئے مناسب جگہ کی تلاش کی فکر میں، نظر اٹھائی تو حضرت نماز میں مصروف ہیں۔ دل میں آیا کہ ہم لوگ زیادہ سے زیادہ ۱۲؍ بجے رات تک حیدرآباد پہونچ رہے تھے۔ وہیں اطمینان سے نماز پڑھی جاتی۔ ۱۲؍ بجے سے پہلے حیدرآباد پہونچ گئے مگر پانچ گھنٹے کے سفر سے تھکاوٹ کا اتنا زیادہ احساس ہوا کہ ہماری نماز قضا ہوگئی۔

ایسا ہی ایک مشاہدہ حضرت شیخ الاسلام مدظلہ کے ساتھ ایک سفر میں ہوا۔ تین پہاڑ اسٹیشن (جھارکھنڈ) سے بھاگلپور بذریعہ اپر انڈیا ایکسپریس آنا تھا۔ کسی حادثہ کی اطلاع پاکر حضرت کی راج محل سے فوری واپسی تھی۔ جنرل بوگی میں ہم گھس گئے جیسے تیسے بیٹھنے کا انتظام کیا، فجر کا وقت شروع ہوتے ہی حضرت کی بے چینی شروع ہو

گئی۔ میں نے کہا بھی کہ آدھا گھنٹے میں صاحبگنج آجائیگا، وہاں دیر تک رکتی ہے، میری بات کا جواب نہ دیکر باتھ روم گئے۔ حسن اتفاق پانی موجود تھا، وضو کرکے درمیانی اسٹیشن پر ٹرین کے رکتے ہی نماز ادا کرلی اور جب صاحبگنج اسٹیشن آیا، آفتاب طلوع ہو کر او پر آچکا تھا اور میں اپنی حماقت پر پشیماں ہو رہا تھا۔

۱۹۸۰ء میں میں جامع اشرف کا پہلا آفس انچارج تھا۔ یہاں انچارج نائب مہتمم اور عملاً مہتمم ہوتا ہے۔ شیخ اعظم کو دیکھتا تھا، ہفتوں کے سفر سے واپسی کے بعد جب مکان پر واپس آتے، فریش ہوئے بغیر ہی جامع اشرف پہونچ جاتے اور فوراً مجھے طلب کرتے اور روپئے والا چھوٹا بیگ میرے حوالے کردیتے اور کہتے: "یہ لو میرے لئے یہ سانپ بچھو ہے۔" میں اسے ٹیبل پر چھاڑ دیتا اس سے الگ الگ دھاگے میں بندھی ہوئی کاغذ سے لپٹی ہوئی روپیہ کی پڑیا ملتی۔ کاغذ میں چندہ دینے والے کا نام وپتے ہوتے۔ اور وہی نوٹ ہوتا جو دینے والے نے دیا ہوتا۔ کھانا کھلانے میں انہیں بڑی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ تنہا بہت کم کھاتے، علماء کو عموماً ہم طعامی کا شرف عطا کرتے۔ مہمان نوازی خود ہی کرتے ہیں اور دوسروں کو اس کی ہدایت بھی کرتے ہیں۔ علماء اور دانشوروں کے ساتھ قومی مسائل پر تبادلۂ خیالات میں انہیں بڑی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

میرے نزدیک شیخ اعظم کی سب سے بڑی انسانی خصوصیت ان کی زبان، ان کے دل کا رفیق ہونا ہے۔ وہ آئینہ کی طرح شفاف دل رکھتے ہیں۔ وہ اگر کسی سے ناراض ہیں تو دل سے ناراض ہیں اگر کسی سے خوش ہیں تو دل سے خوش ہیں۔ اس سے زیادہ بڑی خصوصیت یہ ہے کہ خواہ کسی پر کتنے ہی ناراض ہوجائیں، بگڑ جائیں وضاحت ہوتے ہی یا سامنے والے کی طرف سے احساس ندامت دیکھتے ہی، ایسے ٹھنڈے پڑجائیں گے بلکہ خوش ہوجائیں گے جیسے کہ کچھ ہوا ہی نہیں۔ اس خصوصیت میں وہ اپنے نانا جان ولی کامل عارف واصل حضور مولانا الحاج پیر سید مصطفےٰ اشرف اشرفی جیلانی خلف اصغر حضور اشرفی میاں علیہما الرحمۃ (متوفی ۱۹۷۱ء) کے مظہر کامل ہیں۔

وہ نذرانے قبول بھی کرتے ہیں اور بذل وانفاق اور داد ودہش کی اپنے آباء واجداد کی روایات پر بھی قائم ہیں۔ گھر اور باہر کی ضرورت مندوں کی مالی امداد کی کئی مثالیں میری آنکھوں نے دیکھی ہیں۔ بزرگوں کا طریقہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو دیا تو بائیں کو خبر نہیں، دو سال پہلے بموقع عرس سرکار کلاں رانی گنج بنگال کی ایک خاتون کے متعلق انچارج جامع اشرف شہباز سے ایک معتد بہ رقم کے بارے میں کہا کہ اسے دے دو۔ پتہ چلا کہ اس کی ضعیفہ ماں معتقدہ ہے اور بزرگان کچھوچھہ شریف کی میزبانی کرتی رہی ہے۔

## تبلیغی سرگرمیاں:

شیخ اعظم کے پردادا اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ نے زیارت حرمین طیبین (۱۳۰۰ھ) کے دوران بغیر تار وفون کے اپنے پرپوتے کے دنیا میں قدم رکھنے کی بات معلوم ہوگئی۔ انہوں نے وہیں "اظہار اشرف" نام رکھ دیا اور کہہ دیا کہ یہ واقعی "اظہار اشرف" ہوگا۔ قادر مطلق عزوجل نے اپنے محبوب کی زبان سے نکلے اس جملے کو سچ کر دکھایا۔ بحمدہ تعالیٰ وہ ۴۵ رسال سے "اظہارِ اشرف" بنے ہوئے ہیں۔ برصغیر کے گوشے گوشے میں انہوں نے اشرف کے نام، کام اور پیغام کا ڈھنڈورا پیٹا اور زندگی کی آخری سانس تک انہی کا گاتے رہنا ان کا نصب العین ہے ۱۹۴۰ء کے ابتدائی سالوں میں انھوں نے عمل اور تبلیغی میدان میں قدم رکھا، علم وعمل کے اسلحے سے مسلح تھے۔ جمال ظاہر وباطن اور نسبت فاطمی اس پر مستزاد جدھر نکلے لوگ اس طرح ٹوٹے جیسے شمع پر پروانہ جس محفل میں پہونچے شمع محفل بن گئے۔ کرسی خطابت پر بیٹھتے تو اظہار حق میں بے باکی کی اپنے اجداد کی یاد تازہ کردی۔ باطل پر برسے اور گرجے تو ایسا محسوس ہوا کہ حیدری کچھار کا شیر گرج رہا ہے۔ شہادت کا بیان شروع کیا تو سامعین کے نگاہ تصور کے سامنے کربلا لاکر رکھ دیا۔ جہاں جس نے بلایا ٹرین سے، بس سے، رکشے سے اور میلوں پیدل چل کر

پهونچے۔ غریب، امیر کسی کی دعوت رد نہیں کی۔ آپ تصور کیجئے گزشتہ صدی عیسوی کی ساٹھ دہائی کا زمانہ مشرقی بہار بنگال کا دور افتادہ علاقہ، خود ہمارا علاقہ بھاگلپور اور اطراف نقل وحمل کی سہولتوں سے محروم۔ دور دراز دیہاتوں کا سفر۔ اس علاقہ میں انہیں سب سے پہلے منت الہی فتنہ سے نبرد آزما ہونا پڑا۔ اس کانٹے کے دیوبندی پر سیادت و مشیخت کا لبادہ بھی تھا جو کام کو مشکل بنا رہا تھا۔ شیخ اعظم کی خطابت و مشیخت اور علامہ مشتاق احمد نظامی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت نے اس فتنہ کو بڑھنے سے روکنے اور اس کا سر کچلنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ خود بھاگلپور و مونگیر کے جنوبی و مشرقی علاقے کے سینکڑوں مقامات پر پہنچ کر آپ نے اشرفی جھنڈا لہرادیا۔ بدعقیدگی کے ہر چیلنج کو مردانہ وار قبول کیا اور فتح سے ہمکنار ہوئے۔ اس راہ میں خطرۂ جان کا بھی سامنا ہوا مگر کسی کی پرواہ نہیں کی۔

## شیخ اعظم کی خطابت:

اس میدان میں آپ منفرد مقام کے حامل تھے۔ ان کی شان خطابت نرالی تھی۔ اس کا اعتراف ہر وہ شخص کریگا جو ان کی صحت کے زمانے میں (۸۰ کی دہائی تک) کی تقریریں سنی ہیں۔ موقع ومحل کا تقاضہ ہے کہ اس خصوص میں ایک واقعہ کا ذکر کروں۔ جس کے راوی میرے خالو جان نواب محمد عزیر صاحب اشرفی مرحوم رئیس فتحپور (دو سال قبل وہ اللہ کو پیارے ہوگئے، جونپوری خاندان کی ثقافتی روایات کے وہ آخری نمائندہ تھے۔) ہیں۔ واضح رہے کہ وہ علی گڑھ کے تعلیم یافتہ اور اردو وفارسی شاعری پر اعلیٰ دستگاہ کے حامل اور تنقیدی ذہن رکھنے والے آدمی تھے۔ انہوں نے صدر الافاضل اور محدث اعظم ہند علیہما الرحمۃ جیسے اکابرین کی تقریریں سنیں۔ ان حضرات کی خطابت کے بعد انہیں کسی کا خطاب نہیں جچتا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت اظہار اشرف میاں ۱۹۵۷ میں اشرفیہ مبارکپور سے فارغ ہونے کے بعد سیدھے بھاگلپور آئے۔ ماچھی پور سے متصل محلہ اگرپور کی مسجد میں محفل میلاد منعقد ہوئی۔ انہیں تقریر کرنے کے لئے کھڑا کردیا گیا (غالباً عوام کے سامنے خطاب کرنے کا یہ انکا پہلا موقع تھا) مدرسہ کے مشقیہ جلسے میں بھی حصہ لینے میں انہیں دلچسپی نہیں رہی) میں ان کی تقریر سن کر دنگ رہ گیا اور میری آنکھوں سے خوشی کے آنسوں چھلک پڑے۔ میں نے فوراً ایک پروگرام بنالیا او عیسیٰ صاحب رئیس ماچھی پور (میرے چچیرے دادا حضور سرکار کلاں کے ہم سبق، مشیر خاص اور نہایت دبنگ شخصیت متوفی ۱۹۸۰ء) سے مشورہ کیا اور پھر ہم لوگوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ اظہار میاں صاحب جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں حضرت العلامہ مفتی محمد حبیب اللہ صاحب نعیمی اشرفی کی زیر نگرانی درس وتدریس کا سلسلہ شروع کریں۔ گھریلو اخراجات کی ذمہ داری ہم لوگ اٹھائیں گے۔ چنانچہ حضرت مراد آباد پہونچے اور تدریسی سلسلہ بھی شروع کیا۔ میرا مقصد اس واقعہ کے بیان سے یہ ہے کہ تقریری صلاحیت ان حضرات کی فطرت میں ودیعت کردی گئی ہے۔ عالمی شہرت یافتہ خطیب علامہ شاہد رضا نعیمی اشرفی (سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ) جن کا شمار بر صغیر کے صف اول کے خطباء میں ہوتا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت شیخ اعظم کی خطابت کی شان ہی نرالی ہے۔ وہ بغیر کسی سابق تیاری کے بولتے ہیں۔ ان کی طرح فی البدیہ بولنے والے بہت کم نظر آتے ہیں۔ وہ خصوصیت کے ساتھ حضرت کی محرم کی تقاریر سے بہت متاثر ہیں۔ میں نے خود درجنوں مرتبہ دیکھا رات کے آخری حصہ میں ان کا نمبر آیا۔ نامی گرامی مقررین فارغ ہوچکے ہیں۔ حضرت نے اپنی بات شروع کی، ایک دو نعرہ لگا پھر سمندر موجیں مارنے لگا۔ بات پہ بات اور نکتے پہ نکتہ کی بارش شروع ہوگئی اور فجر کا وقت شروع ہوگیا۔

حیدرآباد میں گولکنڈہ قلعہ گراؤنڈ (۱۹۸۱ء) میں ان کے تاریخی خطاب کو لوگ برسوں نہیں بھولے۔ مریدین کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت کی معیت میں گلبرگہ شریف خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کی زیارت کے لئے پہونچے۔ رات کی ٹرین سے وہیں سے بمبئی روانہ ہونا تھا۔ فاتحہ پڑھ کر صحن میں بیٹھ گئے۔

ساتھیوں نے کیسٹ ساتھ رکھ لیا تھا، باہر ایک چائے کے ہوٹل میں کیسٹ لگا دیا۔ آواز پر بھیڑ جمع ہو گئی اور لوگوں نے کہا "یہ لب ولہجہ و انداز تو کچھوچھہ والوں کا ہے۔" وہ لوگ حضرت شیخ الاسلام کی تقریر سن چکے تھے جب یہ پتہ چلا کہ صاحب آواز صحن آستانہ پر بیٹھے ہیں۔ فوراً ہی سیرت کمیٹی گلبرگہ کے لوگ پہونچ گئے اور اس چند ساعت کے قیام سے استفادہ نہ کرنے پر اظہار افسوس کرنے لگے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

ان کی خطابت کی ایک اور خصوصیت جو میں نے محسوس کی وہ یہ ہے کہ مقررین عموماً اپنے موضوع پر تو خوب بول لیتے ہیں لیکن دینی موضوعات کے علاوہ موضوع پر جب بولنے کا موقعہ آجاتا ہے تو لئے اور تاثر قائم رکھنے میں کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے مواقع پر بھی سننے والے شیخ اعظم کی خطابت میں وہی تاثر محسوس کرتے ہیں۔ ایسی کئی تقاریر میں نے خود سنی۔

دو سال قبل مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم ماچھی پور کے مولانا احمد اشرف ہال میں شیوخ جونپوری اور خانوادہ اشرفیہ اچانک اس موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ بول گئے اور لوگ جذبات سے بے قابو ہونے لگے۔

ابھی ابھی یاد آگیا۔ اس مولانا احمد اشرف ہال میں آج سے ۳۰ رسال پہلے (غالباً ۱۹۷۶ء میں) مولانا شاہد رضا نعیمی کی موجودگی میں ایک استقبالیہ پروگرام میں پرنسپل مدرسہ جناب غلام جیلانی اشرفی ایم اے۔ فاضل شمسی کے جذبات سے بھری ہوئی تقریر کے جواب میں حضرت نے تقریر کی۔ موجودین میں تقریباً نصف درجن کے نام کے لغوی معنیٰ کے مختلف جہت کو ذکر کرتے ہوئے اس خوبی سے مسمیان کی شخصیتوں پر اس کا انطباق کیا کہ لوگ عش عش کرنے لگے۔ بلکہ وجد میں آنے لگے اور نعرۂ تکبیر و رسالت سے مولانا احمد اشرف ہال کے درو دیوار میں ارتعاش آگیا۔ اسی محفل میں شاہد رضا نعیمی، ناچیز سیف خالد اشرفی، مولانا منظور عالم اشرفی نعیمی وغیرہم علماء موجود تھے۔ میں نے اس محفل میں پیر و مرشد حضور سرکار کلاں قدس سرہ کی ایک منقبت کی زمین میں بارگاہ مخدوم المشائخ چند اشعار پیش کئے تھے جسکا مقطع یہ تھا۔

کرم سیف خالد پہ فرما برائے
ولی عہد سجادہ اظہار اشرف

اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں عالم ربانی واعظ لاثانی کے پوتے جو ٹھہرے۔ اس وقت ملک میں خطابت کے بے تاج بادشاہ انہیں کی نسل کے حضرات ہیں۔ اللہ کرے زور بیان اور زیادہ۔ اسی خصوصیت میں میرے علم میں غازی ملت مولانا سید محمد ہاشمی میاں صاحب اور علامہ شاہد رضا نعیمی کا بھی جواب نہیں۔ ایسے مواقع کی خطابت میں حضرت مولانا سید محمود اشرف صاحب قبلہ مہتمم جامع اشرف بھی اپنا ایک منفرد مقام رکھتے ہیں اس پر قدرت ہی اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جب معلومات میں وسعت اور تنوع ہو۔

## ذہانت و فطانت:

تدبر و دانشمندی، معاملہ فہمی دور اندیشی وغیرہ خصوصیات سے وافر حصہ حضرت شیخ اعظم نے پایا۔ جہاں تک اعمال و اشغال اور وظائف و اوراد خاندانی کا تعلق ہے۔ آپ نے اپنی جوانی کے دور ہی سے ان مراحل کو طے کیا ہے۔ پہلے سفر حج ۱۹۶۷ء میں آپ نے مدینہ منورہ میں کئی اشغال کئے۔ اس وقت تو یہاں تقریباً سب لوگ دعائے حیدری کا عمل حضرت ہی کی نگرانی میں کرتے ہیں۔ ان اعمال کا اثر آپ کی تعویذات دعاؤں اور خود زبان میں محسوس کیا جاتا ہے۔ مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم ماچھی پور میں میرے سامنے ایک ۸۔۹ سال کی بچی لائی گئی۔ گزشتہ کئی دنوں میں اسے کئی مرتبہ سانپ نے کاٹا لوگوں کو یقین تھا کہ وہ کوئی جادوئی سانپ تھا۔ اس کا حال یہ تھا کہ اسکی زبان بند تھی۔ وہ کچھ بول ہی نہیں پاتی تھی۔ حضرت نے اسے قریب بٹھا کر دم کیا۔ پھر غالباً اپنی انگلی اسکے ہونٹ تک لے جا کر کہا: "بول بیٹا" اور وہ بولنے لگی اور اس کے والد خوش و خرم وہاں سے لوٹے۔ یہ سطور بڑی عجلت میں لکھے جا رہے ہیں میرے پاس کثیر مشاہدات ہیں پھر موقع آئیگا اور پھر بہت کچھ لکھا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس وقت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆

# شیخ اعظم کی دینی، علمی خدمات

علامہ مفتی معین الدین اشرفی دار العلوم بہار شاہ فیض آباد

خانوادہ اشرفیہ وسادات کچھوچھہ مقدسہ کی دینی وشرعی تبلیغ اور علمی وادبی خدمات کی تاریخ بہت قدیم اور بڑی طویل ہے جو تقریباً سات صدیوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ سلسلہ اشرفیہ کے بانی ومؤسس حضرت غوث العالم مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی نے اپنی ولایت وبزرگی، کشف وکرامات، تقویٰ وطہارت اور سیرت واخلاق سے دین متین کی آبیاری اور لاکھوں گم گشتگان راہ کی رہنمائی ہی نہیں فرمائی بلکہ اس سلسلے میں آپ نے علوم قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ وفتاویٰ، تصوف، کلام اور نحو وصرف کی بیشمار کتابیں بھی تصنیف فرمائی، آپ کی تصنیفات کی اہم اور بے مثال خصوصیات یہ تھی کہ آپ جس شہر یا ملک کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرماتے وہاں کی دینی ضرورت اور شرعی تقاضے کے مطابق انہیں کی زبان وبیان میں کتابیں تحریر فرماتے آپکے سوانحی خاکہ میں آپ کی بہت سی تصنیف کا ذکر ملتا ہے۔ یہ تبلیغی سلسلہ حضرت عبدالرزاق نور العین اور آپ کے خلف اکبر حضرت سید شاہ حسن سرکار کلاں تک بڑی برق رفتاری سے جاری رہا مگر درمیانی صدیوں میں کچھ داخلی وجوہات اور ظاہری اسباب کی وجہ سے قدرے سست رفتاری آگئی نتیجہ کے طور پر ان کی تبلیغ کا دائرہ بہت ہی محدود ہو گیا۔

تیرہویں صدی کے وسط میں اس خاندان میں ایک ایسا آفتاب ولایت طلوع ہوا جن کی روشنی عرب وعجم تک پہنچ گئی۔ دنیا انہیں قطب ربانی شبیہ غوث اعظم اعلیٰ حضرت اشرفی جیسے القاب سے یاد کرتی ہے۔ آپ کے زیر سایہ آپ کے فرزند ارجمند مولانا سید احمد اشرف، آپ کے بھانجے مناظر اعظم ہندوستان حضور سید محمد محدث اعظم ہند اور آپ کے پوتے اور آپ کے جانشین مخدوم المشائخ سرکار کلاں قدست اسرارھم وغیرہ مشائخ اشرفیہ نے دین متین کی خدمت، سلسلہ اشرفیہ کی اشاعت میں کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ جن کی تفصیل کے لئے ایک دفتر چاہئے۔ حضور شیخ اعظم مولانا سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین سرکار کلاں درگاہ کچھوچھہ شریف کی عظیم المرتبت شخصیت بھی اس سلسلے کی ایک محکم کڑی ہے اس سے پہلے ہم آپ کی دینی خدمات کا مختصر جائزہ پیش کریں آپ کا مختصر سوانحی خاکہ نذر قارئین کرتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| اسم شریف | مسعود |
| اسم معروف | سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی |
| کنیت | ابو المحمود |
| لقب | شیخ اعظم، مخدوم العلماء |
| منصب | سجادہ نشین۔ سرکار کلاں |
| ولادت | ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۵ء |

اسلامی سال کے ماہ اول خواجہ پاک کی چھٹی کے مطابق تاریخ یعنی ۶ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ بمقام کچھوچھہ مقدسہ بدولت سرائے اقدس مخدوم المشائخ سرکار کلاں متولد ہوئے۔

## قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی بشارت:

سن پیدائش ۱۳۵۵ھ میں آپ کے جد امجد قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ علماء ومشائخ کے ہمراہ حج وزیارت حرمین طیبین کو تشریف لے گئے تھے۔ جب آپ مدینہ طیبہ میں تھے

اسی وقت بغیر اطلاع حضرت شیخ اعظم کی پیدائش کا حال آپ کو کشف سے معلوم ہوگیا۔ فرمایا! کچھوچھہ شریف میں فقیر کو پوتا پیدا ہوا ہے۔ ہمراہیان علماء، مشائخ حیران تھے کہ ابھی تو کوئی خط یا تار وغیرہ نہیں آیا ہے۔ فرمایا فقیر کو تار یا خط کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پھر اعلیٰ حضرت نے روضہ انور پر حاضری دی۔ مواجہ اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر دعا کی اور ''اظہار اشرف'' کے نام سے موسوم کر کے فرمایا کہ اس سے اشرفیت کا خوب خوب اظہار ہوگا۔

## مکتب

جب آپ کی عمر شریف چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی تو حسب روایت خاندانی تزک واحتشام اور نہایت اہتمام کے ساتھ آپ کی رسم بسم اللہ خوانی عمل میں آئی اس میں خانوادہ اشرفیہ کی جلیل القدر شخصیتیں جلوہ بار تھیں خصوصیت کے ساتھ والد محترم حضور مخدوم المشائخ سرکار کلاں، آپ کے نانا جان عارف باللہ حضرت پیر سید مصطفیٰ اشرف، اور آپ کے پھوپھا حضرت سید محمد عرف محدث اعظم ہند علیہم الرحمۃ والرضوان شریک اجلاس تھے اس پرنور موقع پر حضور محدث اعظم ہند نے آپ کی رسم بسم اللہ خوانی پر ایک شاندار منقبت کہی تھی جس کے دو اشعار یہ ہیں۔

دولت احمد مختار باظہار آمد
مرحبا فضل کریمانہ مبارک باشد
اکنوں بسم اللہ طفلاناں مبارک باشد
آخرش طرۂ مولانا مبارک باشد

## تعلیم

ابتدائی تعلیم درجہ پنجم تک جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے دار العلوم اشرفیہ مبارکپور تشریف لے گئے وہاں موقر اساتذہ اور علماء فحول کی زیر نگرانی درجہ فضیلت تک تعلیم پائی اور ۱۹۵۹ء میں فراغت حاصل کی آپ کے رفقاء درس میں محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری کا نام آتا ہے۔

## اساتذہ

شیخ اعظم کے اساتذہ کرام میں علماء فحول کی ایک لمبی فہرست ہے جن میں عمدۃ الفقہاء حضرت مفتی حبیب اللہ نعیمی اشرفی، شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مرادآباد، حضرت مولانا یونس نعیمی اشرفی، امام معقولات ومنقولات حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب اشرفی بھاگلپوری، جلالۃ العلم حضور حافظ ملت مولانا شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی، حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب مبارکپوری اور حضرت علامہ ظفر ادیبی مبارکپوری قدست اسرارہم خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

## تدریسی خدمات

دار العلوم اشرفیہ سے فراغت کے بعد ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں مسند درس وتدریس پر رونق افروز ہوئے، متوسطات تک کی تمام کتابیں زیر درس تھیں مگر ابھی سال بھی پورا نہ ہونے پایا تھا کہ والد محترم سرکار کلاں کی تنہائی پھر ان کے مشاغل ومصروفیات اور کارہائے تبلیغ کی وسعتوں کے مدنظر تدریسی خدمات سے علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔

## بیعت وارادت

دینی تعلیم سے فراغت پانے کے بعد روحانی تعلیم کی طرف توجہ فرمائی اور حسب روایات خاندانی ودستور خانقاہی اپنے والد ماجد مخدوم المشائخ سرکار کلاں علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ میں بیعت ہوئے پھر مخدوم المشائخ نے تمام سلسلہ حقہ موذونہ خصوصاً سلاسل اربعہ مشہورہ، اخص الخصوص سلسلۃ الذہب سلسلہ قادریہ منوریہ کی اجازت وخلافت مع تاج وجبہ مرحمت فرمایا اور جملہ اوراد ووظائف

اوراعمال خاندانی خصوصاً دعائے حیدری، حرز یمانی، دعاء سیفی کی اجازت مرحمت فرمائی اور اپنا جانشین، قائم مقام ولیعہد نامزد فرمایا۔

## اعمال ووظائف

جملہ اعمال واشغال، اورادووظائف خاندانی وغیر خاندانی کی اجازت حضرت شیخ اعظم کو اپنے والد بزرگوار حضرت مخدوم المشائخ سرکارکلاں قدس سرہ سے حاصل ہے۔ جن میں چند مشہور معمول بہا وظائف کے اسماء طیبہ یہ ہیں۔ صلوٰۃ الختام، دعاء حیدری، حزب البحر، دعاء بشمخ، دعاء شیخ، صلوٰۃ فاطمہ، صلوٰۃ الاولیاء اور حرز یمانی، دعاء سیفی وغیرہ، شیخ اعظم نے جملہ اعمال واشغال ودیگر ریاضات ومجاہدات کے دشوار گزار مراحل بکمال جانفشانی، دیار حبیب مواجہہ اقدس ﷺ کے پرنور چھتر چھایہ میں طے کی۔ اکیس گھنٹہ متواتر اس انہماک اور توجہ قلبی کے ساتھ دراقدس ﷺ پر مخدوم المشائخ سرکارکلاں اور نانا پیر سید مصطفی اشرف کی زیر نگرانی، اورادووظائف کا عمل فرمایا کہ آنکھیں لٹک گئیں اور آج تک سختی کے ساتھ ان معمولات پر عمل پیرا ہیں حتیٰ کہ سیکڑوں علماء ومشائخ اور خلفاء کو اجازت مرحمت فرما کر دعاء حیدری جیسا جلالی عمل اپنی زیر نگرانی کرا چکے ہیں۔

## شیخ اعظم کی شاعری

شیخ اعظم طبعاً شاعر واقع ہوئے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ مذاق شاعری آپ کی خاندانی وراثت ہے۔ آپ کی شاعری سادگی، حقیقت حال کی ترجمانی، کیفیات قلبی کی عکاسی اور عشق کے واردات پر مبنی تکلف وتصنع سے دور، الفاظ کی بندش، تراکیب کے پیچ وخم اور تعقیدات سے پاک، تشبیہات غریبہ اور نادر استعارات سے منزہ ہوتی ہے۔ آپ نے اردو فارسی، ہندی، عربی کے ساتھ اودھی زبان میں بھی طبع آزمائی کی ہے ''اظہار عقیدت'' مجموعہ شعروسخن کے ساتھ آپ کی قلبی وارادت وکیفیات کا منظوم گلدستہ ہے جو آپ کی سادہ لوحی، سادگی، ہمدردی، غمگساری جیسے اوصاف کا ترجمان اور جذبات صادقہ کا آئینہ دار ہے۔

عزت مآب جناب ڈاکٹر سید امین اشرف اشرفی الجیلانی سابق انگلش ریڈر شعبہ انگلش علی گڑھ نے آپ کی شاعری کے نمایاں خصوصیات اور ان کی لفظی معنوی محاسن پر مشتمل ایک طویل مقالہ ارقام فرمایا ہے جو کتاب ''اظہار عقیدت'' کے مقدمہ میں مندرج ہے مجھے اس ضمن میں صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ شیخ اعظم نے تصوف وشاعری کی دنیا میں ایک ایسے نئے باب کا اضافہ فرمایا ہے کہ ارباب شعروسخن اور اصحاب معرفت یقیناً شیخ اعظم کو داد وتحسین دیئے بغیر نہیں رہیں گے اور اس اضافہ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ واضح رہے کہ حضور شیخ اعظم ابھی کئی سالوں سے مسلسل علیل چل رہے ہیں۔ چلنا پھرنا دشوار ہو چکا ہے، سالوں سے حالت اتنی نازک ہے کہ بمشکل تمام نماز پنجگانہ ادا کرپاتے ہیں۔ عمر کی اس دہلیز پر شدید مرض کی حالت میں بھی حضرت شیخ نے اپنے قیمتی اوقات کو ضائع نہیں ہونے دیا بلکہ نماز پنجگانہ اور تمام معمولات کو حسب سابق بجالانے کے ساتھ بقیہ اوقات کو علمی اشتغال میں صرف فرمایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند دنوں میں آپ نے مثنوی مولوی معنوی دفتر اول۔ جو تقریباً چار ہزار اشعار پر مشتمل ہے کا ترجمہ اور اس کی تشریح کا کام مکمل کر دیا۔

قارئین کو یہ جان کر بے حد خوشی ہوگی اور شعروسخن کے فن میں حضرت کی خداداد صلاحیت پر بڑی حیرت بھی ہوگی کہ حضرت نے مثنوی شریف کے ترجمہ وتشریح کا یہ کام نثر میں نہیں کیا ہے بلکہ مثنوی شریف کے اشعار کا ترجمہ اور اس کی تشریح نظم اور اشعار ہی میں کی ہے اور اس بات کا خاص التزام فرمایا ہے کہ مثنوی کے اشعار جس بحر میں ہیں اس کا ترجمہ اور اس کی تشریح بھی اسی بحر میں ہو۔ یہ مجموعہ چھپ کر منظر عام پر آئے گا تو یقیناً شعروادب کی دنیا میں ایک نئے باب کا اضافہ قرار دیا جائے گا۔

## حج بیت اللہ و زیارت مقامات مقدسہ

شیخ اعظم نے کئی بار زیارت حرمین طیبین سے اپنے آپ کو شرف و مستفیض فرمایا کئی حج کئے اور عمرہ کی سنتیں ادا فرمائیں۔ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ کے علاوہ دیگر مقامات مقدسہ جیسے کربلائے معلیٰ، نجف اشرف، کاظمین، بغداد شریف، دمشق اور ہندو پاک کے مشاہیر اولیاء کرام کے مزارات مقدسہ پر حاضری کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ ابھی ماضی قریب میں چند سال پیشتر بغداد شریف تشریف لے گئے تو جامع مسجد بغداد شریف کے خطیب و امام، خطیب بغدادی نے قبولیت دعاء کی نیک فالی کے طور پر آپ کو سیف بغدادی عطا فرمائی تھی، پھر جب نجف اشرف پہنچے تو متولیان آستانہ نے روضہ پر انوار مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی چادر تطہیر سے آپ کی دستار بندی فرمائیں۔ یہ دونوں تبرکات اشرف حسین میوزیم جامع اشرف میں موجود ہیں۔

## سجادہ نشینی اور مراسم عرس کی ادائیگی

حضرت مخدوم المشائخ سرکار کلاں سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ کے وصال پر ملال کے بعد حسب ارشاد و انتخاب سرکار کلاں شیخ اعظم تقریباً ۴۰ سال ولی عہد کے منصب جلیل پر فائز رہنے کے بعد ۲۱ رشعبان ۱۴۱۷ھ مطابق ۲ رجنوری ۱۹۹۷ء بموقع عرس چہلم مخدوم المشائخ سرکار کلاں، ہزاروں علماء و مشائخ اور لاکھوں مریدین و معتقدین کی موجودگی میں جادۂ اشرف السمنانی کی مسند سجادگی پر متمکن ہوئے۔ چنانچہ جملہ علماء و مشائخ اور سادات کچھوچھہ مقدسہ نے بالاتفاق آپ کو سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ محضر نامہ پر اپنی دستخط و مہر بھی ثبت فرما دیا اس تقریب سعید میں حضرت مجاہد دوراں، سید مظفر حسین ایم پی قدس سرہ، اشرف الاولیاء حضرت علامہ سید مجتبیٰ اشرف نبیرۂ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں، جانشین محدث اعظم ہند شیخ الاسلام علامہ سید مدنی میاں صاحب، غازی دوراں سید ہاشمی میاں، مفکر ملت سید مثنیٰ انور، قطب العلماء حضرت سید حکیم قطب الدین اشرف، حکیم الامت حضرت سید حکیم احمد میاں صاحب وغیرہم اکابر واصاغر سادات کچھوچھہ مقدسہ شریک اجلاس تھے۔

علاوہ ازیں حضرت مولانا سید یحییٰ میاں صاحب سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف، حضرت مولانا سید اشتیاق عالم شہبازی ولیعہد آستانہ شہبازیہ بھاگل پور، حضرت مولانا رکن الدین اصدق سجادہ نشین خانقاہ اصدقیہ بہار شریف، سجادہ نشین خانقاہ کبیریہ سہسرام و مبلغ اسلام علامہ شاہد رضا نعیمی اشرفی لندن برطانیہ خلف اکبر عمدۃ المحققین علامہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اشرفی وغیرہم موجود تھے۔

## دینی و علمی خدمات

شیخ اعظم کی پوری زندگی دینی و علمی خدمات سے عبارت ہے چنانچہ آپ کی دینی خدمات کی داستان بڑی طویل ہے جو نصف صدی کو محیط ہے ان سب کو حیطۂ تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ مختصر یہ کہ جد امجد قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی بشارت اور دعائے پُر اثر اور مخدوم المشائخ سرکار کلاں کی تربیت اور توجہ خاص نے آپ کو ایسا باکمال، پختہ کار، مرد آہن اور جانباز بنا دیا کہ شیخ اعظم نے اپنی حیات مستعار کا ہر آن و ہر لمحہ خدمت دین متین اور اشاعت حق نور مبین کے لئے وقف کر دیا اور اس میں تن دھن کے ساتھ مصروف و مشغول ہو گئے، لاکھوں حوادث کے چٹان سامنے آئیں مصائب و آلام گھیرابندی کریں، اقرباء ہدف ملامت بنائیں، اعداء سنان و نشتر برسائیں مگر آپ کے پائے استقامت میں لغزش نہیں آئی۔ لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر ہمیشہ دینی، مذہبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور علامہ اقبال کے اس شعر کے مکمل مصداق

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں یہ ہیں مومن کی شمشیریں

شیخ اعظم کی دینی وعلمی خدمات کا نقطہ آغاز ۱۹۵۹ء سے ہوتا ہے اس حساب سے آپ کی خدمات تقریباً نصف صدی تک پھیلی ہوئی ہیں۔ جس میں آپ نے شریعت وطریقت ہر دو کی ترویج واشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا اس لحاظ سے آپ کی خدمات اور طریقہ کار کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) دینی وعلمی خدمات (۲) روحانی وتبلیغی خدمات۔

(۱) دینی وعلمی خدمات میں مندرجہ ذیل چیزیں قابل ذکر ہیں۔

(۱) جامع اشرف کی تاسیس وتعمیر (۲) مختار اشرف لائبریری کا قیام (۳) مسجد اعلیٰ حضرت اشرفی کی تعمیر۔ (۴) شعبہ نشر واشاعت کا افتتاح (۵) تصنیف وتالیف، (۶) مدارس کا قیام اور سرپرستی۔ (۷) کتابوں کی نشر واشاعت کے لئے پریس کا قیام۔

**جامع اشرف:** - غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کے جوار قدس میں واقع، اسلامی وعصری اعلیٰ تعلیم کا مرکز ہے جو قدیم وجدید دو بڑی درسگاہوں پر مشتمل ہے۔ طالبان علوم اسلامیہ کی رہائش گاہ کے لئے ساٹھ کمروں پر مشتمل ہاسٹل ہیں۔ جس میں درجہ ابتدائیہ سے دورۂ حدیث تک کی مکمل تعلیم کا بندوبست ہے اور تعلیم کے علاوہ دیگر شعبہ جات ہیں، تعلیم وتعمیر، نظام ونصاب اور جملہ دیگر امور ضروریہ سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے ہماری کتاب ''جامع اشرف کا ماضی وحال'' کا مطالعہ ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ جامع اشرف شیخ اعظم کا سب سے عظیم کارنامہ ہے جو آپ کی زندگی کا حاصل اور متاع حیات ہے۔

**مختار اشرف لائبریری:** - مخدوم المشائخ سرکار کلاں قدس سرہ کی خواہش اور حکم کے بموجب شیخ اعظم نے ایک ہال بنام ''مولانا احمد اشرف ہال'' کی تعمیر کروائی، یہ ہال سہ منزلہ فلک بوس عمارت فن تعمیر کا شاہکار نمونہ ہے اس عمارت کا جاہ جلال اور عظمت وکمال کو دیکھ کر لوگ اسے دنیائے مدارس کا ''تاج محل'' کہتے ہیں۔ اس کے پہلے منزل میں دارالحدیث جامع اشرف ہے جس میں سالوں بھر قال الرسول ﷺ کی صدائے بازگشت سنائی دیتی ہے۔ اور اس کے دوسرے منزل پر ''مختار اشرف لائبریری'' قائم ہے جس کو شیخ اعظم اپنے شیخ ومربی والد گرامی مخدوم المشائخ سرکار کلاں قدس سرہ کے نام سے قائم فرمایا ہے۔ یہ لائبریری اسلامی دنیا کی ایک عظیم لائبریری ہے۔ جس میں اسلامیات سے متعلق تمام فنون کا ذخیرہ ہے۔ تقریباً پچاس لاکھ سے زائد کی کتابیں آچکی ہیں مزید کتابوں کی فراہمی کا کام بڑی تیزی سے جاری وساری ہے۔ اس کا نظم وضبط، اندراج کتب وترتیب فنون اور دیگر طور وطریقہ بڑا منظم، مربوط مستحکم اور شاندار ہے۔ اتنے مختصر وقت میں کتابوں کی ذخیرہ اندوزی اور مصادر ومراجع کی کثرت اور حسن انتظام وانصرام کے اعتبار سے اس لائبریری نے جس برق رفتاری کے ساتھ ترقی کی ہے علماء اور دانشور طبقہ ورطۂ حیرت میں ہیں بلکہ اسے مخدوم المشائخ کی کرامت اور شیخ اعظم کی محنتوں کا نتیجہ کہا جائے تو مبنی برحقیقت ہوگا۔ بڑے بڑے اہل علم وقلم، محققین اور دانشوروں نے اس سے استفادہ کر کے بڑی مسرتوں کا اظہار فرمایا اور اپنے قیمتی تاثرات چھوڑ گئے ہیں ذیل میں چند ارباب علم ودانش کے تاثرات مسطور ہیں۔

(۱) حضرت علامہ مولانا سید حامد اشرف بانی ومہتمم دارالعلوم محمدیہ ممبئی۔

''عزیزی سید شاہ اظہار اشرف سلمہ نے خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں میں جو نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں وہ قابل ستائش وشکر ہیں احمد اشرف ہال کی تعمیر اپنے وقت کی سب سے اہم تعمیر ہے۔ جس کے مختلف شعبہ جات میں سب سے اہم شعبہ مختار اشرف لائبریری کا ہے''۔

(۲) پروفیسر سید امین اشرف سابق ریڈر انگلش مسلم

یونیورسٹی علی گڑھ۔

"میرا تعلق چونکہ ایک یونیورسٹی سے رہا ہے اس لئے میں بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ اگر مقابلہ کیا جائے تو کسی بھی یونیورسٹی میں اسلامی علوم وفنون پر ریسرچ کرنے والوں کے لئے ایسی بیش بہا کتابیں (جو مختار اشرف لائبریری میں ہیں) نہیں ملیں گی"۔

(۳) پروفیسر عبدالحامد، شعبہ اردو الہ آباد یونیورسٹی

"راقم نے مختار اشرف لائبریری سے استفادہ کیا بلاشبہ (مختار اشرف لائبریری) غیر معمولی اور انتہائی اہم کتب کا ذخیرہ ہے"۔

(۴) مولانا عبدالحکیم شرف قادری لاہوری پاکستان

جامعہ اشرف کی عظیم لائبریری کی زیارت سے اتنی مسرت حاصل ہوئی کہ جسے بیان نہیں کیا جاسکتا"۔

مختصر یہ کہ مختار اشرف لائبریری "شیخ اعظم کا ایسا شاہکار کارنامہ ہے جس نے آپ کو زندہ جاوید بنادیا۔

**روحانی وتبلیغی خدمات:-** روحانی تعلیمات کی آماجگاہ، صوفیاء کی دہلیز، فقیروں کا مسکن، صفائی قلوب ونفوس اور جلاء باطن کے روحانی آشیانہ کو خانقاہ کہتے ہیں جس میں اولیاء اللہ کے ارشادات واقوال، اعمال وافعال، ان کی حیات طیبہ کے پاکیزہ نقوش، عبرت آمیز واقعات وحکایات، اذکار الہیہ، ادعیہ ماثورہ، محبت ورواداری، دلسوزی وغم گساری، استغناء وبے نیازی، سادہ لوحی، سادگی، جود وسخا، علم وحلم، عفو ودرگزر، حقوق ہمسایہ کا خیال، پریشان حال کی حاجت روائی، صبر وقناعت، تسلیم ورضا، کمال صوری ومعنوی، قوت روحانی، مشاہدۂ ربانی، قرب الٰہی، حب نبوی اور عشق صادق وغیرہ علوم نفسانیہ اور عقائد حقہ، مضمرات صالحہ، اعمال حسنہ کے ذریعہ مناہی سے آلودہ انفاس وارواح کو صیقل کیا جاتا ہے۔

اس دینی غرض وغایت کے تحت ہر زمانہ میں اصفیاء وصلحاء اور مشائخ طریقت نے قاقم وسنجاب مخملین فرشوں کو لات مار کر خانقاہوں کی بوریہ نشینی کو ترجیح دیا شریعت وطریقت کی تعلیمات ومعمولات کو عام کیا۔ کفر وشرک کی تاریک بھنور میں اور ضلالت وگمراہی کے قعر مذلت میں پڑے لاکھوں انسانوں کو اور شک وارتیاب اور وہم وتردد کے متزلزل راہ پر حیرت زدہ کھڑے گم گشتگان راہ کو شراب معرفت سے شرسار کر کے راہ حق یقین وصراط مستقیم تک لا کھڑا کیا۔

انہی علل غائیہ حسنہ کے پیش نظر شیخ اعظم کے جدامجد قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ نے حضرت سید شاہ حسن سجادہ نشین سرکار کلاں کی قدیم متوارث خانقاہ کی از سر نو تاسیس فرمائی۔ چنانچہ اس کے لئے درگاہ شریف میں ایک وسیع وعریض رقبہ زمین خریدی اور چند کمروں کی تعمیر کروائی، آپ کے بعد آپ کے لائق وفائق پوتا مخدوم المشائخ سرکار کلاں نے اس کی خوب توسیع فرمائی، کمرے بنوائے، اور اپنی دلآویز شخصیت تقدس مآبی، طہارت وپاکیزگی اور عفت وپاکدامنی سے خانقاہ کے جاہ وجلال اور اس کے تقدس ووقار میں خوب اضافہ فرمادیا۔

مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مخدوم المشائخ اس میدان میں تن وتنہا تھے۔ تبلیغی دورے، مدارس کے سالانہ جلسے، کانفرنسوں میں شرکت، مخدومی مشن کی اشاعت، مراسم سجادگی کی ادائیگی، عائلی وسماجی زندگی وغیرہا مصروفیات ومعمولات کے باعث آپ حسب منشاء اور خاطر خواہ خانقاہ میں تعمیرات نہ کرواسکے تھے تاہم جب شیخ اعظم سن رشد کو پہونچے تو اپنے والد کے عصائے پیری بنکر سامنے آئے اور سرکار کلاں کے حسب خواہش خانقاہ کی ترقی اور اس کی آبیاری کے لئے جانگسل محنت فرمائی۔ حیات مستعار کا ایک ایک لمحہ لگادیا، اس کی آبیاری اپنے خون جگر سے کیا۔ جس کے لئے رات کی نیند اور دن کا سکون غارت کردیا۔ ہند وبیرون ہند کی خاک پیمائی کی۔ عالم شباب سے لے کر بوڑھاپے کے احساسات تک کے ایک ایک سانس کو اپنی اور اپنی

اولاد کی رہائش گاہ کی تزئین وآرائش کے بجائے خانقاہ ومدرسہ کوعروج وارتقاء کے اعلیٰ منازل تک پہونچانے میں صرف کیا۔ چنانچہ ابھی بھی اس کے شواہد موجود ہیں کہ حضرت شیخ اعظم نے موسم گرما کی چلچلاتی دھوپ کی تمازت اور گرم ہوا کے جھونکوں میں، موسم سرما کی سرد بھری ہواؤں میں دن دن بھر کھڑے ہوکر اس کی تعمیر کروائی۔ اس کے لئے ٹانڈہ، اکبرپور، جلال پور، وغیرھا مضافات کی خستہ سڑکوں، نشیب وفراز راستوں کا سفر سائیکل، موٹر سائیکل اور ٹریکٹر جیسے دل ہلانے دینے والے سواری سے کیا، جسم وجان اور روح کی تکالیف شاقہ کو برداشت کرلیا، مگر خانقاہ ومدرسہ کے کاموں میں رکاوٹ نہ آنے دیا۔ مہینوں کے بعد جب طویل سفر سے جب بھی تشریف لائے اپنے اہل وعیال کی خیریت پرسی کے لئے پہلے مکان نہ گئے بلکہ سیدھے خانقاہ پہونچے اور خانقاہ ومدرسہ کی اچھی خیریت سنکر ہی حسب ہدایات سارے کاموں کو دیکھ کر ہی سکون کا سانس لیا۔ الغرض سفر ہو یا حضر، اساتذہ کی محفل ہو یا علماء کی انجمن، مریدوں کے جھرمٹ ہو یا گھر کا ماحول ہر جگہ، خانقاہ، خانقاہ وجامع اشرف، جامع اشرف ہی آپ کا وظیفہ رہتا ہے۔ یہ آپ ہی کے اخلاص، جذبہ صادقہ اور پیہم کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج خانقاہ اشرفیہ اور جامع اشرف اپنی عظمت وبلندی کے اوج ثریا پر ہے۔ حضرت محدث اعظم ہند اسی خانقاہ کے تعلق سے فرمایا ہے:

پیر و مرشد کی مقدس خانقاہ
بس یہی درگاہ ہے درگاہ عشق
کھل گئی سید حقیقت کھل گئی
یعنی حق آگاہ آگاہ عشق

حضرت مجاہد دوراں سید مظفر حسین نے فرمایا۔

مظفر خانقاہ عشق پہ کندہ ہے یہ مصرعہ
یہاں جو ہوش سے آتا ہے وہ بیگانہ آتا ہے

**تبلیغی دورے:** مشائخ کرام، بزرگان دین کی سیاحت وجہانگردی، تبلیغی دورے اور ان کی خاک پیمائی، خلق خدا کی نفع رسانی کے لئے ہوتی ہے۔ انسانیت کے فلاح وبہبود، جادۂ حق تک ان کی ہدایت ورہنمائی انکا مقصد حیات ہوتا ہے، خاصکر مسلمانوں کا جو طبقہ صراط مستقیم سے ہٹکر راہ اعتزال اختیار کرچکا ہے، روش جبر وقدر پر گامزن ہے یا متزلزل راہ پر قائم ہے یا صلح کلی کا قائل ہے ایسے گمراہوں کے لئے ان حضرات مشائخ کے بیعت وہدایت اور ان کی سیاحت جہانگردی بڑی موثر کارگر اور پائدار ثابت ہوئی ہے۔ ہندوپاک کا سرسری جائزہ لیجئے تو اس یقین تک پہونچنے میں دیر نہیں لگتی کہ ہندوپاک کی کثیر آبادی والے مردم خیز سرزمین پر سنیت کی جو بہاریں نظر آرہی ہیں اور میلاد واجتماع اور کانفرنسوں میں مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر دکھائی دیتا ہے وہ انہیں بزرگان دین کی نگاہ کیمیا کا اثر اور انکے تبلیغی دورے کے ثمرات ہیں یا پھر صاحب مزارات کے فیوض وبرکات اور رحمت وانوار کے نتائج حسنہ ہیں جنکے قدوم میمنت لزوم کی برکتوں سے ہندوپاک میں اسلام وسنیت کا ورود مسعود ہوا۔

شیخ اعظم بھی اپنے اسلاف کی اس روشن راہ پر گامزن نظر آتے ہیں چنانچہ آپنے زندگی کا طویل حصہ سیاحت وجہانگردی میں گذار دیا، آپ کی تبلیغ کا دائرہ کار ایشیا سے یورپ تک محیط ہے۔ ہندوستان کے یوپی، بہار، جھارکھنڈ، بنگال، مہاراشٹر، پنجاب میں آپ کی ذات سے سنیت کی بہت اشاعت ہوئی۔ اپنے روحانی کمالات اور علمی مواعظ کے ذریعہ وہابیوں کو مغلوب کیا۔

شیخ اعظم، حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی وحضرت مفتی حبیب الرحمٰن صاحب اشرفی وغیرہم علماء کرام کے ساتھ بہت سے مناظروں میں شریک ہوئے جب بھی وہابیوں نے پینترا بدلا، راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے تو حضرت نظامی صاحب وغیرہم علماء کرام فرماتے میاں! دلائل سے کام نہیں چلے گا۔ اپنے جد امجد

کی طرف توجہ کیجئے۔ شیخ فرماتے ہیں کہ میں توجہ کرتا بلکہ بعض اوقات مصلیٰ پر بیٹھ کر اپنے قبلہ وکعبہ مخدوم اشرف کے روضہ انور کی طرف متوجہ ہوکر فتح سنیت کی دعائیں کرتا کوئی نہ کوئی ایسا کیس ضرور سامنے آجاتا جسکی دوا میں ہی ہوا کرتا اس طرح لوگ دلائل سے نہیں مگر مخدوم پاک کی ادنیٰ توجہ سے مسحور، مجنون، شخص کے روبہ صحت ہونے کے سبب کمالات اولیا کے ضرور قائل ہو جاتے اور اہل سنت کی فتح ہو جاتی۔

غرض یہ کہ شیخ اعظم کی حیات کا یہ گوشہ بھی بڑا ہی تابناک ہے آپ کے تبلیغی دوروں سے سنیت کا زبردست کام ہوا ہے بہار، بنگال کے دیہی علاقوں میں جہاں پیدل چلنا بھی دشوار تھا۔ اب تک گاڑیاں مشکل سے پہونچ پاتی ہیں ان علاقوں میں آپنے پیدل، بیل گاڑیوں پر گھوم گھوم کر سنیت کی اشاعت فرمائی ہے۔ آج پورنیہ، کشنگنج اور کٹیہار کے بعض متعصب مولوی خواہ کچھ بھی بکواس کریں مگر وہ بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ انکے آباء واجداد کی سنیت حضور شیخ اعظم اور انکے گھرانے کی مرہون منت ہے۔

اظہار عقیدت کے مقدمہ میں لکھا ہے:

"بہار، بنگال، یوپی، مہاراشٹر، پنجاب اور ملک کے مختلف صوبوں میں آپکے تبلیغی دوروں سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ غلط عقائد سے تائب ہوکر سنیت میں داخل ہوئے ہیں بلکہ بہار کے بعض علاقوں میں سنیت کی اشاعت آپ کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے جس پر خاص طور پر پورنیہ، کشن گنج ومضافات کے برادران اہلسنت گواہ ہیں۔"

نقوش اشرفیہ کے مقدمہ میں آپ کی دینی وعلمی خدمات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"بانی جامع اشرف شیخ اعظم حضرت مولانا سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین سرکار کلاں زادعمرہ نے اپنے دور ولیعہدی اور زمانہ سجادگی میں دین وسنیت کی ایسی ایسی خدمتیں انجام دیں جنکو ہر آنے والا مؤرخ تاریخ کے سنہرے باب میں آب زر سے لکھنے میں فخر کریگا۔ خانقاہ اشرفیہ کا عروج وارتقاء، جامع اشرف جیسا دینی علمی شاہکار ادارہ، مسجد اعلیٰ حضرت اشرفی جیسی عبادت گاہ، اشرف حسین میوزیم جیسا تاریخی یادگار، نور العین پارک کا جاذب نظر منظر، قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے مزار پرانوار کے تعمیر کرانے کی سعادت اور اسلامیات کا سب سے بڑا گراں قدر علمی سرمایہ یعنی مختار اشرف لائبریری، آپ کی خدمات دینیہ اور مساعی جمیلہ کے وہ تابندہ اور زندہ جاوید کارنامے ہیں جو ہر زمانہ میں اپنے دیکھنے والوں سے خراج تحسین اور ہدیہ تبریک حاصل کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

☆☆☆☆☆☆

# شیخ اعظم کا علم حدیث میں مقام

مفتی عبدالخبیر مصباحی، صدر مفتی دارالعلوم مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف، مالدہ بنگال

خانوادہ اشرفیہ میں ہر دور میں علم وفضل کے حاملین پیدا ہوئے ہیں اور اپنے علم کی روشنی سے ظلمت کدۂ عالم کو بقعۂ نور بناتے رہے ہیں مگر قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین ہم شبیہ غوث اعظم اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ الحاج ابواحمد سید علی حسین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں اور انکے بعد اس خانوادہ میں حصول علم کا ایسا رجحان بڑھا کہ ہر گھر علوم وفنون کی انجمن ہو گیا اور بے شمار کہکشاں علم وحکمت پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں جنہوں نے دنیا کے بہت سے ممالک میں اپنی علمی کرنوں سے دین وسنیت کی روشنی پھیلائی اور کلمۂ اسلام کا بول بالا کیا انہیں میں سے صدر العلماء بانی جامع اشرف شیخ اعظم حضرت علامہ مولانا الشاہ الحاج سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کی شخصیت بھی ہے جن کی ولادت باسعادت ۱۳۵۵ھ کو ہوئی۔ مبارکپور کی مشہور درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ سے تعلیم حاصل کی اسکے بعد جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں مدرس ہو گئے گوکہ آپکی تدریسی خدمات بہت کم رہی مگر آپکے چشمۂ علم وعرفان سے علمی تشنگی بجھانے والے طلبہ آپکے بڑے مداح اور گرویدہ رہے۔ آپکو مختلف طریق سے سند علم حدیث حاصل ہے۔ والد محترم شیخ المشائخ حضور سیدی مرشدی مولانا الحاج سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی سرکار کلاں رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سند علم حدیث سے نوازا ہے۔ علم حدیث پر آپکی کوئی تالیف وتصنیف ہے یا نہیں اس کا علم راقم السطور کو نہیں ہے البتہ انکی مجلسی گفتگو اور خطبات سے عیاں ہے کہ انہیں علم حدیث پر کامل عبور حاصل ہے۔ رجال حدیث کے بارے میں بھی اللہ عزوجل نے وافر علم عطا فرمایا ہے۔

جامع اشرف میں ابتداء بخاری اور ختم بخاری کے موقع پر اس کا جلوہ دکھائی دیتا ہے۔ راقم السطور کو ابتداء بخاری کی کسی مجلس میں شرکت کرنے کا شرف تو حاصل نہ ہوا البتہ عرس مخدومی میں حاضری کے موقع پر ختم بخاری شریف میں شریک رہنے کا شرف ضرور ملا۔ جامع اشرف میں ختم بخاری کا پروگرام قابل دید ہوتا ہے۔ عالم ربانی مناظر لاثانی سید الشاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ابن اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے نام بابرکت سے موسوم وسیع و عریض "احمد اشرف ہال" کو دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے اسکے اونچے اور کشادہ اسٹیج پر اساتذہ کرام وعلماء ومشائخ کے نورانی چہرے مثل قمر چمکتے ہیں اس پر الیکٹرانک روشنی سونے پر سہاگا کا کام کرتی ہے۔ اس ختم بخاری کی مبارک مجلس میں جتنے سادات، علماء، فضلاء اور مشائخ موجود ہوتے ہیں شاید ہی کسی مدرسہ کی مجلس ختم بخاری شریف میں اس تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔ ان شمعان علوم نبوت کے پروانے اسٹیج کے سامنے والے حصہ میں شیخ اعظم کی تقریر دل پذیر پر جب شیفتہ وفریفتہ ہو کر نعرہائے تکبیر ورسالت سے داد و تحسین دیتے ہیں تو دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔

بخاری شریف کی آخری حدیث پاک پر شیخ اعظم جس انداز میں اپنا علمی جوہر بکھیرتے ہیں وہ ان ہی کا حصہ ہے۔ بخاری کی آخری حدیث یہ ہے:

﴿عن ابی هريره رضی الله عنه قال: قال النبی صلی الله عليه وسلم كلمتان حبيبتان الیٰ الرحمن، خفيفتان علی اللسان ثقيلتان فی الميزان: سبحان الله

وبحمده سبحان الله العظیم ﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دو کلمے ہیں جو رحمان کو محبوب ہیں زبان پر ہلکے ہیں میزان میں بھاری ہیں۔ اللہ کی پاکی ہے اس کی حمد کے ساتھ اللہ ہر عیب سے پاک ہے، عظمت والا ہے۔

نفس حدیث کی توضیح وتشریح اسکے نکات ومسائل کے بیان سے پہلے شیخ اعظم حدیث کی تعریف، اسکی ضرورت واہمیت پر گفتگو فرماتے ہیں، چنانچہ آپ نے اس موقع پر فرمایا تھا کہ رسول کریم ﷺ کی ہر بات وحی الٰہی ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے "وما ینطق عن الهوی ان هوا لاوحی یوحی" وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے جو کچھ بھی فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہوتی ہے۔ اب اس امین وصادق رسول نے اپنی باتوں میں جسے قرآن کہہ دیا قرآن ہے اور جسے حدیث کہہ دیا وہ حدیث ہے۔ لہٰذا قرآن وحدیث دونوں وحی الٰہی ہیں، شیخ اعظم کی اس لطیف بات کی تائید حضرت علامہ ملاجیون رحمۃ اللہ علیہ استاذ مغل شاہ اورنگ زیب عالمگیر کی اس عبارت سے ہوتی ہے۔ الوحی امامتلو وهو الکتاب اوغیره وهو السنة.

حدیث کی اہمیت وضرورت پر حاصل گفتگو فرمالینے کے بعد شیخ اعظم نے مذکورہ حدیث پاک پر ایسی دلنشین تقریر فرمائی تھی کہ اسٹیج پر رونق افروز علماء ومشائخ بھی عش عش کرنے لگے تھے۔ صفحات اور وقت کا دامن تنگ نہ ہوتا تو پوری تقریر قلم بند کرتا سردست لفظ سبحان اور لفظ حمد پر آپ نے جو کلام فرمایا تھا اس کا ایک منظر قارئین کی خدمت میں نذر ہے۔ شیخ اعظم فرماتے ہیں کہ سبحان تمام صفات سلبیہ کو عام ہے اس کا معنی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہر اس چیز سے پاک ہے جو اسکے شایان شان نہیں ہے۔ اور حمد تمام صفات ثبوتیہ کو عام ہے اسکا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر اس خوبی کا جامع ہے جو اسکی شایان شان ہے۔ لہٰذا ان الفاظ کا ورد کرنے والا اللہ عزوجل کی تمام صفات کا ورد کرتا ہے اسلئے یہ مختصر الفاظ ادائیگی میں خفیف ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ کو محبوب ہیں، کثرت ثواب کی وجہ سے میزان میں بھاری ہیں۔ لفظ سبحان کی تقدیم پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عارف کے لئے معرفت الٰہی کا پہلا زینہ صفات سلبیہ ہیں اور غیر اللہ سے قلب کا تخلیہ ہے۔ اور تخلیہ تجلیہ پر مقدم ہوتا ہے۔ گویا یہ الفاظ وحدت ومعرفت کا ساغر ہیں جن کے ذکر کے جام سے عارفین میں ایقان وعرفان کی سرمستی آتی ہے۔

شیخ اعظم مدظلہ العالی کی مذکورہ بالا تشریح حدیث سے سمجھا جا سکتا ہے کہ اللہ عزوجل نے انہیں علم حدیث میں کتنا بلند پایہ مقام عطا فرمایا ہے اور الفاظ کی گہرائی وگیرائی سے معانی حدیث کو سمجھنے کا کتنا بڑا ملکہ انہیں نصیب ہوا ہے۔ ذالک فضل الله یوتیه من یشاء.

☆☆☆☆☆

# مختار اشرف لائبریری اور شیخ اعظم
علماء اور دانشوروں کی نظر میں

مولانا جابر حسین اشرفی مختار اشرف لائبریری

مختار اشرف لائبریری شیخ اعظم مولانا سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ کا ایک شاہکار کارنامہ ہے۔ جس کی شہرت ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ بیرون ہند بھی ہے۔ مختار اشرف لائبریری میں ہمیشہ قارئین کی بھیڑ لگی رہتی ہے اس میں محقق، نقاد، اساتذہ اور مصنفین ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس لائبریری میں اب تک بے شمار دینی، سماجی، سیاسی اور ادبی شخصیات کی تشریف آوری ہو چکی ہے۔ ان میں سے اکثر لوگوں نے اپنے تاثرات بھی قلمبند بھی کئے ہیں۔ مختار اشرف لائبریری میں سیکڑوں حضرات کی تاثرات موجود ہیں۔ ہم ان میں سے چند لوگوں کے تاثرات کے اقتباسات کو شیخ اعظم پر خصوصی شمارہ کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ جن سے مختار اشرف لائبریری کی دور حاضر میں اہمیت و معنویت اور ساتھ ہی شیخ اعظم مولانا سید شاہ اظہار اشرف سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ سرکار کلاں کی اس سے والہانہ لگاؤ اور جوش و جذبہ کا بھی اندازہ ہوگا۔

## اشرف العلماء مولانا سید حامد اشرف اشرفی جیلانی:

عزیزی سید شاہ اظہار اشرف سلمہ نے خانوادہ حسنیہ سرکار کلاں میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں یقیناً وہ قابل ستائش و شکر ہے کہ عزیزی موصوف کی تربیت و نشو و نما سربراہ خانقاہ کی نگرانی میں ہوئی ہے انہوں نے وہ سب کچھ عطا کر دیا جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے، یقیناً وہ صحیح جانشین ہیں۔ احمد اشرف ہال کی تعمیر اپنے وقت کی سب سے اہم تعمیر ہے جس میں مختلف شعبہ جات ہیں سب سے اہم شعبہ مختار اشرف لائبریری ہے۔ جس کے اندر مختلف فنون کی کتابیں موجود ہیں جس سے ارباب علم بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

## مولانا سید سیف الدین فردوسی سجادہ نشین حضرت مخدوم جہاں بہار شریف:

میرے پاس وقت کی بیحد کمی ہے، گاڑی تیار ہے اور لکھنؤ کا سفر سامنے ہے اس لئے پورے طور پر لائبریری کو نہ دیکھ سکا بلکہ کتابوں کی ایک ہلکی سی جھلک دیکھی ہے ایک طائرانہ نظر نے یہی کہا۔ جب ابتدا ایسی ہے تو انتہا کیا ہوگی۔ تصور میں میری گنہگار نگاہیں اس کی ترقی علمی و تحقیقی کاموں کے وہ مناظر دیکھ رہی ہیں جس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو عروج اور مقبولیت حاصل ہوگی جس کو دنیا دیکھے گی اور یہ خدمت جلیلہ ضرور قرب خداوندی کا سبب ہوگی۔ کسی بھی چیز کی کامیابی کا راز اس کام کے کرنے والوں کے جذبۂ دل اور خلوص میں پوشیدہ ہے بلکہ اس لائبریری کے بام و در یہاں جمع ہو چکیں کتابیں اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ جو لوگ بالخصوص حضرت سید اظہار اشرف صاحب قبلہ دامت برکاتہم صاحب سجادہ اس کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر چکے ہیں۔ اس میں ان کا بے پناہ خلوص، شوق، لگن اور علمی ذوق شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشے۔

## شاہ شمیم الدین احمد منعمی سجادہ نشین منعم پاک پٹنہ:

.....بلاشبہ اس دور میں حضرت مولانا سید شاہ اظہار اشرف صاحب قبلہ کی کتب خانہ سے ایسی دلچسپی لائق ہزار تحسین و رشک ہے۔ اس لائبریری کی جو ابھی زیر ترتیب و تنظیم ہے سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ جملہ سہولیات و جدید آلات سے مزین ہوا چاہتی ہے اور علم و فن کے تمام شعبوں میں کتابوں کی آمد آمد ہے، کتابیں معیاری اور اہم ہیں، ہمیں امید ہے کہ یہ ادارہ اپنے تمام شعبہ جات کے ساتھ ضرور ترقی کرے گا کیونکہ یہاں کے اسٹاف بڑے مخلص متین با اخلاق اور ایماندار ہیں......

## علماء مبارک پور:

.....مختار اشرف لائبریری دیکھ کر دیکھتا ہی رہ گیا۔ یہاں کا حسین منظر اور لائبریری کی خوبصورت جدید طرز کی عمارت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے......لائبریری کا حسن انتظام، مطالعہ روم اور کتابوں کا ذخیرہ دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ موجودہ لائبریریوں میں اسے ایک انفرادی مقام حاصل ہے۔ کسی بھی لائبریری کی اہمیت عموماً قلمی اور نوادر نسخوں سے ہوتی ہے مختار اشرف لائبریری میں کافی مخطوطات اور قلمی نسخے موجود ہیں۔ مولیٰ عزوجل.........
اس کے بانی حضرت علامہ سید اظہار اشرف صاحب قبلہ زید مجدہم کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔

مولانا معراج القادری
مولانا اختر کمال قادری
مولانا نفیس احمد مصباحی
مولانا محمد نسیم مصباحی وغیرہم

## مولانا سید شاہ کلیم اشرف اشرفی جیلانی جائسی:

......خانقاہ اشرفیہ سرکار کلاں میں قیام کے دوران آج ۱۲/جون کو لائبریری دیکھی۔ مولانا (محمد جابر حسین اشرفی) نے تفصیلات بتائیں اور ساری کتابیں دکھائیں۔ شاندار اور بے مثل ذخیرہ ہے جو بانی جامع اشرف حضرت علامہ الحاج سید محمد اظہار اشرف کے جوش فراواں کا آئینہ دار ہے۔

## علماء بریلی شریف:

آج بتاریخ ۲/جمادی الاخرہ ۱۴۲۵ھ آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ عرصۂ دراز سے مختار اشرف لائبریری دیکھنے کا اشتیاق تھا۔ آج یہ آرزو پوری ہوئی اور ہم نے لائبریری کا حسن انتظام دیکھا۔ ماشاء اللہ بہت خوب پایا۔ ہر فن کی کتابوں کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ نہایت سلیقہ سے کتابوں کو سجایا گیا ہے۔ کتابوں کی فہرست، رجسٹر، کیٹلاگ خوبصورتی کے ساتھ مرتب کئے گئے ہیں۔ جو حضرات منتظمین کی عمدہ صلاحیت اور حسن کارکردگی کی علامت ہے۔ چند سال کے عرصہ میں یہ حیرت انگیز ترقی حضرت صاحب سجادہ سرکار کلاں کی علم و ادب اور مسلک و مذہب کی اشاعتی کارگزاریوں کا آئینہ دار ہے۔

## مولانا قمر الزماں اعظمی سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن:

آج مخدوم سمناں علیہ الرحمۃ والرضوان کے عرس پاک کی تقریب میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ جامع اشرف، مختار اشرف لائبریری اور اشرف حسین میوزیم کی زیارت اور تفصیلی معائنے کا شرف حاصل ہوا۔ کچھوچھہ مقدسہ میں ان اداروں کو دیکھ کر بے پایاں مسرت ہوئی۔ خانقاہ اور درسگاہ کے اس عظیم رشتے کے احیاء کی کامیاب ترین سعی پر میں حضور صاحب سجادہ کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ یقیناً اس طرح وہ دینی مساعی جمیلہ سے حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ اور سرکار کلاں علیہ الرحمہ کے خوابوں کی تکمیل کر رہے ہیں اور علم کی وراثت کو آئندہ نسلوں تک منتقل کرنے کے لئے انتہائی عزم اور حوصلے سے کام لے رہے ہیں۔

## مولانا شاہد رضا نعیمی اشرفی سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن (برطانیہ)

.....حضرت قائد ملت علامہ مولانا سید محمود اشرف صاحب قبلہ مدظلہ ولی عہد آستانہ اشرفیہ سرکار کلاں کی معیت میں مختار اشرف لائبریری میں حاضری کا موقع ملا۔ کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ دیکھ کر بیحد خوشی ہوئی کہ روحانی فیوض کی تقسیم کے ساتھ ساتھ یہاں علم وآگہی کا ایک سرچشمہ بھی موجود ہے۔ رب کریم اس لائبریری کو اہل دانش کے لئے مرکز تحقیق وتالیف بنائے اور اس ذخیرۂ علمی سے سارا زمانہ مستفید ہوتا رہے۔

## مفتی محمد ایوب اشرفی نعیمی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مرادآباد:

.....خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں اور اس کا شاہکار جامع اشرف ہر دن انواع واقسام کی ترقیوں کی راہ پر گامزن ہو رہا ہے بالخصوص لائبریری کو کافی دیر تک دیکھنے کے بعد یہ تاثر قائم ہوا کہ حضرت علامہ الحاج الشاہ سید محمد اظہار اشرف صاحب مدظلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ و بانی جامع اشرف کو ان دونوں پر عشق کا مقام حاصل ہے۔ ہر شعبہ کا ارتقاء اپنی بے مثالی کی شہادت دے رہا ہے......میری دعا ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ حضرت کی عمر اقدس میں بے انتہا برکتیں عطا فرمائے۔

## علامہ عبدالحکیم شرف قادری (لاہور پاکستان):

.....جامع اشرف، احمد اشرف ہال اور جامعہ کی عظیم لائبریری کی زیارت سے اتنی مسرت حاصل ہوئی جسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ جامعہ کے اساتذہ سے ملاقات بھی ایک یادگار کی حیثیت رکھتی ہے۔

اللہ کرے کہ اہل سنت وجماعت، اولیاء کرام کو ماننے والے باہمی اختلافات کو مٹا کر متحد ہو جائیں تو آج بھی دین ومسلک کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

## مولانا خواجہ مظفر حسین ومولانا اسید الحق عاصم القادری:

.....احمد اشرف ہال، مختار اشرف لائبریری اور اشرف حسین میوزیم کی زیارت ہوئی یہ ساری چیزیں صاحب سجادہ اور ان کے صاحبزادگان کے اعلیٰ علمی اور جمالیاتی ذوق کی غماز ہیں حسن تعمیر اور حسن انتظام دیکھ کر بے ساختہ زبان پر یہ شعر جاری ہوگیا

زفرق تابقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

## پروفیسر ملک زادہ منظور احمد صدر اردو اکیڈمی:

کتب خانہ کسی معاشرے کے مہذب ہونے کا اشاریہ ہوتے ہیں۔ مجھے بیحد مسرت ہوئی کہ مختار اشرف لائبریری میں منقولات ومعقولات کا ایک گرانقدر ذخیرہ موجود ہے۔ تلاش و تحقیق، جستجو وآرزو کی کوئی منزل آخری نہیں ہوتی۔ یہ کتب خانہ علم و دانش کے لئے ایک لازوال نعمت ہے جو مستقبل میں بھی ہماری نسلوں کی رہنمائی کریگا اور ماضی وحال کے سرمائے سے ان کی تہذیبی روایت میں اضافہ کرے گا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔

## ڈاکٹر آفاق فاخری:

آج مختار اشرف لائبریری کے ذخیرۂ کتب، نوادرات و مخطوطات کے علاوہ تدریسی شعبہ خصوصاً میوزیم اور کمپیوٹر وغیرہ کو دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ علمی، ادبی، دینی اور عصری دانش گاہ ملت اسلامیہ کی آئندہ نسلوں کے لئے ایک خوشگوار اور سودمند سرمایہ تصور کیا جائیگا۔

## پروفیسر اختر الواسع ڈائریکٹر، ڈاکٹر ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی:

اس متبرک خانقاہ میں حاضری میرے لئے عین سعادت

ہے پھر اس پر مستزاد احاطۂ خانقاہ میں جو غیر معمولی علمی و دینی سرگرمیاں جاری وساری ہیں۔ اس نے اسلاف کی یاد دلادی۔

## مولانا سید کلب جواد (مشہور شیعہ عالم دین):

اس حقیر کو لائبریری میں حاضری کا موقع ملا۔ ماشاء اللہ کتابوں کا ذخیرہ بہت قیمتی ہے۔ شہر سے دور اس علاقہ میں کتابوں کے اتنے عظیم ذخیرہ کو جمع کرنا اور ان کی مناسب دیکھ بھال کرنا ایک بڑا کارنامہ ہے............

## مولانا عبدالمبین نعمانی چریاکوٹ:

مختار اشرف لائبریری دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ حسن انتظام کتابوں کی کثرت اور لائبریری کی وسعت دیکھ کر بے پناہ مسرت ہوئی۔ دوسرے دارالعلوم اور عربی مدارس کے لئے یہ لائبریری درس عبرت ہے۔ بالعموم مدارس لائبریری کی طرف کم توجہ دیتے ہیں ایسے میں جامع اشرف کا یہ بے مثال اہتمام قابل تقلید ہے۔

## ڈاکٹر سید علیم اشرف جائسی شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ:

مختار اشرف لائبریری کی زیارت ہوئی میں نے اس لائبریری کو قیمتی کتابوں سے پُر پایا۔ بے شک اس لائبریری کا قیام جامعہ اشرف کی تاریخ میں ایک نقطۂ انقلاب سے تعبیر کیا جائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے قائم کرنے والوں کو نیک بدلہ دیگا۔ (عربی سے ترجمہ)

## جناب ظفریاب جیلانی (ایڈوکیٹ، لکھنؤ):

آج صبح لائبریری دیکھنے پر بیحد مسرت ہوئی کیونکہ لائبریری نہ صرف اچھی کتابوں سے مالا مال ہے بلکہ بہت سی نادر اور قیمتی کتابوں کو بھی رکھتی ہے۔ لائبریری قائم کرنے اور اس کا نظم کرنے والوں کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے......

## جناب سید قمر الدین اشرف علی گڑھ مسلم یونیورسٹی:

مجھے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی مولانا آزاد لائبریری میں ایک عرصہ تک کام کرنے کا موقع ملا ہے میں اپنی ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ "مختار اشرف لائبریری" اسلامیات کا ایک بحر بیکراں ہے۔ جس سے طالبان علم ہر طرح سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

## مولانا مفتی شمس الدین احمد بہرائچی:

......مختار اشرف لائبریری دیکھنے کے لئے لائبریری ہال میں داخل ہوا اور اس میں کتابوں کا عظیم ذخیرہ وحسن انتظام دیکھ کر بیحد مسرور ہوا۔ حضرت شیخ اعظم مولانا سید شاہ اظہار اشرف صاحب قبلہ سجادہ نشین صد مبارکباد کے قابل ہیں۔

## جناب خوشتر نورانی ایڈیٹر جام نور:

مختار اشرف لائبریری کی زیارت سے مشرف ہوا۔ لائبریری کی نوادر کتابیں، لائبریری کا نظم ونسق اور کتابوں کی تئیں انتظامیہ کی دلچسپی کو دیکھ کر بے ساختہ دعائیں نکلیں۔ آج لائبریری کو دیکھنے کے بعد میں مدارس کا لائبریری کے تئیں بدذوقی اور عدم دلچسپی پر اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان میں اہلسنت کے جتنے بھی دینی ادارے میں لائبریری ہیں ان میں مختار اشرف لائبریری اپنی مثال آپ ہے۔ اگر اہلسنت کے مدارس میں اسی پائے کی لائبریری کا وجود ہوتا گیا تو ایک روشن صبح ہمارا انتظار کررہی ہے۔

## مولانا ذاکر القادری پرنسپل دارالعلوم المصطفیٰ ٹرسٹ (پاکستان):

......مولانا جابر حسین اشرفی صاحب نے مختار اشرف لائبریری میں موجود کتابوں کی زیارت کرائی جس میں نایاب اور نادر کتابوں کا بھی ایک بہت بڑا قابل ذکر ذخیرہ موجود ہے۔

لائبریری کی کتب، لائبریرین کی سلیقہ مندی اور نادر ونایاب نسخے دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہو اٹھی۔ حضرت مولانا جابر حسین صاحب نے بتایا کہ یہ لائبریری حضور شیخ اعظم مدظلہ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ ماشاء اللہ حضرت شیخ اعظم نے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے جو وقت کی ضرورت تھی۔ اہلسنت وجماعت کے علماء ومشائخ کے لئے آپ کی یہ کاوش یقیناً قابل تقلید ہے.....میں دل کی گہرائیوں سے دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شہزادۂ غوث العالم حضرت علامہ مفتی سید محمد اظہار اشرف صاحب سجادہ نشین اشرفیہ کا سایہ ہم اہلسنت و الجماعت پر تادیر قائم رہے۔

### مولانا بدر عالم مصباحی استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور:

آج بتاریخ ۲۷ر رجب ۱۴۲۴ھ کچھوچھہ مقدسہ حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ تو شوق ہوا کہ مختار اشرف لائبریری کی زیارت کی سعادت بھی حاصل کروں۔ قریب ۱۱ر بجے دن میں لائبریری میں حاضری ہوئی۔ کتابوں کے قیمتی ذخیرے دیکھ کر بے پناہ مسرت ہوئی۔ نادر ونایاب قلمی نسخوں کی بھی زیارت ہوئی۔ مختلف علوم وفنون میں اسلامی جواہر پارے دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہوگئی۔

حسن انتظام دیکھ کر ناظم لائبریری کے لئے بھی دل سے دعائیں نکلیں۔ بلاشبہ کچھوچھہ مقدسہ میں اتنی عظیم الشان لائبریری قائم فرما کر خانوادۂ سرکار کلاں نے اپنی علم دوستی کا جہاں حق ادا فرمایا وہیں علم اور علم کے شائقین پر احسان عظیم بھی۔

### مفتی اختر حسین قادری دارالعلوم علیمیہ جمد اشاہی:

مختار اشرف لائبریری دیکھنے کو ملی، کتابوں کی فراہمی جس ذوق وشوق سے کی جارہی ہے یقیناً یہ قدم بہت بہتر اور تمام اہلسنت کے لئے خوش آئند ہے۔ حسن ترتیب وانتظام سے بڑی مسرت ہوئی۔

### جناب ماتا پرساد سابق گورنر اروناچل پردیش:

آج حضرت مخدوم اشرف کی لائبریری (مختار اشرف لائبریری) میں آکر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ یہاں کی لائبریری میں جو کتابیں ہیں وہ قیمتی اور بہت ہی نایاب ہیں۔ میں اس کی دینوں دن ترقی کے لئے اپنی دعائیں دیتا ہوں۔

### جناب سید امین اشرف سابق انگلش ریڈر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی:

مختار اشرف لائبریری حضرت مولانا سید اظہار اشرف کی مساعی جمیلہ اور حضرت کے آباؤ اجداد کے روحانی فیضان کا ثمرہ ہے.....ابھی باقاعدہ طور پر لائبریری اپنے شباب کمال تک نہیں پہونچی ہے، محض آغاز ہے۔ مگر لائبریری کو ایک ہی نظر میں دیکھنے سے ہر پڑھا لکھا تعلیم یافتہ انسان متاثر ہوتا ہے۔ شاندار بلڈنگ، نادر کتابوں کا ذخیرہ، لائبریری کے اسٹاف کا جوش اور ولولہ، ہر طرح کی مادی سہولت، کام کرنے کی آسانی، یہاں تک کہ Xerox کا انتظام، یہ تمام چیزیں ایسی ہیں جو مجموعی طور پر لائبریری کو انفرادیت عطا کرتی ہیں۔

ایک خصوصیت اس کتب خانہ کی یہ ہے کہ "EMPHASIS" یعنی زور اسلامیات پر ہے اور مخدوم زادے سے اسی امر کی توقع بھی کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ کتابوں کی تعداد اور ان کی Quality دونوں سے یہ امر مترشح ہے کہ نہ صرف ایشیا اور یورپ بلکہ یہ دنیا کی ایک عظیم الشان لائبریری ہے۔ اس حد تک جہاں تک کہ اسلامی علوم وفنون کا تعلق ہے۔

میرا تعلق چونکہ ایک یونیورسٹی سے رہا ہے اس لئے میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ اگر مقابلہ کیا جائے تو کسی بھی یونیورسٹی میں اسلامی علوم وفنون پر ریسرچ کرنے والوں کے لئے ایسی بیش قیمت کتابیں نہیں مل سکتیں۔

### مولانا آل مصطفیٰ مصباحی:

......مختار اشرف لائبریری دیکھ کر جو شادمانی ہوئی وہ حد بیان سے باہر ہے۔ لائبریری کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ اب علمی تحقیق وفنی

تدقیق کے لئے ہمارے یہاں خاطر خواہ انتظام ہو رہا ہے......

**ڈاکٹر سید مظاہر اشرف چیف ایڈیٹر ماہنامہ آستانہ کراچی:**

آج مختار اشرف لائبریری کے اجمالی معائنہ کا موقع ملا، دل کو سکون اور آنکھوں کو ٹھنڈک محسوس ہوئی کہ آج کے اس پرآشوب دور میں جبکہ علمی ذوق کا فقدان عام ہے۔ حضرت شیخ اعظم علامہ مولانا سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین سرکار کلاں کے ذوق وشوق اور قلبی لگاؤ نے مختار اشرف لائبریری کو وہ علمی حسن عطا فرمایا ہے کہ جس کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ یوں تو بہت سارے کتب خانے ہوتے ہیں لیکن حضرت شیخ اعظم کے کام کرنے کا انداز اس قدر والہانہ ہے کہ صرف کتب کی حد تک ہی محدود نہیں بلکہ اب تو کمپیوٹری دور میں یہ لائبریری داخل ہوگئی۔ تعمیرات کا سہرا تو ان کے سر ہی ہے لیکن ایک اور چیز نے بہت متاثر کیا وہ اکابرین کے نوادرات کا میوزیم ہے جس میں بہت سلیقے سے تمام تبرکات کو سجایا گیا ہے اور ہر ایک کی اپنی حیثیت مسلم ہے۔ حضرت شیخ اعظم ہمہ وقت خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ ان کی زندگی میں برکت عطا فرمائے اور ان کے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ ان کا سایہ تادیر ہم سب کے سروں پر قائم رکھے۔

**ڈاکٹر محمد عاصم:**

آج ناچیز نے جب مختار اشرف لائبریری کی زیارت کا شرف حاصل کیا تو دل باغ باغ ہو گیا کہ اہم اور نادر کتابوں کا ایک وسیع ذخیرہ یکجا کیا گیا ہے اور جسے لائبریری کے جدید اصولوں کے مطابق مرتب کیا گیا ہے...... جلد ہی یہ لائبریری ہندوستان کی عظیم لائبریریوں میں شمار ہوگی۔

**شیخ احمد بن صالح احمد بافیاضی یمنی امام مسجد بلال مدینہ منورہ:**

میں نے توفیق الٰہی سے کچھوچھہ مقدسہ کی زیارت کی جو ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش میں واقع ہے۔ (حکیم) احمد حسن کوثر اور شیخ عبدالستار میرے ہمراہ تھے۔ ہم نے یہاں ایک بڑا علمی ادارہ پایا جس میں مسجد، لائبریری اور ایک اسلامی مدرسہ قائم ہے۔ جس میں تمام علوم دینیہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مجھے اس وقت بہت خوشی ہوئی اور میرے دل کو ٹھنڈک پہونچی جب میں نے اس عمارت کو دیکھا۔ میری خوشی دوبالا ہوگئی جب ادارہ کے طلبہ اور اساتذہ نے میرا استقبال کیا۔ یہ ادارہ ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں سرگرم عمل ہے۔ میں نے یہاں ہالینڈ کے طالب علم کو بھی دیکھا یہ بہت اچھی بات ہے کہ یہ مدرسہ بیرون ہندوستان کے بھی طلبہ کو مستفید کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعاء ہے کہ یہ عظیم ادارہ ہمیشہ خدمت اسلام کرتا رہے۔

☆☆☆☆☆☆

شیخ اعظم اور

# غوث العالم سوسائٹی

علامہ سید واقف علی اشرفی ،محلہ سادات سید پور بدایوں شریف

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو شعور وآگہی بخشی اور نظر وفکر کی صلاحیتوں سے نواز کر جمیع حیوانات سے ممتاز فرمایا جس کی بدولت انسان ایک شی کو دیکھ کر دوسری شی کا علم حاصل کیا کرتا ہے۔ زمانہ موجودہ کے حالات وواقعات کو سامنے رکھ کر مستقبل کے خطرات ومہمات کو تاڑ لینا اسی نظر وفکر کی کرشمہ سازی ہے۔ حال میں رونما ہونے والے حادثات کے ذریعہ زمانہ گذشتہ میں وقوع پذیر خطاؤں کا علم اسی کی دین ہے۔ نیز ''تدبر وفراست'' جیسی عظیم نعمتوں سے بہرہ ور فرمایا تاکہ انسان آئندہ خطرات کو صرف محسوس ہی نہ کرے، مستقبل کے اندیشوں سے باخبر ہوکر بے دست وپا تڑپتا نہ رہے بلکہ تدبر وفراست کی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور اندیشہائے فردا سے محفوظ ومامون رہنے کا کوئی نیا طریقہ پیدا کرے ''حال'' کی تباہی وزبوں حالی میں غور وفکر کر کے اس کے دواعی تلاش کرے اور مفکرانہ قوتوں کا استعمال کر کے کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کرے جس سے ماضی میں واقع ہونے والی خطاؤں کی تلافی ہوجائے۔ جب ہر طرف خطرات کے سیاہ بادل چھا جائیں اور یہ ہلاکت ونقصان کے دہانہ پر کھڑا ہو تو کف افسوس ملنے کے بجائے میدان عمل میں کوئی ایسا قدم اٹھائے جو ان حالات میں انقلاب برپا کردے۔

مزید یہ کہ ان توانائیوں اور قوتوں پہ استعداد رکھی کہ جس قدر ان کو استعمال کیا جائے اتنا ہی اضافہ ہوتا رہے، غرض یہ کہ نظر وفکر، تدبر وفراست اور جذبات وقوت ارادی کی بیکراں صلاحیتوں کا امین ایک محسوس ومحدود پیکر انسان کو بنایا اور اس کو اپنی غیر محدود ذات کا مظہر بنایا۔

یوں تو شعور وآگہی، حکمت ودانائی، فکر وبصیرت اور تدبر وفراست کی دولتیں ہر عام وخاص میں ودیعت کی جاتی ہیں لیکن ان کا صحیح استعمال اور ان کی صلاحیتوں کی افزائش وترقی درحقیقت من جانب اللہ ہوا کرتی ہے اگرچہ انسان کا بھی اس میں کسی حد تک دخل ہوتا ہے مگر عموماً ان صلاحیتوں کا استعمال صحیح طور پر نہیں ہو پاتا، ان کی افزائش وپرورش کے حقوق پوری طرح ادا نہیں کئے جاتے اور یہ لامتناہی استعداد رکھنے والی قوتیں محدود سے محدود تر اور جامد وبے اثر ہوکر رہ جاتی ہیں ارباب علم ودانش اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ دور حاضر جو ہمارے لئے نہایت ہی صبر آزما اور حوصلہ شکن ہے جس میں ہمارے لئے امتحان ہی امتحان اور آزمائشیں ہی آزمائشیں ہیں، بجائے عروج وکمال کے پستی وزوال ہمارا مقدر بن چکا ہے۔ ہر آنے والا دن صبح جانفزا لیکر طلوع نہیں ہوتا بلکہ رنگین شام کی سرخیوں، رات کے تاریک سناٹوں اور خوفناک سایوں کی خبر لیکر آتا ہے اس دور میں ہمیں ایک بلند حوصلہ اور تدبر وتفکر کے پیکر کی کتنی سخت ضرورت ہے پھر بھی ہمیں اتنی فرصت نہیں ہے کہ ہم زوال وپستی کے اسباب وعلل تلاش کر کے ان کے خاتمہ کا عزم کریں ان وجوہات کا پتہ لگا کر سطح وجود سے ان کو ناپید کردیں اور انقلابی دعوت وتحریک کا بیڑا اٹھائیں لیکن ہم اس دور میں بھی نفسی نفسی کے عالم میں زندگی گزار رہے ہیں۔ کوئی

موت وحیات کی کشمکش میں قوت لایموت کے حصول میں مصروف ہے تو کوئی تمام طرح کے عیش وعشرت کے باوجود دنیا کی رسہ کشی میں گرفتار ہے، کوئی ذاتی مسائل کو حل کرنے کے لئے سر بگریباں ہے تو کوئی مستقبل کی ان مشکلات کے تصور سے بیقرار و بے چین ہے جو اسکو نہیں بلکہ اس کی اولاد کو درپیش ہونے والی ہیں، کوئی لب سڑک فرش خاکی پہ لیٹ کر کچی کوٹھری بنانے کا منصوبہ تیار کر رہا ہے تو کوئی عالی شان محل میں ہوتے ہوئے بھی تخت بلقیس کو حاصل کرنے کی فکر میں ہے، کوئی مسائل ومصائب سے تنگ آکر موت کو گلے لگا رہا ہے تو کوئی اپنی تمام عمر کے بیش قیمت روز وشب کو مسائل ومشکلات سے جوجھتا ہوا گذار کر جا رہا ہے اس پر آشوب دور میں کسی ایسی ذات کا وجود جو ذاتی وخاندانی مسائل کو برطرف کر کے ملت اسلامیہ کو درپیش مسائل کے لئے سر بگریباں ہو اور دوسروں کو بھی اس جانب متوجہ کر کے ارباب حل وعقد کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھے، جو اپنے لئے تخت بلقیس کو حاصل کرنے کی فکر میں نہ ہو بلکہ اس انحطاطی دور میں بھی اہل اسلام کو ان کے عالی منصب اور مسند زریں پر بٹھانے کی ماحول سازی میں مصروف ہو یقیناً ایک عظیم نعمت ہے۔

حضرت شیخ اعظم صاحب مدظلہ العالی نے اولاد کا مستقبل خوب سے خوب تر بنانے کی کاوشیں نہیں کیں بلکہ اہل اسلام کے مستقبل سنوارنے کی فکر میں سرگرم عمل رہے۔ آپ نے اپنی تمام تر کوششیں اپنے مستقبل کو سنہرا کرنے میں صرف نہیں کیں بلکہ ملت اسلامیہ کے مستقبل کو زریں بنانے میں صرف کیں ایسے وقت میں آپ کی یہ کدو کاوش آب زر سے لکھے جانے کا حق رکھتی ہے۔

چونکہ آپ کے 'تدبر وفراست' پر مومن کامل کی نظروں کا سایہ تھا بچپن ہی سے آپ نے فراست ایمانی کے جلووں کو دیکھا اور سمجھا تھا اور آپ کے تفکر وتدبر کو ایک مسلم الثبوت مفکر نے پروان چڑھایا تھا اس لئے آپ کو تدبر وفراست کی صلاحیتوں اور تفکر وبصیرت کو کمال تک پہونچانے کا خاصا موقع میسر آیا اور اس مرد کامل کے فیضان نظر سے ان بیش قیمت جواہر میں روز بروز نکھار آتا چلا گیا پھر جب آپ کے کاندھوں پر ذمہ داریاں آئیں تو آپ نے میدان عمل میں قدم رکھا اور دور حاضر میں مسلمانوں کی خستہ حالی میں رور بروز ہوتا اضافہ دیکھا تو برملا اپنی نظر وفکر کا استعمال کرتے ہوئے نقصان وزوال کے اسباب ودواعی کو تلاش کیا پھر فراست وتدبر کو بروئے کار لائے اور ایسے عملی اقدام کی فکر کی جو تلافی مافات کر دے نیز قوم مسلم کی بے راہ روی وبے اعتنائی کو قریب سے ملاحظہ فرمایا اور مستقبل میں عالم اسلام پر طاری ہونے والے خوف ودہشت کے سایوں سے باخبر ہو گئے لہذا آپ نے اپنی ان صلاحیتوں کا اظہار فرمایا جن کی تربیت وافزائش ایک ولی کامل نے کی تھی جن کو مومن کامل کی فراست کے سایہ میں جوان ہونے کا موقع نصیب ہوا تھا اور آئندہ کل رونما ہونے والے خطرات کے دفاع کے لئے عملی اقدام کئے چنانچہ آپ نے جامع اشرف کا قیام فرمایا اور اسکو خون جگر سے سینچکر پروان چڑھایا۔

آج یہ ادارہ اہل سنت وجماعت میں ایک عظیم دینی درسگاہ کی حیثیت سے مشہور ومتعارف ہے۔ جہاں سینکڑوں تشنگان علم نبویہ اپنی اپنی پیاس بجھاتے ہیں اور علوم وفنون سے مسلح ہو کر حالات سے نبرد آزما ہونے اور انقلاب برپا کرنے کی تیاریاں کرتے ہیں.

مگر اس ادارہ کے قیام کے بعد بھی شیخ اعظم کی فراست نے ایک خلا محسوس کیا کہ درسگاہ کتنی بھی مشہور ومتعارف ہو لیکن اس کا دائرۂ کار محدود ہوا کرتا ہے اور ملت اسلامیہ کا زوال جس طرح روز افزوں ہے عالمی پیمانے پر اسلام کے وجود پر خطرات کے سائے جس تیزی کے ساتھ بڑھ رہے ہیں ان کو مٹانے کے لئے اور حالات میں انقلاب لانے کے لئے اس دینی درسگاہ کے ساتھ

ساتھ ایک ایسا ادارہ بھی از حد ضروری ہے جس کے دائرہ کار میں اتنی وسعتیں ہوں کہ اس کے دامن کے سایہ میں دینی، علمی، ملی اور صلاحی وفلاحی کام ملکی سطح پر کئے جاسکیں جس کے ذریعہ دور حاضر کے حالات اور تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اہل اسلام کے دینی وملی اور سیاسی وسماجی مسائل کا حل کیا جاسکے۔ یہ ادارہ جہاں اپنے دامن میں علمی درسگاہوں کے تابندہ ستارہ رکھتا ہو وہیں اسلامی تحقیقات کے لئے ایک درخشاں آفتاب بھی جس کے ذریعہ اسلامی تعلیمات کی اشاعت بھی ہوسکے تو مسلمانوں کو متحد ومنظم کرنے کی کوشش بھی۔

حضرت شیخ اعظم صاحب قبلہ نے اس لائحہ عمل کو مکمل کرنے کے لئے اپنے دوسرے شہزادے کو میدان عمل میں اتارا، جن کی نظر میں دینی درسگاہوں کے علاوہ کالج ویونیورسٹی کے حالات بھی ہیں جنھوں نے مدارس کے اندر رہکر وہاں کا معاشرہ دیکھا ہوا ور مدارس کے وجود پر منڈلانے والے خطرات کے بادلوں کا بغور مطالعہ بھی کیا ہے جن کی نظر میں سیاسیات وسماجیات بھی ہیں اور معاشیات بھی۔ جو جذبہ ہمدردی سے سرشار بھی ہیں اور قربانی وایثار سے لبریز بھی تاکہ اس ادارہ کے مقاصد کو بحسن وخوبی حاصل کیا جاسکے۔ جن کو آج ارباب عقیدت واہل اسلام اشرف ملت حضرت سید محمد اشرف میاں صاحب قبلہ کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ وہ شخصیت ہے کہ اولیں ملاقات میں تو خود میں بھی حیران ہوگیا کیونکہ جو تصور ذہن وخیال میں تھا یہ اس تصور سے بالکل الگ معلوم ہوئے ان کے افکار ونظریات بالکل متفرق اور فکر کا محور سب سے مختلف پایا ایک مختصر نشست وگفتگو کے بعد آپ کے ایثار ودردمندی اور خیر خواہانہ جذبات کا میں معترف ہوگیا۔

خلاصہ یہ کہ اس ادارہ کے لئے جس کا عملی خاکہ حضرت شیخ اعظم صاحب قبلہ مدظلہ نے تیار کیا تھا یہ شخصیت بالکل موزوں ومناسب تھی اور کیوں نہ ہو کہ آپ خود فرماتے ہیں، ''شیخ اعظم نے مجھ جیسے گونگے کو صرف اسٹیج پر کھڑا ہی نہیں کیا بلکہ بولنے کی صلاحیت بھی عطا فرمائیں۔'' اب اس میں کوئی تردد نہیں رہ جاتا کہ آپ کی تمام تر مفکرانہ ومدبرانہ صلاحیتیں اور ان کا عروج وکمال آپ کے والد گرامی کی دعائے صبح گاہی کا نتیجہ ہیں یہ شیخ اعظم صاحب قبلہ مدظلہ العالی کا خلوص ہی ہے جس نے آپ کو ایک انقلاب آفریں شخصیت بنادیا اور ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد سب سے پہلے آپ نے ماضی کے واقعات کو بغور پڑھا ''حال'' کے تقاضوں کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کی پھر اس نئے راستے کی پیچیدگیوں اور نشیب وفراز پر نظر رکھتے ہوئے قدم بڑھائے اور اپنے والد بزرگوار کی دیرینہ خواہشوں کو پورا کرنے کا بیڑا اٹھالیا اور درج ذیل اغراض ومقاصد کے تحت 'غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی' کے نام سے ایک ملک گیر تحریک شروع کی تاکہ ان مقاصد کو حاصل کریں جن کے لئے شیخ اعظم نے آپ کا انتخاب فرمایا ہے۔

☆ دور حاضر کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے جدید انداز میں اسلامی مسائل وحادثات پر تحقیق۔

☆ مسلمانوں میں سائنسی علوم کی رغبت اور اسلامی علوم کے تناظر میں اسکو سمجھنے، سمجھانے اور برتنے کی تحریک پیدا کرنا۔

☆ صوفیائے کرام کے نظام ہدایت کو عام کرنا اور اصلاح امت کے لئے اسکو بروئے کار لانا۔

☆ نوجوانان اسلام کو دینی تعلیم کی ترغیب اور ان میں جوش عمل پیدا کر کے ان کے ذریعہ معاشرہ کی اصلاح کرنا۔

☆ مسلمانوں کے دینی، روحانی، علمی، اخلاقی اور سماجی اقدار کا تحفظ۔

☆ بلاتفریق ہر فکری خیمہ میں حق کی آواز پہونچانا۔

چونکہ اس تحریک کو شیخ اعظم کی سر پرستی کا شرف حاصل ہے بلکہ اس منصوبہ کو تیار کرنے والے خود حضرت شیخ اعظم ہیں اور اس کی ذمہ داریاں جن کاندھوں پر ہیں وہ ایسی شخصیت ہے جس کا انتخاب خود شیخ اعظم نے فرمایا ہے جس کو ہر موڑ پر شیخ اعظم کا خلوص اور ان کی دعائیں سہارا دینے کے لئے تیار ہیں اس لئے بہت مختصر وقت میں اس تحریک نے جو کارنامے انجام دئے وہ قابل دید اور مستحق تقلید ہیں۔

اب تک سوسائٹی کی جانب سے متعدد دینی کتابیں اور رسالے شائع ہو چکے ہیں۔

''خالق کائنات سائنسی حقائق کی روشنی میں' نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال، قوالی کا شرعی حکم وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ سوسائٹی کا قیام جدید دور کے تقاضوں کو پورا کرنے اور مستقبل کے خطرات کا حل تلاش کرنے کے لئے ہوا ہے اس لئے اس مقصود سے متعلق کتب ورسائل کی اشاعت بعجلت ممکنہ کردی گئی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ آج بھی متعدد کتب ورسائل سوسائٹی کے زیر اہتمام اشاعتی مراحل طے کررہے ہیں۔

''اشرف ملت' کو اپنے بلند پایہ مقام کو حاصل کرنے کے لئے خواص کے ساتھ ساتھ عوامی ارتباط کی بھی شدید ضرورت محسوس ہوئی جس کے لئے آپ نے خصوصی توجہات اور قیمتی اوقات بھی صرف کئے عوام کے ماحول میں حالات وواقعات کے پڑھنے کے بعد ایک خلا محسوس ہوا لہٰذا آپ نے جلد از جلد (غوث العالم) رسالہ کا اجراء فرمایا ماہنامہ غوث العالم اردو ر ہندی کی پابندی کے ساتھ اشاعت اسی سوسائٹی کے زیر اہتمام ہوتی ہے جو عوام تک پہونچ کر شمع اسلامی کو منور کرتا ہے اور ہر کس وناکس کے لئے دینی معلومات کا ذریعہ بنتا ہے اولاً ماہنامہ غوث العالم کی اشاعت اردو زبان میں ہوا کرتی تھی مگر عوام کی اکثریت اردو سے ناآشنا تھی اس لئے سوسائٹی نے اپنے مقصد اصلی کو حاصل کرنے کی کوشش میں ہندی ایڈیشن کا آغاز کیا تا کہ نوجوان طبقہ تعلیم اسلام سے آشنا ہو اور جذبۂ ایمانی میں کچھ حرارت آئے اس وقت سوسائٹی کے زیر اہتمام ملک کے مختلف حصوں میں کئی دینی مدارس اشاعت علوم اسلامیہ کی راہ پر گامزن ہیں، چند کے نام یہ ہیں:

۱۔ مختار العلوم، شیخ پورہ ٹانڈہ۔ امبیڈ کرنگر
۲۔ غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی سیف خان سرائے سنبھل مرادآباد برانچ
۳۔ ادارہ جماعت اشرفیہ۔ دیو (یوکے)
۴۔ ادارہ جماعت اشرفیہ۔ کوڑینار شریف گجرات
۵۔ انجمن اہل سنت واحد نگر قالین آباد۔ بھدوہی یوپی
۶۔ دار العلوم اشرفیہ چتوڑ گڑھ۔ راجستھان
۷۔ دار العلوم غوثیہ محبوب یزدانی یواخالی کشن گنج بہار
۸۔ غوث العالم میمویل ایجوکیشنل سوسائٹی کچا باغ بہادر گنج مرادآباد یوپی (برانچ)
۹۔ دار العلوم اشرفیہ رضویہ غریب نواز مظفر پور (بہار)
۱۰۔ غوث العالم بیت الفیضان ایس ایم رضا اسٹریٹ پٹنہ سٹی

خلاصہ یہ کہ سوسائٹی اپنے مقاصد کے حصول میں رواں دواں ہے جو مسلمانوں کے لئے مسرت وشادمانی کا باعث ہے ظاہر ہے کہ ان تمام خدمات وترقیات کا سہرا حضرت شیخ اعظم صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے سرجاتا ہے جنہوں نے حال کے تقاضوں کو سمجھکر ان کو پورا کرنے اور تلافی مافات کی کدوکاوش فرمائی اور اندیشہائے فردا سے محفوظ ومامون رہنے کے لئے تدبر وتفکر کو بروئے کار لائے اور یہ لائحہ عمل تیار کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ شیخ اعظم کو درازی عمر عطا فرمائے اور آپکا سایہ عاطفت تادیر قائم رکھے اور یہ سوسائٹی لحہ لحہ کامیابی و کامرانی کے منازل سے ہمکنار ہوتی رہے۔

☆☆☆☆☆

# شیخ اعظم اور درس بخاری

مولانا قمر عالم اشرفی تلجلا روڈ کولکاتا ۴۶۔

کچھوچھہ شریف کی سرزمین بڑی مردم خیز سرزمین ہے۔ حضور مخدوم سمناں علیہ الرحمۃ والرضوان کو یہاں تشریف لائے غالباً ساڑھے چھ سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس عرصۂ دراز میں یہاں ایسی ایسی عظیم ہستیاں پیدا ہوتی رہی ہیں جن کی ضیا پاشیوں سے ایک عالم جگمگا اٹھا۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جنھوں نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے پیغامات اور آپ ﷺ کے احوال زندگی کو صرف زبانی بیان ہی نہ کیا، بلکہ اپنے آپ کو اس رنگ میں رنگ کر دکھایا اور اپنے اخلاق، اپنے کردار، اپنی رفتار و گفتار، اپنے بود و باش، اپنی وضع قطع اور اپنے طرز زندگی سے اس بات کو ثابت کردیا کہ یہ لوگ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کی عملی تفسیر ہیں۔ یہ وہ مقدس شخصیتیں ہیں جن کی مساعی جمیلہ اور ان کی مسلسل کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ آج کتنے ویران دل نور اسلام سے منور و مجلی نظر آ رہے ہیں۔ ان لوگوں نے دعوت دین و اشاعت حق کی خاطر پوری زندگی قربان کر دی اور نبی کریم ﷺ کے اس فرمان مقدس پر پورے کھرے اترے۔ ﴿**انی ترکت فیکم الثقلین فان تمسکتم بھما لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی**﴾ میں تم میں دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، اگر تم انہیں تھامے رہے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے، کتاب اللہ اور میری آل۔

آج میں نے اسی سلسلے کی ایک ایسی کڑی پر کچھ لکھنے کا ارادہ کیا ہے جنھیں دنیا شیخ اعظم حضرت مولانا الحاج سید شاہ اظہار اشرف اشرفی جیلانی کے نام سے جانتی ہے۔

یوں تو اس وقت آپ کی زندگی کے تقریباً ستر برس گذر چکے، ظاہر ہے کہ یہ دور انسان کی زندگی کا ایسا موڑ ہوتا ہے جہاں اسے طرح طرح کی بیماریاں عارض ہوا کرتی ہیں، قوتیں جواب دے چکی ہوتی ہیں، اس کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے، وہ اپنی ہمتیں ہار بیٹھتا ہے، اس کے جذبات، اس کی امنگیں سرد پڑ جاتی ہیں اور اب وہ گوشۂ تنہائی میں بیٹھا اپنی زندگی کی گھڑیاں گننا شروع کر دیتا ہے، مگر شیخ اعظم کی شخصیت بڑی بے مثالی شخصیت ہے کہ انہوں نے دین حق کی نشر و اشاعت کی خاطر اپنی زندگی کے ستر دور قربان کر دئے، اب جب کہ طوالت عمر کی وجہ سے مسلسل بیمار چل رہے ہیں، آپ کے اندر وہ طاقت نہ رہی کہ چل پھر سکیں، ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ آپ آرام کریں، مگر اس کے باوجود آپ کا تبلیغی دورہ مسلسل جاری ہے اور آپ کے جذبۂ ایثار و قربانی اور آپ کے پائے استقلال میں ذرہ برابر جنبش نہیں آئی اللہ تعالی نے آپ کو ایسی قوتوں اور ایسی ہمتوں سے نوازا ہے جن میں تھکاوٹ و اکتاہٹ کا کوئی نام و نشان نہیں۔

آپ دین اسلام کے ایک سچے داعی اور سنجیدہ مبلغ ہیں۔ آپ میں زبان کی طہارت، فکر کی پاکیزگی، دل کا سوز وافر مقدار میں موجود ہے۔ آپ خانقاہ کے صرف سجادہ نشین ہی نہیں، بلکہ آپ ایک اچھے عالم، ایک اچھے خطیب، ایک اچھے مدرس اور بلند پایہ شاعر بھی ہیں۔ آپ کی مثال اس ہشت پہل نگینے کی سی ہے جس کا ہر پہلو بڑا ہی تابناک اور بڑا ہی بے مثال نظر آتا ہے۔

میں نے اوپر کے جملے میں لکھا ہے کہ آپ ایک اچھے مدرس بھی ہیں، اس سے کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ میں نے لفظی تسلسل کو دور تک باقی رکھنے کے لئے ایسا لکھ دیا ہے، بلکہ آپ حقیقتاً ایک اچھے مدرس ہیں۔ فراغت کے بعد آپ نے مسلسل کئی مہینے تک جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں درس و تدریس کا کام انجام دیا۔ بعدہٗ تبلیغی مصروفیات اور دعوتی ذمہ داریوں کی بنا پر گرچہ درس و تدریس کا سلسلہ منقطع ہو گیا، تاہم آج بھی جامع اشرف میں بخاری شریف کے افتتاح و اختتام کا مقدس فریضہ آپ ہی انجام دیتے ہیں۔

اس پروگرام میں جہاں مدارس کے طالبوں اور آپ کے عقیدت مندوں کی بھیڑ ہوتی ہے، وہیں علماء، فضلاء، ادباء اور دیگر اہل مرتبت کی بھی ایک لمبی تعداد ہوتی ہے۔ میں خود بھی اس پروگرام میں مسلسل سات برس سے شریک ہو رہا ہوں۔ حضرت جب بخاری شریف کا درس دیتے ہیں تو مجلس پر ایک قسم کا وجد اور ایک طرح کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، علماء حضرات جھوم جھوم اٹھتے ہیں اور طلبہ کی زبانوں پر نعرہائے تکبیر و رسالت کی صدائیں جاری ہو جاتی ہیں، حضرت کا پروگرام ایک نئی شان اور ایک نئے رنگ کے ساتھ منعقد ہوتا ہے، کبھی تو آپ اسماء رجال کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہیں، کبھی اصول حدیث پر بحث کرتے ہیں، کبھی امام بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان کی حالات زندگی کا نقشہ کھینچتے ہیں اور کبھی اسلوب بیان پر آپ نکتہ سنجیاں فرماتے ہیں، آپ کے افہام و تفہیم کا انداز یگانہ و منفرد ہوتا ہے الغرض ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کے درس و تدریس کا سلسلہ کبھی منقطع ہی نہ ہوا ہو۔

مولیٰ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء گو ہوں کہ شیخ اعظم کو ہر طرح کے مرض سے شفاء کاملہ وعاجلہ فرمائے اور ان کی عمر کو دراز فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆

## بقیہ.....مختار اشرف لائبریری اور.........

☆ لائبریری میں آنے والے تمام قارئین کے لئے لائبریری سے متصل ایک خوبصورت، پرسکون اور ضروریات سے آراستہ دارالمطالعہ قائم کیا گیا ہے۔

☆ ہند و بیرون ہند سے تقریباً ۳۰ مجلات و رسائل آتے ہیں جو دارالمطالعہ کے میگزین اسٹینڈ میں لگے ہوتے ہیں۔ قدیم و نایاب مجلات و رسائل تقریباً دس ہزار کی تعداد میں ہیں سب کو جلد کے اعتبار سے ترتیب دیکر اور بائنڈنگ کروا کر لائبریری میں محفوظ کر لیا گیا ہے اور اس کا بھی کیٹلاگ کارڈ حروف تہجی کے اعتبار سے تیار ہے۔

☆ لائبریری میں نادر قلمی نسخے بھی کافی تعداد میں موجود ہیں سب پر پلاسٹک چڑھانے اور مرمت و جلد سازی کا کام جاری ہے۔ تقریباً نصف قلمی نسخوں کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

☆ لائبریری میں مطالعہ کنندگان کی بڑھتی ہوئی دلچسپی اور کتابوں کی آمد کا ایک لمبا سلسلہ ہے جس کی وجہ سے لائبریری کی عظیم الشان عمارت ناکافی پڑتی جا رہی ہے اس کمی کو دور کرنے کے لئے لائبریری سے متصل ہی ایک چہار منزلہ عمارت کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔

اس کتب خانہ سے کافی تعداد میں محقق، نقاد، اساتذہ اور مصنف حضرات استفادہ کر چکے ہیں۔ مختار اشرف لائبریری میں ممتاز علماء اور دانشوروں کی آمد کا سلسلہ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ مختار اشرف لائبریری کے معائنہ رجسٹر میں ایسے بے شمار علماء اور دانشور حضرات نے اپنے تاثرات بھی لکھے ہیں جسے ہم ان شاء اللہ انتخاب کر کے دوسرے مضمون میں پیش کریں گے۔

☆☆☆☆☆

# شیخ اعظم
## علماء ومشائخ کی نظر میں

مولانا نوشاد عالم اشرفی ساکن وپوسٹ چکلہ گھاٹ، کشن گنج

مومن کامل، عالم باعمل، پیر طریقت، بدر اشرفیت، سید الطائفۃ الاشرفیہ، شیخ ملت، شیخ اعظم، مخدوم العلماء حضرت علامہ ومولانا سید شاہ ابو المحمود محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں کی ذات سراپا برکات محتاج تعارف نہیں، برصغیر ہند وپاک میں بسنے والے اہالیان علم وفن میں سے معدودے چند ہی اشخاص ایسے ہونگے جو آپ سے ناواقف ہوں، آپ متعدد اوصاف کے حامل اور مختلف فضائل وکمالات کے جامع ہیں، آپ ایک مشہور ومعروف خانوادہ کے چشم وچراغ اور یک عظیم خانقاہ کے سجادہ نشین ہونے کے ساتھ ایک جلیل القدر عالم دین، ایک نکتہ سنج خطیب، ایک بلند پایہ شاعر، ایک عظیم داعی ومبلغ اور ایک بہترین مفکر بھی ہیں، جاہ وجلال، حسن وجمال اور رعب ودبدبہ میں تو آپ کی ایک انفرادی شان ہے، دین وسنیت کی ترویج، احقاق حق اور ابطال باطل آپ کی زندگی کا اہم مشغلہ ہے، چنانچہ کچھوچھہ شریف میں دین ودانش کی عظیم درسگاہ جامع اشرف اور علوم اسلامیہ کا قیمتی سرمایہ مختار اشرف لائبریری کا قیام جہاں آپ کی علم دوستی کا واضح ثبوت ہے وہیں اشرف حسین میوزیم جیسا تاریخی یادگار اکابر مشائخ سے آپ کی عقیدت ومحبت کا بین ثبوت بھی اور نہ صرف کچھوچھہ شریف میں بلکہ آپ کے حلقۂ مریدین میں جگہ جگہ آپ کی سرپرستی میں مساجد ومدارس، خانقاہیں اور تنظیمیں چل رہی ہیں جن سے دین وسنیت کی بے لوث خدمتیں انجام پا رہی ہیں، آپ کی دینی وعلمی شخصیت اور آپ کی خدمات جلیلہ کو دیکھتے ہوئے رہ رہ کر حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کا یہ شعر زبان پر آتا ہے۔

مدینے کا کچھ کام کرنا ہے سید
مدینے سے بس اس لئے جا رہا ہوں

اور مجدد سلسلۂ اشرفیہ ہم شبیہ غوث اعظم جیلانی محمد علی حسین معروف بہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کی یہ پیشگوئی بھی کہ: اس بچے سے خصوصیات اشرف کا اظہار ہوگا۔ ایک عارف کامل نے ان کی پیدائش کے دن ہی یہ فرما کر اس بات کا اشارہ دے دیا کہ یہ بچہ اپنی زندگی کے ایام میں دین وسنیت کی ایسی ایسی خدمتیں انجام دیگا کہ آنے والا مورخ اسے آب زر سے لکھنے پر ایک گونہ فخر محسوس کرے گا۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ علماء ومشائخ کی نظروں میں شیخ اعظم کی شخصیت کس قدر اہمیت کی حامل ہے:

## مجدد سلسلۂ اشرفیہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کی نظر میں:

جب اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ آخری حج پر تشریف لے گئے تو مدینہ شریف میں دربار رسالت مآب ﷺ کی حاضری کے بعد اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک پوتا عطا فرمایا ہے اور پھر اپنے پوتے کا نام سید اظہار اشرف رکھا۔ اور فرمایا کہ اس بچے سے خصوصیات اشرف کا اظہار ہوگا۔ (۱)

## مخدوم الملت حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کی نظر میں:

دولت احمد مختار باظہار آمد
مرحبا فضل کریمانہ مبارک باشد
اکنوں بسم اللہ طفلاناں مبارک باشد
آخرش طرۂ مولانا مبارک باشد (۲)

## مخدوم المشائخ سرکار کلاں سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کی نظر میں:

آپ فرماتے تھے کہ الحمد للہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی پیشن گوئی صحیح ثابت ہوئی اور اظہار میاں نے خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں میں جامع اشرف قائم کر کے حضرت مخدوم اشرف علیہ الرحمہ کے سلسلۂ اشرفیہ کے اظہار کا ذریعہ بنادیا (۳)

☆ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ میرے دادا نے اپنے ولی عہد کے ولی عہد کو دیکھا تھا اور میں نے اپنے ولی عہد کو نہ صرف دیکھا بلکہ اس کا مثبت کام بھی دیکھا ہے اور اب میں بہت پرسکون جارہا ہوں کہ خانقاہ حسنیہ سرکار کلاں محفوظ ہاتھوں میں ہے، جامع اشرف ماشاء اللہ پوری ترقی پر ہے، اسکی پرشکوہ عمارت دین اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کا مرکز ہے (۴)۔

☆ نورچشم مولوی سید اظہار اشرف سلمہٗ جو آستانہ اشرفیہ کے ولی عہد ہیں شرکت کرینگے جو لوگ داخل سلسلہ ہونا چاہیں وہ مولوی اظہار اشرف سلمہٗ سے بیعت حاصل کریں (۵)۔

## اشرف العلماء حضرت مولانا سید حامد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ بانی دارالعلوم محمدیہ ممبئی کی نظر میں:

عزیزی سید شاہ اظہار اشرف سلمہٗ نے خانقاہ حسنیہ سرکار کلاں میں جو کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں یقیناً وہ قابل ستائش وشکر ہیں، انہوں نے وہ سب کچھ عطا کردیا جس کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے تھے۔ یقیناً وہ صحیح جانشین ہیں (۶)

## ڈاکٹر سید امین اشرف سابق انگلش ریڈر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی نظر میں:

شیخ اعظم کی انفرادیت یہ ہے کہ انہوں نے صوفی یا تصوف کے اعلیٰ خصائص مثلاً آلائش دینوی سے بے رغبتی، تسلیم ورضا، صبر وشکر، تشکر وتحمل، قناعت، فروتنی و خاکساری، الم شناسی اور دردمندی، خلق خدا سے محبت اور ان کی حاجت روائی کا اظہار شاعری میں نہ کر کے اپنی شخصیت میں جذب کرلیا ہے (۷)

☆ شیخ اعظم کی رگ رگ میں عشق محمدی رچا ہوا ہے اور اس آگ کی تپش، تاب وتوانائی شیخ اعظم کا سامان حیات اور مقصد زندگی ہے (۸)۔

☆ علامہ اقبال کی شاعری کا تو مرکزی خیال ہی عشق رسول ہے اسی طرح شیخ اعظم کے لئے جملہ سامان حیات ہی نبی کا تصور بے پایاں ہے۔ (۹)

☆ مومن کی زندگی میں ساری حرارت محبت نبی سے ہے، موت اس لئے پیاری ہے کہ رسول کا دیدار ہوگا، محبت تو انسان کا فطری جذبہ ہے مگر شیخ اعظم اس درجہ فنا فی الرسول ہیں کہ محبت رسول میں جان دے دینا ہی حقیقی محبت سمجھتے ہیں۔ (۱۰)

☆ اشیاء کائنات کی طرح شیخ اعظم کا دل و دماغ بھی اسی عشق (عشق مصطفیٰ) کی ضوفشانی سے روشن ہے، شیخ اعظم کا دل و دماغ بھی اسی عشق مصطفیٰ کا فیضان ہے۔ گلستان سعدی کے اولین کلمات شیخ اعظم کی زندگی پر صادق آتے ہیں: ہر نفس کہ فرومی رود ممد حیات است وچوں بروں می آید مفرح ذات (۱۱)

شیخ اعظم اپنے جد اعلیٰ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں،

خانوادۂ اشرفیہ میں شیخ اعظم کی مثال بدر منیر کی ہے جو اجمیر کے سورج سے کسب نور کرتا ہے۔(۱۲)

☆شیخ اعظم کے لئے شاعری مقصود بالذات نہیں بلکہ ان کی شاعری شیخ کے محسوسات وجذبات ومشاہدات کے اظہار کا ایک بہانہ ہے۔(۱۳)

## حضرت شمیم احمد منعمی صاحب سجادہ آستانہ حضرت مخدوم شاہ منعم پاک قدس سرہ خانقاہ منعمیہ قمریہ متین گھاٹ پٹنہ۔ بہار، کی نظر میں:

حضرت مخدومی شاہ مختار اشرف صاحب قدس سرہٗ نے اپنی دوسری خدمات کے علاوہ سب سے بڑی خدمات یہ انجام دی ہے کہ اپنے جانشین لائق وفائق چھوڑے ہیں، جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔(۱۴)

## سید شاہ محمد مشتاق اشرف ابن پیر حاجی عبدالغفور بخش اللہ اشرفی سرکار برہانپور کی نظر میں:

سیدی اظہار اشرف قبلہ سرکارکلاں، اور ان کے صاحبزادگان کی کاوش، محنت اور لگن آئینہ کی طرح سامنے ہے، شیخ اعظم کی کاوش آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بہت ہی کارآمد ثابت ہوگی اور اس سے سلسلہ اشرفیہ کو خصوصاً اہلسنت کو عموماً بہت ہی فائدہ ہوگا۔(۱۵)

## حضرت مولانا قمرالزماں اعظمی سکریٹری جنرل اسلامک مشن کی نظر میں:

یقیناً وہ دینی مساعی جمیلہ سے حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ اور سرکارکلاں علیہ الرحمہ کے خوابوں کی تکمیل کر رہے ہیں اور علم کی وراثت کو آئندہ نسلوں تک منتقل کرنے کے لئے انتہائی عزم اور حوصلے سے کام لے رہے ہیں۔(۱۵)

## حضرت مولانا مفتی ایوب نعیمی اشرفی صدرمدرس جامعہ نعیمیہ ومفتی اعظم مرادآباد کی نظر میں:

مولیٰ عزوجل کا شکر بے پایاں کہ حضرت قدس سرہٗ العزیز (مخدوم المشائخ سرکارکلاں) کی جگہ ان کے نور نظر شیخ اعظم حضرت علامہ ومولانا الحاج سید شاہ محمد اظہار اشرف صاحب مدظلہ کو قائم فرمایا جنکی شکل وصورت سے شان سیادت ٹپکتی ہے، حضرت کے دیدار کے پیاسوں کو انہیں دیکھ کر سیرابی ہوتی ہے جن کے حسن تدبّر نے جامع اشرف کو وجود بخشا۔ بعید نہیں کہ آقائے نعم حضور مخدوم شہ سمناں رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کے خواب کی یہ تعبیر ہو۔ و حضرت شیخ اعظم کے ہاتھ سے ظاہر ہو رہی ہے۔(۱۶)

☆ابھی زیادہ دن نہیں ہوئے کہ جامع اشرف کو منصۂ شہود پر لایا، مسجد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہٗ العزیز وسید احمد اشرف قدس سرہٗ ہال ولائبریری وغیرہ کی تعمیرات کا کام انجام دیا، ان امور پر پچاسوں سال کی ضرورت تھی جو چند سال میں انجام پاگئے اس سے اخلاص وطبیعت کا علم ہوا جو اس دور میں بہت کم ہے، میری دعا ہے کہ مولیٰ سبحانہٗ حضرت کے ظل عاطفت کو ارباب عقیدت پر تادیر قائم رکھے کہ دنیا ان کی تعمیرات صوریہ ومعنویہ روحانیہ سے مستفیض ہوتی رہے، حساد ونقاد سے محفوظ رہیں اور مزید رشد وہدایت میں عوائق دور ہوں۔(۱۷)

## امام علم وفن خواجہ مظفر حسین اشرفی ومولانا اسیدالحق عاصم القادری بدایونی کی نظر میں:

احمد اشرف ہال، مختار اشرف لائبریری اور اشرف حسین میوزیم یہ ساری چیزیں صاحب سجادہ اور ان کے صاحبزادگان کے اعلیٰ علمی اور جمالیاتی ذوق کی غماز ہیں۔(۱۸)

## حضرت علامہ نورالحبیب بصیر پورلاہور پاکستان شہزادۂ فقیہ اعظم نوراللہ نعیمی علیہ الرحمہ کی نظر میں:

افسوس حضرت کے (مخدوم المشائخ سرکارکلاں) کے سانحۂ ارتحال سے جوخلاء پیدا ہوگیا ہے اس کا پُر ہونا ممکن نظر نہیں آتا تاہم یہ امر باعث تسکین ہے کہ آپ کے عالم و فاضل، شاعر، ادیب، مبلغ، خطیب اور لائق صاحبزادے حضرت علامہ سید محمد اظہار اشرف صاحب (دامت برکاتہم العالیہ) آپ کے صحیح وارث و جانشین اور آپ کی ظاہری و معنوی تصویر ہیں۔ (۱۹)

## علامہ اقبال احمد اختر القادری، بصیر پور، لاہور پاکستان کی نظر میں:

آپ کی سرپرستی میں (مخدوم المشائخ سرکارکلاں کی سرپرستی میں) کچھوچھہ شریف میں ایک دینی درسگاہ جامع اشرف کے نام سے قائم کی گئی ،آپکے ہونہار فرزند حضرت مولانا سید محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ العالی نے اس ادارہ کو ترقی دے کر بام عروج پر پہونچایا۔ الحمدللہ اب یہ مدرسہ کسی یونیورسٹی سے کم نہیں، جہاں مقامی اور بیرونی طلبہ کثیر تعداد میں تحصیل علم میں مصروف ہیں۔ آپ کے فرزند ارجمند ابوالمحمود حضرت مولانا سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ علوم وظاہر وباطن سے مالا مال اور اپنے اسلاف کی خوبی سے مزین الحمدللہ زیب مسند ہیں۔ (۲۰)

## سید محمد اشرف جیلانی سب ایڈیٹر ماہنامہ الاشرف کراچی کی نظر میں:

آپ خانوادۂ اشرفیہ کے چشم چراغ ہیں، آپ عالم و فاضل ہونے کے علاوہ بے مثل مقرر بھی ہیں، آپ کا انداز تقریر مدلل و مؤثر اور دل موہ لینے والا ہوتا ہے، علوم جدید و علوم قدیم پر ماہرانہ دسترس ہے، آپ رہبر شریعت بھی ہیں اور رہنمائے طریقت بھی، آپ نے اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی خداداد صلاحیتوں سے کام لے کر سلسلۂ اشرفیہ کے فروغ اور تعلیمات اسلامی کی تشہیر میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، آپ سراپا محبت وشفقت ہیں، نورانی چہرہ، شریعت وطریقت کا مظہر، پیر طریقت، صوفی باصفا، عالم باعمل اور مرشد کامل ہیں، قابل فخر وقابل تقلید شخصیت کے مالک ہیں۔ (۲۱)

☆ آپ کی تقاریر اور آپ کے ارشادات عالیہ میں اثر آفرینی اتنی ہے کہ سامعین پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، طرز استدلال ایسا ہے کہ بات دل نشین ہوتی چلی جاتی ہے، سرکار دوعالم ﷺ سے محبت کا یہ عالم ہے کہ ذکر رسول کرتے وقت آواز بھرّا جاتی ہے اور سامعین اتنا اثر لیتے ہیں کہ ان پر بھی رقت طاری ہوجاتی ہے، آپ کا پیغام محبت رسول ہے جسے آپ امت مسلمہ کے تمام تر مسائل کا واحد حل سمجھتے ہیں اور بلاشبہ یہ ہے بھی واحد حل۔ رشد و ہدایت، تبلیغ دین اور فروغ روحانیت آپ کی زندگی کا مشن ہے، جس کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کردی ہے۔ (۲۲)

## ڈاکٹر نعیم احمد اقبال اشرفی، مومن آباد کراچی کی نظر میں:

رخ اظہار یہ جلووں کی تابانی کا کیا کہنا
ثنائے مصطفی میں سوز پنہانی کا کیا کہنا
تمہارا قلب ذات کبریا کے عشق کا مظہر
میرے آقا تمہاری ذات لاثانی کا کیا کہنا
نگاہ غوث وخواجہ بھی شہ مخدوم سمناں بھی
تیرے دربار عالی کی درخشانی کا کیا کہنا

(منتخب) (۲۳)

## مولانا محمد فصیح الدین اشرفی جامعہ نظامیہ حیدرآباد کی نظر میں:

عرس مخدومی کے مبارک موقع پر جامع اشرف کے مختلف

شعبوں کے ساتھ مختار اشرف لائبریری و میوزیم دیکھنے کا موقع نصیب ہوا حسن ترتیب و تنظیم بڑا ہی مثالی ہے، علم وفن اور تہذیب و تمدن علوم اسلامی کے اس عظیم سرمایہ پر بجا فخر کیا جاسکتا ہے حضرت سجادہ نشین مدظلہ العالی کی انقلابی وفکری قیادت میں جدید تاریخ کا فتح باب ہے۔(۲۴)

حوالا جات:

(۱) سرکارکلاں نمبر، مضمون نگار سید مظاہر اشرف پاکستان
(۲) بزبان ایڈیٹر غوث العالم مولانا عثمان غنی اشرفی
(۳) سرکارکلاں نمبر، مضمون نگار سید مظاہر اشرف پاکستان
(۴) سرکارکلاں نمبر، مضمون نگار سید مظاہر اشرف پاکستان
(۵) مکتوبات سرکارکلاں صفحہ ۵۶
(۶) تاثرات رجسٹر مختار اشرف لائبریری
(۷) اظہار عقیدت، صفحہ ۱۷
(۸) اظہار عقیدت، صفحہ ۱۸
(۹) اظہار عقیدت، صفحہ ۲۰
(۱۰) اظہار عقیدت، صفحہ ۲۱
(۱۱) اظہار عقیدت، صفحہ ۲۲
(۱۲) اظہار عقیدت، صفحہ ۲۴
(۱۳) اظہار عقیدت، صفحہ ۵۷
(۱۴) ماہنامہ غوث العالم فروری ۲۰۰۶ء
(۱۵) تاثرات رجسٹر مختار اشرف لائبریری
(۱۶) سرکارکلاں نمبر صفحہ ۵۱
(۱۷) ماہنامہ غوث العالم فروری ۲۰۰۶ء
(۱۸) تاثرات رجسٹر مختار اشرف لائبریری
(۱۹) سرکارکلاں نمبر صفحہ ۲۹۱
(۲۰) سرکارکلاں نمبر صفحہ ۲۵۸
(۲۱) ماہنامہ الاشرف کراچی دسمبر ۱۹۸۵ء
(۲۲) ماہنامہ الاشرف کراچی جنوری ۱۹۸۶ء
(۲۳) سہ ماہی مجلہ غوث العالم جنوری تا مارچ ۲۰۰۰ء
(۲۴) ماہنامہ غوث العالم جون ۲۰۰۶ء

☆☆☆☆☆☆

## بقیہ.....شیخ اعظم ایک عبقری.........

چنانچہ آپ اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ کے ذریعہ فرماتے ہیں۔

حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کا مشن، ہم شبیہ غوث اعظم اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے فیضان کا سرچشمہ، عالم ربانی مولانا سید احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کا علمی ترجمان، مخدوم المشائخ حضور سرکار کلاں سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کا ثمرہ، شیخ اعظم بانی جامع اشرف حضرت علامہ سید محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کی پیہم کوششوں کا نتیجہ، اسلامی ہمہ گیر تحریک، وقت کی اہم پکار، حالات کی سب سے اہم ضرورت اور اسلامی تعلیم کا عظیم مرکز کا نام جامع اشرف ہے۔ جس میں ہندوستان کے مختلف مقامات سے آئے ہوئے مختلف زبان بولنے والے سیکڑوں طلبہ کو بلا معاوضہ تعلیم کے ساتھ بزرگان دین کے بتائے ہوئے اصول پر مبنی تربیت دی جاتی ہے (ماہنامہ غوث العالم، مارچ ۲۰۰۴)

یقیناً جامع اشرف علم شریعت وطریقت کا سنگم ہے جہاں سے علم شریعت بھی بٹتا ہے اور علم طریقت بھی بھلا کیوں نہ ہو جس کا سرپرست وبانی ایک روحانی پیشوا بھی ہے اور متبع شریعت عالم دین بھی، جس کا قائد اور ناظم اعلیٰ حامل علم شریعت بھی ہے اور طریقت کا رہنما بھی ان دونوں روحانی مرشد کی تربیت میں طلبہ جامع اشرف واساتذۂ جامع اشرف کا شب وروز گذر رہا ہے اور انہی کے فیضان نظر کے سہارے تعلیمی سفر جاری ہے، اللہ تعالیٰ ھم تمام پر مخدومی فیضان نازل فرمائے اور تادیر سیدی ومرشدی حضور شیخ اعظم قبلہ کا سایہ قائم ودائم فرمائے اور حاسدین کے نظر بد سے ادارے کو اور جملہ متعلقین ومتوسلین کو مامون ومحفوظ رکھے آمین۔

☆☆☆☆☆

# رسم سخن نکہت فن

علامہ مفتی اسحاق رضوی مصباحی شیخ الحدیث وسر براہ مدرسہ جمال مصطفےٰ ماٹ کھیڑہ روڈ، بلاسپور، رامپور (یوپی)

ہمارے سامنے شیخ اعظم حضرت مولانا الحاج سید شاہ اظہار اشرف اشرفی جیلانی کا مجموعۂ کلام ہے جو حمد ونعت، منقبت وسلام اور چند رباعیوں پر مشتمل ہے۔ حضرت شیخ اعظم ایک روحانی خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں اور خود بھی عظیم عالم، عظیم رہنما اور عظیم مرشد ہیں۔ کوئی بھی فن ہو طالب فن کی شخصیت اور اس کے دائرہ کار سے جوڑ کر ہی اسے سمجھا جاسکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک مرشد بر حق کے جذبات اور اس کے دل کی صدائیں معرفت خداوندی کے علاوہ اور کیا ہوسکتی ہے، ایک مومن صادق کا سرمایۂ ہستی عشق رسول کے سوا کیا ہوسکتا ہے، ایک مرشد برحق کی تمنائیں جز اس کے اور کیا ہوسکتی ہیں کہ خلق خدا کو شریعت کی راہ پر گامزن کیا جائے۔ لہٰذا آپ کی شخصیت سے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کی شاعری اور آپ کے کلام کا مقصد کیا ہے اور آپ کے مخاطب کون ہیں؟ معرفت الٰہی کا نور جو دل شیخ پر نازل ہوتا ہے کبھی وہ حمد خداتعالیٰ کے موتی بساط قرطاس کے لئے آتا ہے، یاد رسول میں جو چشم تر ہوتی ہے وہ نعت کے کلمات کے آبگینے دربار رسول میں نچھاور کرنے کے لئے آتی ہے، بزرگوں کی عنایتوں کا ابر کرم جب ان پر برستا ہے تو وہ ترکیب منقبت بن جاتا ہے، خود مخلوق خدا کے ساتھ ان کا جذبہ دل میں ٹھاٹھیں مارتا ہے تو پند و نصیحت کے کلمات کی موجیں اٹھ جاتی ہیں، غرض شیخ کا کلام تصنع اور شاعرانہ تخیل سے ارفع و اعلیٰ ہے، ان کا کلام صدق و واقعیت کا آئینہ دار ہے، یہاں جو دل پر وارد ہوتا ہے وہی نوک قلم سے نکلتا ہے، یہاں شعر گوئی کا مقصد اعلان شاعری نہیں ہے، یہاں قافیہ سنجی کا مطلب شاہان دنیا اور اصحاب حکومت کی مدح سرائی نہیں ہے، یہاں شعر گوئی اس لئے ہے کہ عشق الٰہی کی کسک اٹھتی رہتی ہے اور جب درد عشق رسول کا مزہ دل بے چین کو ملتا ہے تو بے ساختہ زبان پر آنے لگتا ہے۔

تڑپتا ہے دل اور روتی ہے آنکھیں شہنشاہ طیبہ مدینہ بلالو
جہاں نور عرفان کی بارش ہے پیہم وہی جلوہ حسن زیبا دکھادو
نہیں ہے علاج غم دل شکستہ فقط تیرے نظر کرم پر نظر ہے
تمہیں ہو مسیحائے ہر دو جہاں میرے زخم قلب و جگر کو مٹادو

یہاں آکر حمد کے لئے ایک خداشناس کا قلم اٹھتا ہے تو بحر معانی سے ابر اٹھتا ہے جس کے قطروں میں ذکر صفات کی ٹھنڈک، استغاثہ اور شان کرم پہ بھروسے کی ایک پر امید ادا ہے اور حدیث مبارک کے لطیف سائے لئے ہوئے شعر ڈھلتے چلے جاتے ہیں:

تیری حمد کی نہیں انتہا تیری شان جل جلالہٗ

عارفوں کے دل کی صدا دربار رسول ﷺ تک ہی جاتی ہے اور وہیں سے ان کے لئے عطائے ربانی محبوب خدا ﷺ کے واسطے سے نازل ہوتی ہے، جس کا ضمیر روشن، جس کی چشم وا اور جس کا ذہن ان کی یاد سے معطر ہو پھر کیوں نہ ہر غم کا مداوا ان کے در سے تلاش کرے؟ زمانے کی بلاؤں میں کیوں نہ ان کی پناہ تلاش کرے؟ عالم کی ہولناک تلخیاں آقا کے شیریں تبسم سے کیوں نہ دور کرے اور ایک عارف صادق کیوں نہ پکارے؟

بڑی مشکل میں ہیں ہم غم کے مارے یا رسول اللہ
کرم فرمائیے رب کے دلارے یا رسول اللہ
تیرے در کا بھکاری اور طوفان حوادث میں
کرم سے پھیر دو گردش کے دھارے یا رسول اللہ

یادِ سرکارِ دو عالم ﷺ جب تن وجاں میں حسرت دیدار بیدار کرتی ہے تو دل عاشق دردِ ہجراں کے ساتھ اس گلی کا فسانہ رو رو کر یاد کرتا ہے، وہ تصور میں کبھی منبر ومحراب کی طرف جھکتا ہے، کبھی درِ پاک پر سلامی دیتا ہے۔ کبھی تصورِ یار میں مچل اٹھتا ہے کہ

دل سنبھلتا ہی نہیں رخصت طیبہ کے لئے
پھر بلا لیجئے سرکار ہمیشہ کے لئے

جلوۂ حسن رسالت سے منور دل کر
جلوۂ حق ہے یہی دیدۂ بینا کے لئے

نعت ایک نازک ترین صنف ہے، اس میں مقصد کی بلندی اور سچائی پہلی شرط ہے۔ جس کا اظہار مذکورہ بالا اشعار میں آپ کے سامنے کیا گیا ہے۔ دوسری بات نعت گوئی میں جو سب سے اہم ہے وہ شریعت کی حدود کی معرفت اور اس پر سے محتاط گذرنا کیونکہ تمام ارباب فصاحت اور لغت حضرات نے اس کی نزاکت کا اعتراف کیا ہے، نعت اگرچہ اپنی بندش اور حقیقت کے اعتبار سے نظم کی سی سچائی اور عظمت مطالب کی طالب ہے، غزل کی رعنائی وفورِ شوق اور خلوص جذبات کی خصوصیت چاہتی ہے۔ اس میں اگر الفاظ کا شکوہ، تخیل کی بلندی، بندش کی نغمگی اور عروض کی سلامتی پیدا ہو جائے تو وہ فنی اعتبار سے اعلیٰ نمونہ قرار پائیگی۔ اس لئے فارسی میں جامی اور سعدی کی نعتیں اور اردو میں امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور حسن بریلوی کی نعتیں عمدہ فن کے شہ پارے ہیں اور اردو میں ان کے بعد ایسی اعلیٰ مذاق کی نعت گوئی ہمارے ممدوح حضرت اظہار اشرف اشرفی جیلانی کے فن میں نظر آرہی ہے۔ آپ کے اشعار میں الفاظ کے شکوہ تخیل کی بلندی، تشبیہات واستعارات کی خوش رنگیاں موزونیت وسلاست، مقصد کی پاکیزگی اور حسن معنوی ہر کچھ وافر مقدار میں موجود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ نعت گوئی کے مقاصد کی بلندی سراپائے حضور کا تصور، ان کے در پر سوال، ان کی منزل شناسی کا یقین، ان کی عظمت کا احساس، اپنی غریبی، اپنی مجبوری اور اپنی بے کسی کا اعتراف ہے۔

کتنا عظیم چمن تمنا کا ہے سوال
اے کاش میں بھی دیکھوں سراپائے لازوال
وہ جن کے دم سے گلشن ہستی میں ہے بہار
سب کچھ انہیں کا صدقہ ہے پائے ہیں جو کمال

اسی طرح شیخ ممدوح کا کلام دیکھیں:

لایمکن الثناء کماکان حقہٗ
بعداز خدابزرگ تو ئی قصہ مختصر
وصف جمال سید عالم ہے خوب تر
جھنڈا تیرے عروج کا ہے عرش فرش پر
پیدا نہیں ہے مثل تمہارے کوئی بشر
جلوہ تمہارا دیکھ کہ بولے یہ دیدہ ور
لایمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد ازخدابزرگ توئی قصہ مختصر

اس نعت پاک میں وصف جمال سید عالم، دیدہ ور، زیر قدم، فیض اتم، حدیث رسول، فیض کرم، گلشن ہستی، فارسی ترکیبیں ہیں مگر ان میں نہ کوئی جھول ہے، نہ کوئی خفا، ان میں نہ کوئی الجھاؤ ہے اور نہ کوئی پیچیدگی، یہ ترکیبیں نہ تو غیر مانوس ہیں اور نہ عام محاورے سے دور ہیں۔ غم دوراں اور غم جاناں جب دونوں کسی دھارے میں جمع ہوتے ہیں یہ دونوں جب کسی دل میں فروکش ہوتے ہیں تو اس دل سے نکلنے والے کلمات ایک ایسی حرارت لئے ہوئے ہوتے ہیں جن میں زندگی کے مسائل کا حل اور آلام روزگار سے نجات کا ذریعہ نظر آتا ہے۔

آلام روزگار کو آساں بنا دیا
جو غم دیا اسے غم جاں بنا دیا
(اصغر)

شیخ ممدوح کی نظر میں غم حیات اور غم دنیا کو چاہئے کہ غم جاناں کے ساتھ مل کر اسی محبوب دوعالم کے در پر باادب سر جھک جائے جہاں سے دونوں جہاں کا سب کچھ عطا ہوتا ہے۔ شیخ کے نزدیک شاعری نہ تو الفاظ شماری کا نام ہے، نہ ذوق طبیعت کو تسکین دینے کا نام ہے ان کے یہاں شاعری نہ تو جام و مینا، سبوء و قلقل، شیشہ و ساغر کا نام ہے اور نہ ہی میخانہ فانی اور ساقی پہ نظر ہے، بلکہ ان کی شاعری دنیا کو یہ پیغام دیتی ہے کہ اگر نور کی تلاش ہو تو ماہ طیبہ کی کرنوں سے دلوں کو منور کرو، غم دوراں کے تھپیڑوں اور مصیبتوں کی موجوں میں کشتیاں ہچکولے کھا رہی ہوں تو محبوب خدا ﷺ اور ان کے دوستوں کو پکارو، خرمن ہستی کو اگر فنا کرنا ہے تو حبیب خدا ﷺ کے انوار و تجلیات میں نہا جاؤ۔ پھر ایک عاشق حقیقی کے تڑپتے دل کا مداوا کیا ہوسکتا ہے؟ اس کے دل کی صدا اس کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے؟ کہ

راہ الفت کے صنم خانوں کی عظمت کو نہ پوچھ
عشق کے راز سے واعظ ہے تیری کیونکر جنگ
تجھ کو پا کر کسی اور کی حاجت نہ رہی
ہے یہ فیضان کرم جس سے ہوئی پوری امنگ
میری معراج عقیدت ہے تیرا سنگ در
کاش ملتی رہے یہ بارش فیضان مجھکو
مٹالیا ہے جو خود کو تو پالیا تم کو
حجاب راز کے شیر و شکر کی بات کرو

اخیر میں اپنی بے علمی اور بے ذوقی کے باوجود اتنا عرض کر رہا ہوں کی شیخ ممدوح کا کلام رعنائی وخوش رنگی، لطافت و سلاست نغمگی وحسن ادا اور نعت ومنقبت کے مقاصد کے اعتبار سے کافی شعراء کے کلام سے جدا ہے، اس مبارک کلام کا ایک ذہنی اور زبان کا فائدہ بھی بہت عظیم ہے۔ اس دین بے زاری کے دور میں امت مسلمہ کو اچھی زبان عطا کی ہے، حرارت جذبہ سے دلوں کو آپ نے گرمایا ہے، اس کا اثر قوم وملت کے لئے نہایت اچھا ہے لہذا شیخ ممدوح تمام مسلمانوں خاص کر میدان ادب اور نعت کے ماہرین کی طرف سے شکریہ اور داد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے فیض سے ہم سب کو نوازے اور آپ کو امت مسلمہ کے لئے تادیر سلامت رکھے۔

☆☆☆☆☆☆

حضور مخدوم العلماء بانی جامع اشرف شیخ اعظم شہزادۂ غوث اعظم الحاج سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین سرکار کلاں خانقاہ اشرفیہ کی بارگاہ میں غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی پٹنہ برانچ ''بیت الفیضان کنگھیا ٹولہ پٹنہ سٹی'' کے تمام اراکین خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور ان کی خدمات کو سراہتے ہیں۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ رب قدیر انہیں عمر خضر عطا کرے اور ان کے منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہونچائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط والسلام

قاضی سید شاہ منیر الدین احمد اشرفی
خلیفہ شیخ اعظم قبلہ
صدر غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی
پٹنہ برانچ

فون: 0612-2640879

# شیخ اعظم کی چند خصوصیات وامتیازات

مفتی محمد شہاب الدین اشرفی ماچھی پور بھاگلپور(بہار)

ہر بچہ نیک فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ وہ پیدائش کے بعد ہی سے اپنے والدین کی خصلت وعادت اور اپنے اردگرد کے ماحول واثرات کو مکمل طور پر قبول کرنے لگتا ہے۔ اگر بچہ پاکیزہ ماحول میں صالح افراد کے درمیان پرورش پاتا ہے اور اسکے والدین نیک سیرت اور پاک طینت ہوتے ہیں تو اس بچہ کی ذات میں اسکے والدین کی خوبو اور نیکی و پارسائی اس طرح رچ بس جاتی ہے کہ اسکا اثر پوری زندگی برقرار رہتا ہے اور اسکی فطرت سلیمہ بری خصلتوں اور قبیح عادتوں سے سخت نفرت کرتی ہے بلکہ اچھی عادت اور پاکیزہ خصلت اسکی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے۔ ایسا بچہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے کے بعد پراگندہ ماحول اور برے معاشرے کے اثر کو قبول نہیں کرتا ہے اور اس سے عمر کے کسی حصے میں رذیل اور سطحی حرکتیں صادر نہیں ہوتی ہیں۔ اسکے برخلاف جس بچہ کے والدین قبیح خصلتوں اور بری عادتوں کے مالک ہوتے ہیں اور عنفوان شباب سے قبل اسکو پاکیزہ ماحول اور صالح افراد کی صحبت نصیب نہیں ہوتی ہے وتو اسکے جسم میں ماں کے دودھ کے ساتھ والدین کی خصلت و عادت بھی منتقل ہوجاتی ہے۔ بلکہ وہ اپنے والدین کے نظریات وعقائد اور اپنے اطراف کے ماحول کو بھی اس طرح قبول کرتا ہے کہ اس کے لئے پوری زندگی اس سے چھٹکارا پانا مشکل ہوجاتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے **کل ولدیولد علیٰ فطرۃ الاسلام فابواہ یھودانہ اوینصرانہ اویمجسمانہ**

یعنی ہر لڑکا فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔

جب ہم مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں حضرت علامہ ومولانا مفتی سید شاہ اظہار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف کی زندگی کے اس حصہ کا جائزہ لیتے ہیں جس پر انسان کے کردار وعمل کی عمارت تعمیر ہوتی ہے تو یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بچپن میں آپکی پیشانی میں سعادت کا نور چمک رہا تھا جسکو دیکھنے کے بعد ہر صاحب نظر پکار اٹھتا تھا کہ یہ بچہ اعلیٰ اخلاق پاکیزہ خیال اور بلند کردار کا مالک ہے۔ آنے والے وقت میں نمایاں خدمات اور مفقود المثال کارنامہ انجام دیگا اسلئے کہ آپ کی پرورش آپ کی دادی کے آغوش میں ہوئی ہے جو اپنے وقت کی رابعہ بصریہ تھیں۔ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں، مخدوم المشائخ کی تربیت نے آپکو بیشمار خوبیوں کا مالک بنادیا کسی کے لئے اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوسکتی ہے کہ ماں شب بیدار عابدہ ہو اور پرورش کرنے والی دادی اپنے وقت کی رابعہ بصریہ ہو اور پرورش کرنے والا باپ اور پردادا غوث وخواجہ کے پرتو ہوں۔ شیخ اعظم کے بچپن کو پروان چڑھنے کے لئے جو گھرانہ اور ماحول نصیب ہوا وہ اس دور میں کسی کو بھی میسر نہیں ہوا۔ آپ نے ان برگزیدہ ہستیوں اور مقدس شخصیتوں کی خوبیوں کو مکمل طور پر قبول کیا۔ ان برگزیدہ ہستیوں اور مقدس ہستیوں کی تربیت اور صحبت کا اثر ہے کہ آج پورے ہندوستان میں ان سے بہتر خصلت وعادت والا انسان نظر نہیں آتا ہے اور دنیائے سنیت ان کو شیخ اعظم کہنے پر مجبور ہے

ایں سعادت بزور بازو نیست

نیک نیتی، خلوص، سچائی، سادگی انسانیت کا جوہر ہے جو عام لوگوں میں مفقود ہے۔ دل میں کدورت رکھکر خلوص اور نیک نیتی کو

ظاہر کرنا، تکلف اور تصنع عام لوگوں کا شیوہ بن چکا ہے۔ شیخ اعظم کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ آپ کسی شخص سے دل میں کدورت نہیں رکھتے ہیں اگر کسی شخص سے ناراض ہوئے تو اپنی ناراضگی کا اظہار اس شخص کے سامنے کر دیتے ہیں۔ جب اس شخص کو اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا ہے تو نرمی اور خندہ پیشانی کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں جیسے کہ کوئی بات ہی نہیں ہوئی ہو۔ شیخ اعظم کی یہ ایسی خصوصیت ہے جو گذشتہ کئی صدیوں کے بعض لوگوں میں ہی پائی جاتی ہے۔

کسی ناپسندیدہ امر پر جلال میں آنا شیخ اعظم کی خصوصیات میں سے ہے۔ عام طور پر لوگ بہت سے ناپسندیدہ امر کو دیکھ کر مصلحتاً خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ اگر ناپسندیدہ امر کا ارتکاب کرنے والا صاحب ثروت یا جاہ وحشمت والا ہے تو اسکی زبان پر تالا لگ جاتا ہے۔ مگر شیخ اعظم کی حمیت وغیرت کسی ناپسندیدہ امر کو دیکھ کر خاموش رہنا گوارہ نہیں کرتی ہے۔ بلکہ آپ کا جلال انتہائی عروج پر پہنچ جاتا ہے۔ جامع اشرف کے حساب میں خیانت و بددیانتی نظر آنے یا کسی معاملہ میں سستی و کاہلی کے پائے جانے پر آپکے جلال وغضب کا مشاہدہ جامع اشرف کے مدرسین بارہا کر چکے ہیں۔ جب ملازم یا مدرس کو اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا تو اسی ملازم اور مدرس سے اس طرح نرمی اور خندہ پیشانی سے بات کرنے لگتے جیسے اس کے کچھ دیر پہلے کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا تھا۔ ایک بار آپ کو مطلوب خادم (جو اس وقت خانقاہ کے منیجر تھے) کی کسی ناپسندیدہ بات پر سخت جلال آ گیا مطلوب خادم شیخ اعظم کے جلال سے بچنے کے لئے بیہوش کی طرح زمین پر گر پڑے۔ مطلوب خادم کو بیہوش دیکھ کر آپ پریشان ہو گئے۔ خود سے پانی لائے او رمطلوب خادم کے چہرہ کو تر کرنے لگے۔ جب مطلوب خادم نے اپنی آنکھیں کھولی تو آپ پوچھنے لگے مطلوب بھائی کیا ہوا؟ میں تو ایسے ہی سمجھا رہا تھا۔

اس دور میں مفاد پرستی اور چاپلوسی کی بیماری عام ہو چکی ہے۔ شیخ اعظم کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے کبھی کسی کی چاپلوسی نہیں کی۔ صاف اور کھری باتیں کہنا حق کو بے باکی کے ساتھ ظاہر کرنا آپ کی شان ہے۔ ایک مرتبہ آپ سلائی مشین کی دکان کی افتتاح کے لئے موجود تھے۔ دکان والے نے افتتاح کے لئے ربن کاٹنے کا اہتمام کیا تھا۔ جب آپ سے ربن کاٹنے کے لئے عرض کیا گیا تو آپ نے میزبان کی دلشکنی نہ ہونے کی خاطر ربن کاٹ دیا۔ ربن کاٹنے کے وقت ایک مولوی صاحب نے مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگایا۔ آپ نے برجستہ اس مولوی صاحب سے کہا کہ میں ایک ایسا کام کر رہا ہوں جسکو خود ناپسند کرتا ہوں۔ میرے باپ، دادا نے ربن نہیں کاٹا ہے، تم میرے ایک فضول کام پر نعرہ لگا رہے ہو۔ ربن کاٹنا اعلیٰ حضرت کا کون سا مسلک ہے؟

شیخ اعظم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ فریب اور ڈھکوسلہ سے کوسوں دور رہتے ہیں جو خوبی آپ میں نہیں پائی جاتی ہے آپ اعلانیہ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ خوبی مجھ میں موجود نہیں ہے۔ ایک بار بہار کے کسی علاقہ کے دورہ پر تھے ایک شخص آپ کو ایک قبر کے پاس لے گیا اور کہا اس جگہ قبر ہونے کے بارے میں لوگوں کے رائے مختلف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس جگہ کسی ولی کی قبر موجود ہے اور بعض لوگ اس جگہ پر قبر ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ آپ فیصلہ کر دیجئے کہ اس جگہ پر کسی ولی کی قبر ہے یا نہیں؟ آپ نے اس مرید سے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے یہ گمان رکھکر مرید ہوئے ہو کہ میں قبر کے احوال کو جان لیتا ہوں تو میرا شجرہ واپس کر دو، قبر کا احوال جاننا ہر شخص کے اختیار میں نہیں ہے۔ شیخ اعظم کی یہ حقیقت بیانی آپکی مقام اور مرتبہ کو واضح کرتی ہے۔ اگر کوئی دوسرا پیر ہوتا تو مرید پر اپنی عظمت ظاہر کرنے کے لئے کچھ بھی بکواس کر سکتا تھا لیکن شیخ اعظم مرید کرنے کے لئے لوگوں کو فریب نہیں دیتے ہیں غرضیکہ شیخ اعظم کی ذات میں بہت خوبیاں پائی جاتی ہیں جو اس دور کے مشائخ میں موجود نہیں ہیں۔ آپ کو شیخ اعظم کہنا مبنی بر حقیقت ہے۔

☆☆☆☆☆☆

# ترا دور شہہ جہانی

مولانا جابر احمد گونجہ گہلو یا پیلی بھیت

دنیا یقیناً سرائے فانی ہے اور اس عالم رنگ و بو میں بڑے بڑے بادشاہوں، سورماؤں نے جنم لیا جن کی شہرت و سربلندی کا ستارہ اوج ثریا سے باتیں کر رہا تھا۔ گردش لیل ونہار نے گمنامی کی ایسی دبیز چادر اڑھا دی کہ ان کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا کچھ ایسے بھی گذرے کہ صدیاں بیت جانے کے باوجود دل عشاق میں منزل کے طور پر زندہ ہیں۔

خانوادہ اشرفیہ بڑا مردم خیز خانوادہ ہے ہر دور میں بڑی بڑی صاحب کمال شخصیتیں جلوہ گر ہوئیں۔ جن کے علم و ہنر کا لوہا اپنے وقت کے بڑے بڑے صاحبان فکر نے تسلیم کیا۔ مخدوم العلماء، نور المشائخ شیخ اعظم بانی جامع اشرف حضرت علامہ مولانا مفتی سید شاہ اظہار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں بھی اسی خانوادہ کے نیر تاباں ہیں آپ کی ذات ادب پروری ،ہنر نوازی کی نشان ہے۔ ساری زندگی محبت رسول کی خوشبو پھیلانے اور عشق مصطفیٰ کا چراغ جلانے، دین نبی کی آبیاری کرنے میں لگادی۔ کہیں دین مصطفےٰ کی حفاظت کے لئے مدرسوں کو قائم کیا کہیں اپنے معبود حقیقی کے آگے سر بسجود ہونے اور اظہار بندگی کے لئے مسجدوں کی تعمیر فرمائی۔ اگر دین مصطفیٰ کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنایا تو اپنی ساری توانائیوں کو بروئے کار لا کر اس کا مقابلہ کیا اور دشمنان دین کو خاموشی اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ گویا کہ اپنے آقا و مولیٰ کی ذات پر اپنا تن من دھن سب یہ کہہ کر قربان کر دیا۔

ناکام ہوں مجبور ہوں، پرواہ نہیں ہے
ہر غم تری الفت میں ہے شاداں مرے آقا

مخدوم العلماء نور المشائخ شیخ اعظم بانی جامع اشرف سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں مدظلہٗ العالی نے دین مصطفیٰ کی نشر و اشاعت کے لئے دور دراز ممالک اور ہندوستان کے مختلف صوبوں کا سفر فرمایا جس سے ہزار ہا لوگ غلط عقائد سے تائب ہو کر سنیت میں داخل ہوئے بہار و بنگلہ دیش کے بعض علاقوں میں سنیت کی اشاعت آپ کی کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے۔ خاص طور سے پورنیہ، کشن گنج اس کے مضافات کے اہل دل حضرات گواہ ہیں۔ حال ہی میں ڈھاکہ، سید پور، چاٹگام کا دورہ فرمایا جناب مزمل حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جس علاقے میں حضرت مخدوم العلماء نے خطاب فرمایا تھا وہ علاقہ پوری طرح وہابیت کے زیر اثر تھا وہاں سنیوں کا کوئی اجلاس اب تک نہیں ہوا تھا۔ مخدومی فیض سے آپ کے روحانی و عرفانی بیان کو سن کر پورے علاقے کے لوگوں کے دل کی دنیا بدل گئی اور وہاں کے سرکردہ لوگ بھی بدعقیدگی سے توبہ کر کے سچے اور پکے سنی ہو گئے اور آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ حضرت مخدوم العلماء نور المشائخ شیخ اعظم بانی جامع اشرف سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں ادام اللہ تعالیٰ فیوضہ علینا نے شریعت نبویہ کی ترویج و اشاعت کے لئے جامع اشرف کے نام سے ۱۹۷۸ء میں خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں میں ایک عظیم مرکزی و دینی ادارہ قائم فرمایا جس کا سنگ بنیاد آپ کے والد گرامی مخدوم المشائخ پروردۂ چہار محبوباں سرکار کلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس ہاتھوں سے رکھا گیا۔ اس ادارے کو حضرت مخدوم العلماء نے خون

جگر سے سیراب کر کے ترقی کے مناظر سے ایسا ہمکنار فرمایہ کہ جامع اشرف خاندان اشرفیہ کا واحد علمی نشان بن گیا اور خانوادۂ اشرفیہ کے لئے قابل فخر ہو گیا۔

حضرت مخدوم العلماء نور المشائخ شیخ اعظم بانی جامع اشرف سجادہ نشین سرکارکلاں کی دوررس نگاہوں نے محسوس کر لیا کہ دین متین کی حفاظت کے لئے مبلغین کی ایسی جماعت تیار کی جائے جو وقت کے حالات سے بخوبی نبرد آزما ہو سکے۔ لہٰذا آپ نے اپنے والد کے حکم سے خانقاہ معلیٰ میں مولانا احمد اشرف ہال کے نام سے نہایت عالیشان عالی شان خوبصورت عمارت کی بنیاد ڈالی اور دیکھتے ہی دیکھتے پرکشش دیدہ زیب سہ منزلہ عمارت تیار ہو گئی۔ جس کی دوسری منزل میں حضرت مخدوم المشائخ علیہ الرحمہ کے اسم گرامی سے منسوب، مختار اشرف لائبریری ہے یہ لائبریری آپ کے شوق و وارفتگی کے سبب مختصر مدت میں لازوال شہرت کا حامل بن چکی ہے اور ترقی کی شاہراہ پر تیزی کے ساتھ گامزن ہے۔ خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں کی پرشکوہ عمارت عجب شان دلبری رکھتی ہے۔ اور ناظرین کو دعوت نظارہ دیتی ہے ایک طرف مسجد اعلیٰ حضرت اشرفی اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ شیخ اعظم کے اعلیٰ تعمیری ذوق کی گواہی دے رہی ہے تو دوسری طرف نور العین پارک زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ مخدوم العلماء کو نمازیوں کا کس قدر خیال ہے حضور شیخ اعظم کے کارناموں کی ایک لمبی فہرست ہے جسے میر جیسا کم علم بیان کرنے سے قاصر ہے۔ آپ کے نمایاں کارنامے دیکھ کر اشرف العلماء حضرت علامہ سید شاہ حامد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں: ''عزیزی سید شاہ اظہار اشرف سلمہ نے خانقاہ حسنیہ سرکارکلاں میں جو نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں وہ قابل ستائش و شکر ہیں احمد اشرف ہال کی تعمیر اپنے وقت کی سب سے اہم تعمیر ہے۔ جس کے مختلف شعبہ جات میں سب سے اہم شعبہ مختار اشرف لائبریری ہے''

شیخ اعظم کے کارناموں کی تفصیل کو ملاحظہ کرنے کے بعد ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ خانوادۂ اشرفیہ کی تاریخ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی ہے جب تک مخدوم العلماء، نور المشائخ شیخ اعظم بانی جامع اشرف حضرت علامہ مولانا سید شاہ اظہار اشرف سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں قبلہ کے دینی و ملی کارناموں کا ذکر نہ کیا جائیگا یا کہ خانوادہ اشرفیہ میں آپ کی ذات کو وہی حیثیت حاصل ہے جو سلطنت مغلیہ میں شاہ جہاں کو۔ اس کے باوجود حضرت کی زبان پر بس یہی جاری رہتا ہے:

گذری ہے میری زندگی افکار والم میں
دامانِ کرم میں وہ چھپائیں تو عجب کیا

حضور شیخ اعظم کو زندہ جاوید رکھنے کے لئے یہی کارنامے کافی ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ حیات خضر الٰہی عطا کرے تم کو۔

☆☆☆☆☆

# شیخ اعظم اور اداروں کی سرپرستی

فخر القراء قاری لئیق احمد اشرفی گھاٹم پور کانپور (یوپی)

دنیا دارفانی ہے اس کی فنا دائمی اور وجود وقتی ہے۔ یہاں ہرشئی کی آمد اس کی رخصتی کا خاموش اعلان ہوا کرتی ہے۔ صبح کی آمد شام کی اطلاع لے کر رونما ہوتی ہے تو شام زمانے کو سحر کا پیغام دیتی نظر آتی ہے۔ پردۂ عدم میں شگاف لگا کر چمن ہستی میں ظاہر ہونے والا ہر پھول رفتہ رفتہ اپنے دامن کو پھیلاتا ہے اور پھر اسی پردہ کے پیچھے ہمیشہ کے لئے جا چھپتا ہے۔ البتہ اس مختصر وجود کے بعد اپنے پیچھے کچھ قابل قدر امور چھوڑ جاتا ہے جو اس وجود سے پہلے نہیں ہوتے ہیں۔ خود حضرت انسان کی حیات ممات کی غماز ہے لیکن وقتی حیات بھی کبھی حیات سرمدی اور ذکر جاودانی کا وسیلہ بن جایا کرتی ہے۔ جبکہ ان محدود سانسوں میں کچھ ایسے امور انجام دیدیئے جائیں جن کا سلسلہ قائم رہے، کچھ ایسی مشعلیں روشن کردی جائیں جو روشنی لٹاتی رہیں، فیضان وکرم کے کچھ ایسے چشمے جاری کردیئے جائیں جو ایک لمبی مدت تک خشک نہ ہوسکیں۔ علم وفضل کے کچھ ایسے درخت لگا دیئے جائیں جو فصل بہاراں کے موقع پر بارآور ہوتے رہیں۔ مگر ان کی حفاظت، ان میں پوشیدہ صلاحیتوں کی تکمیل خود ایک عظیم ذمہ داری ہے یہ ذمہ داری اگر کسی غیر لیاقت مند کے کاندھوں پر ڈال دی جائے تو یہ مشعلیں بہت جلد خاموش اور فیضان وکرم کے یہ دریا بڑی تیزی کے ساتھ خشک ہوجاتے ہیں۔ اور تذکروں کو حیاتِ جاودانی بخشنے والے یہ اسباب ووسائل اپنے اس کارنامے کو پورا نہیں کرپاتے اس لئے اس اہم کام اور اس بھاری بھرکم ذمہ داری کو کسی جوہر صالح اور لیاقت مند کی تلاش وجستجو ہوتی ہے۔ تاکہ یہ اسباب اپنے مقصد کو پاسکیں۔ اور جس نے ان کی بنیاد رکھی ہے اس کو جاودانی بنا کر اپنے اس محسن کا شکریہ ادا کرسکیں۔

اس گلشن رنگ وبو میں ''سرکارکلاں'' کے نام سے کھلنے والا پھول نگاہوں سے اوجھل تو ہوگیا لیکن اپنے چند روزہ وجود میں مختلف یادگاریں اور متفرق خوشبوئیں چھوڑ کر رخصت ہوا۔ اپنی حیات مستعار کے مختلف شعبوں میں طرح طرح کی کارگزاریاں اور متعدد گوشوں میں اصلاحی وتبلیغی خوشبوئیں بکھیرتا ہوا گیا جن کی بقا سے اس ''گل مختار'' کی بقاء ہے لیکن ان کارگزاریوں کو زندہ رکھنے اور ان قائم کردہ یادگاروں میں خفیہ صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی ذمہ داری کس کے کاندھوں پر ڈالی جائے جو اپنی محنت ومشقت کے ذریعے ان کو حیات وبقا کی دولت فراہم کرسکے؟ ان کارہائے نمایاں کو کس کے سپرد کیا جائے جو ان کو بحسن وخوبی پایۂ تکمیل تک پہونچا سکے؟ یہ ایک عظیم مسئلہ ہے لیکن حضور سرکارکلاں ''سرکارکلاں'' تھے آپ کا شمار ان ہستیوں میں ہے جو اپنے بعد عظیم ذمہ داریاں اور اہم کارگزاریاں چھوڑ جائیں پھر یہ ذمہ داریاں کچھ عرصہ تک کسی جوہر صالح اور فرد کامل کی منتظر رہ کر دم توڑ دیں بلکہ آپ نے خود ان عظیم ذمہ داریوں کو نبھانے والے کا انتظام فرمایا ان کاندھوں کو طاقت وقوت بخشی۔ آپ نے اپنے بعد صرف اہم کارنامے ہی نہیں چھوڑے بلکہ اس جوہر کامل کی پرورش بھی حیات کے محدود اوقات میں کرگئے جو ان کارہائے نمایاں کی تکمیل کا ضامن ہو اپنی نظر کیمیا اثر سے اس کی لیاقت وصلاحیت کو بھی پروان چڑھایا جس کے ذمہ یہ اہم کام آنے والے تھے اسی نظر کردہ وپروردہ کو دنیا شیخ اعظم کے عظیم لقب سے جانتی ہے۔

حضرت سرکارکلاں کی دارفانی سے رحلت کے بعد حضرت

شیخ اعظم نے پیش قدمی فرمائی اوران ذمہ داریوں کو سنبھالا چونکہ حضرت سرکارکلاں نے زندگی میں مختلف شعبوں میں متفرق واجبات چھوڑے جن کو اٹھانے کے لئے ایسے مرد آہن کی ضرورت تھی جس کی قوت وتوانائی خود حضرت سرکارکلاں علیہ الرحمہ والرضوان کی نظر کا فیضان ہو جس کے تدبر وتفکر میں حضرت سرکارکلاں علیہ الرحمہ والرضوان کی بصیرت کے انوار شامل ہوں۔

چنانچہ حضرت شیخ اعظم نے آپ کے کارناموں کو بحسن وخوبی پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ آپ نے مختلف شعبوں میں جو متفرق کارگزاریاں چھوڑیں۔ اس کی حیات وبقاء کی ذمہ داری اپنے کاندھوں پر لی، آپ نے جو عظیم کارنامے چھوڑے ان کو حضرت شیخ اعظم نے بقاء ودوام کی دولت فراہم کی اور آج بھی اسی میں کوشاں وجویاں نظر آتے ہیں۔

یہاں ان متفرق کارناموں میں سے صرف ایک کا تذکرہ مقصود ہے اور وہ ہے ''مدارس اسلامیہ کی سرپرستی'' فریضۂ تعلیم وتبلیغ کی ادائیگی میں مدارس کا اہم کردار ہی نہیں بلکہ درحقیقت دور حاضر میں اشاعت علم دین انہیں پر موقوف ومنحصر ہے۔ مدارس اسلامیہ ہی ہیں جو اس پر آشوب دور میں بھی اسلامی تعلیمات کا پرچم بلند کئے ہوئے ہیں اور جن فصیلوں پر آج تک نور اسلامی کی شمعیں روشن ہیں جن سے ہزاروں افراد روشنی حاصل کر کے اپنے عقائد اور نظریات کو درستگی وپختگی بخشتے اور راہ یاب وکامیاب ہوتے ہیں مگر خود ان مدارس کے وجود کو بھی کچھ ارکان کی ضرورت واحتیاج ہوتی ہے۔ جن میں سب سے اہم رکن سرپرست کی ذات ہوا کرتی ہے۔ سرپرست مدرسہ کے لئے ایک ستون کی حیثیت رکھتا ہے اور جس طرح ایک سرپرست کی سعی پیہم اور جہد مسلسل مدرسہ کی حیات وبقاء میں بہت بڑا دخل رکھتی ہے اسی طرح اس کا خلوص اور دعائے صبح گاہی ڈائریکٹ مدرسہ کے عروج وارتقاء پر اثر انداز ہوتی ہے مشکل ترین اوقات میں بھی سرپرست ہی کے جذبات مدرسہ کے وجود وبقاء کی روح ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ سرپرست اگر عالی ہمت اور مخلص وخیر خواہ ہے تو یہ مدرسہ کے عروج کا ضامن ہے۔

حضرت سرکارکلاں علیہ الرحمہ والرضوان اپنی حیات مبارکہ میں متعدد مدارس کی سرپرستی کے فرائض انجام دیتے تھے اور عروج وترقی کے سفر میں انکے روح رواں تھے۔ کتنے ادارے ہیں جن کو آپ کی نظر پر اثر اور دعاؤں نے سہارا دیا اور آج بھی آپ ہی کے فیض سے قائم ودائم ہیں۔ کتنے سنی ادارے آپ کی سرپرستی پر نازاں تھے۔ آپ کے وصال کے بعد یہ ذمہ داری آپ کے اس جانشین کے کاندھوں پر آئی جن کی تربیت خود آپ نے کی اور پھر اس وزن برداشت کرنے والے کاندھوں کو آپ نے خود متعین بھی کر دیا کہ ان تمام ذمہ داریوں کو نبھانے اور ان ک کارناموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والی اس کی ذات ہے جس کو دنیا شیخ اعظم کے نام سے جانتی ہے۔ حضرت شیخ اعظم نے بھی حق جانشینی ادا کرتے ہوئے آپ کی حیات مبارکہ تمام پہلوؤں میں سے اس پہلو کے تمام کارناموں پر خاص توجہ کی۔ مدارس کی سرپرستی کو توجہات کا مطمح ومرکز بنایا اور دائرے کو مزید وسیع کیا اب آپ کی سرپرستی میں چلنے والے مدارس میں کچھ تو وہ ہیں جن کی سرپرستی کے فرائض حضور سرکارکلاں علیہ رحمۃ الحق والرضوان انجام دیتے تھے اور کچھ وہ ہیں جن کی صدارت وسرپرستی کی ذمہ داری آپ کے کاندھوں پر ڈالی گئی ہے، جن کے لئے آپ اپنی مصروف ترین زندگی کے لمحات میں بھی جدوجہد فرماتے رہتے ہیں اور وہاں تشریف لے جا کر حالات وکوائف کا جائزہ لیتے ہیں پھر گردوپیش پر نظر رکھتے ہوئے مفید ومناسب ہدایت اور زریں مشوروں سے نوازتے ہیں۔ جوان مدارس کے عروج وکمال میں ممد ومعاون ثابت ہوتے ہیں۔

## جامعہ نعیمیہ:-

اہل سنت وجماعت کا یہ مدرسہ افق شہرت پرتاباں ودرخشاں ہے اور ایک زمانہ سے رہگزار ہستی پر اپنی کرنیں بکھیر رہا ہے۔صدر الافاضل علیہ الرحمہ کی قائم کردہ اس عظیم درسگاہ کی ذمہ داری حضرت سرکار کلاں علیہ رحمۃ الحق والرضوان کے مقدس شانوں پر تھی۔جس کی وجہ سے اس کے عروج وکمال میں چار چاند لگ گئے۔آپ کے وصال کے بعد یہ ذمہ داری حضرت شیخ اعظم کے کاندھوں پر آئی آپ نے اس سلسلہ کو اور آگے بڑھایا مختلف اوقات میں آپ وہاں تشریف لے جاکر حالات معلوم کرکے جائزہ لیتے اور مستقبل کے منصوبوں کو مکمل کرنے کے راستے ہموار کرتے رہے۔اور آج بھی سخت علالت کے باوجود وہاں تشریف تو نہیں لے جاپاتے لیکن ذمہ داران ادارہ یہاں حاضر ہوتے ہیں تو ان کو راہ کمال کا نشیب وفراز دکھاتے ہوئے مشوروں سے نوازتے ہیں۔

## جامع اشرف:-

اس ادارہ میں نہ صرف آپ ایک سرپرست کی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ اس کا قیام آپ ہی کی تحریک وتنظیم کا نتیجہ ہے اس ادارے کی بقاء اور عروج میں نہ یہ کہ آپ کی محنت ومشقت شامل ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خشت اول سے لیکر آج تک اس ادارہ کو آپ خون جگر سے سینچ رہے ہیں۔اس کی بقاء وارتقاء کی خاطر آپ کی محنتہائے شاقہ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ بذات خود ٹانڈہ (یہاں سے تقریباً ۱۸ کلومیٹر) سائیکل چلاکر تشریف لے جایا کرتے تھے۔لیکن آج ان کاوشوں کے پھل دیکھ کر دل مسرت وشادمانی سے لبریز ہوجاتا ہے اور آنکھیں فرحت وانبساط سے اشک بار ہوجاتی ہیں۔آپ کا جامع اشرف سے بڑا گہرا تعلق ہے جامع اشرف نام آپ کے نام اور آپ کا نام جامع اشرف کے ساتھ لازم وملزوم کی طرح ہے۔

## غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی:

یہ ایک ملک گیر تحریک ہے جسے شہزادۂ حضور شیخ اعظم اشرف ملت سید محمد اشرف اشرفی صاحب قبلہ نے والد گرامی کی سرپرستی میں قائم فرمایا۔جس سے دینی، روحانی اور علمی واخلاقی اصلاح تو مطلوب ہی ہے ساتھ ہی معاشی، معاشرتی اور سیاسی حالات کا تزکیہ بھی مدنظر ہے۔حضور شیخ اعظم اشرف ملت کے اس کام سے اس قدر خوش ہوئے کہ آپ نے فوراً ہی غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی کے تعلق سے اپنا حمایت نامہ جاری فرمادیا۔حمایت نامہ میں آپ فرماتے ہیں کہ ''جامع اشرف کے قیام کے بعد سے ہی میری دیرینہ خواہش تھی کہ اس دینی درسگاہ کے ساتھ ساتھ ایک ایسا دینی، ملی وفلاحی ادارہ بھی ہوجسکا دائرہ کار اتنا وسیع ہو کہ اس کے تحت دینی، علمی وملی اور فلاحی کام ملک گیر پیمانے پر کئے جائیں اور جس کے ذریعہ مسلمانوں کی دینی وملی ضرورتوں کو عصری تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے پورا کیا جاسکے وہ اپنی جگہ ایک درسگاہ بھی ہو۔ایک اسلامی ریسرچ سینٹر بھی ہو۔ایک اشاعتی مرکز بھی ہو اور ایک اسلامی تنظیم بھی۔''

الحمد للہ! میرے اس خواب کو میرے فرزند ارجمند عزیزم مولانا سید محمد اشرف میاں بانی وچیئرمین غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی نے ''غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی'' کو قائم کرکے پورا کردیا۔بحمدہ تعالیٰ اس سوسائٹی نے بڑے بڑے دینی، علمی، تحقیقی اور فلاحی کام انجام دیئے۔اس وقت اس کے اہتمام وانتظام میں کئی دینی مدرسے چل رہے ہیں۔اب تک سوسائٹی کی جانب سے ایک درجن سے زیادہ کتابیں اور رسالے شائع ہوچکے ہیں۔ماہنامہ غوث العالم اردو، ہندی بھی سوسائٹی کے زیر اہتمام پابندی کے ساتھ نکل رہا ہے۔غوث العالم میموریل

ایجوکیشنل سوسائٹی کی شاخیں ملک کے مختلف گوشوں میں قائم ہو رہی ہیں۔ انشاء اللہ اس کا مستقبل قریب میں بہت وسیع ہو جائیگا۔ آخر میں حضور شیخ اعظم دعاؤں کے ساتھ فرماتے ہیں: ''سرپرست ہونے کی حیثیت سے میں اس سوسائٹی کے تمام دینی، علمی اور فلاحی کاموں میں شریک ہوں۔''

## مدرسہ نور العلوم مجددیہ :

حضرت سرکار کلاں علیہ الرحمۃ الحق والرضوان کے وصال کے بعد اس ادارہ کی بھی سرپرستی کے فرائض آپ کے کاندھوں پر آئے جس میں اعدادیہ سے فضیلت تک کی تعلیم ہوتی ہے۔ یہ ادارہ قصبہ سیفنی شاہ آباد ضلع رامپور میں واقع ہے اگر چہ یہاں طالبان علوم نبویہ کی کثیر تعداد نہیں لیکن گردونواح میں اس ادارہ کا ایک خاص اثر ہے۔ اس ادارہ کے لئے بھی آپ نے ہمیشہ اپنے مصروف تر اوقات کی قربانیاں پیش کیں اور وہاں تشریف لے جا کر ادارہ کے نظم ونسق پر برابر غور وخوض فرماتے رہے۔ یہ ادارہ اب بھی آپ کے ہی فیضان وکرم سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔

## دار العلوم اہلسنت علی حسن ممبئی :

ممبئی کی سرزمین پر قائم اس ادارہ کی سرپرستی کی ذمہ داری بھی حضور شیخ اعظم نے اپنے کاندھے پر لی اور ایک عظیم ضرورت کو پورا کیا۔ اس ادارہ میں حفظ وقرأت اور درس نظامی کی تعلیم نہایت اعلیٰ سطح پر ہوتی ہے ممبئی میں اور بھی مدارس ہیں لیکن یہ مدرسہ اپنی انفرادی شان اور ممتاز مقام رکھتا ہے۔ اس کے عروج و ارتقاء کی فکر آپ کو ہمیشہ رہتی ہے کہ یہ ادارہ جو وقت کی اہم ضرورت کو پورا کر رہا ہے کہیں اپنی شاہراہ ترقی سے ہٹ نہ جائے اس لئے آپ خصوصی توجہ فرما کر اس کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔

## تنظیم حلقۂ اشرفیہ پاکستان رجسٹرڈ:

اس کے قیام کا مقصد سلسلۂ اشرفیہ سے جڑے لاکھوں افراد کو متحد رکھکر حضرت قدوۃ الکبریٰ اور دیگر بزرگان سلسلۂ اشرفیہ کا عرس کرنا، ملی بیداری، دینی اداروں کا قیام زیر سرپرستی صاحب سجادہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف۔ یہ تنظیم حضرت سرکار کلاں کے حکم پر قائم کی گئی۔ اس کے قیام پر مسرت سے پُر حضور سرکار کلاں کا مکتوب میری نظر میں ہے آپ فرماتے ہیں: ''آپ میری اجازت پا کر بنام حلقۂ اشرفیہ پاکستان رجسٹرڈ کرا رہے ہیں بڑی مسرت ہوئی۔ اب میں تمام وابستگان سلسلۂ اشرفیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ آپ کا ساتھ دیں اور یکجہتی پیدا کریں۔ آستانہ اشرفیہ کی یاد منائیں۔'' ''فقیر نے تو پہلے ہی سرپرستی کو منظور کر لیا ہے۔'' حضور شیخ اعظم اپنے مکتوب میں فرماتے ہیں: '' ۹ مئی ۱۹۶۷ء کو حضرت والد صاحب قبلہ نے آپ کو حلقۂ اشرفیہ پاکستان رجسٹرڈ کرانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ حلقۂ اشرفیہ پاکستان ہمیشہ خانقاہِ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف کی شاخ رہیگی۔ مکتوب کے آخر میں دعاؤں کے ساتھ حضور شیخ اعظم فرماتے ہیں کہ ''میں نے اس حلقۂ اشرفیہ کی سرپرستی بحیثیت سجادہ نشین، آستانہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں قبول کر لی ہے۔''

## اشرفیہ فاؤنڈیشن مالیگاؤں:

یہ ادارہ الحاج محمد اشرفی نے ۱۹۹۴ء میں قائم کیا جس کے سرپرست حضور شیخ اعظم ہیں۔ الحاج محمد اشرفی کی کوششوں کے نتیجہ میں دار العلوم اہل سنت عظمت مصطفی ۱۹۹۵ میں وجود میں آیا دار العلوم کی بنیاد مسلم آبادی میں ترویج دین وسنت کے لئے اشد ضروری تھی۔ یہ حضور سرکار کلاں کی دعاؤں کے زیر سایہ اور فیض وکرم کی بدولت بے پناہ کامیاب رہی۔ صدر واراکین اشرفیہ فاؤنڈیشن نے اپنی جد وجہد صرف دار العلوم تک ہی محدود نہ رکھی بلکہ شہری علاقوں کے علاوہ دیہی علاقوں میں بھی ملی وفلاحی خدمات

انجام دیں۔ علاقائی ضرورتوں کے پیش نظر اشرفیہ فاؤنڈیشن نے سنی مساجد کا قیام، عیدگاہ کا قیام، خانوادۂ اشرفیہ کے سیدزادوں کے تبلیغی وروحانی دورے کی ذمہ داری، فرقۂ باطلہ کی جانب سے اٹھنے والے فتنوں کا دنداں شکن جواب دینا علاوہ ازیں قومی ومذہبی مسئلہ پرملی ومذہبی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے دوٹوک اپنے موقف کا اظہار شہر کے سنی مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ نماز عیدین ادا کرنے کا تھا جس کو بروقت اشرفیہ فاؤنڈیشن کے اراکین نے ہی محسوس کیا کیونکہ وہاں کی عیدگاہ وہابیوں کے قبضے میں تھی۔ جناب الحاج محمد اشرفی نے اراکین کی میٹنگ طلب کی اور اتفاق رائے سے ایک عظیم عیدگاہ بنام عالم ربانی حضرت مولانا سید احمد اشرف کے قیام کا بیڑہ اٹھایا اور عیدگاہ کی بنیاد رکھ دی۔ حضور سرکارکلاں نے اپنے پدر بزرگوار کے نام سے منسوب عیدگاہ کے لئے خصوصی دعاء فرمائی۔ پہلی نماز عیدالفطر شہزادہ مخدوم سمناں مولانا سید احسن اشرف اشرفی جیلانی کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نمازیوں کی کثرت کے باعث زمین اپنی تنگ دامانی کی شکایت کرتی نظر آئی جو حضور سرکارکلاں کے فیض وکرم کی گواہی دے رہی تھی آج بھی خانوادۂ اشرفیہ کے ہی کسی بزرگ کی اقتداء میں شہر کے سارے سنی حضرات بلاتفریق عیدین کی نماز ادا کرتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ پورے عالم اسلام کے وابستگان سلسلۂ اشرفیہ پر خانوادۂ سادات کچھوچھہ شریف کا سایہ دراز فرمائے، فیض مخدومی سے مالامال فرمائے۔

مختصر یہ کہ اور انکے علاوہ ملک اور بیرون ملک میں متعدد اداروں اور مختلف ملی وفلاحی تنظیموں کی سرپرستی کی ذمہ داری آپ بخوبی نبھارہے ہیں۔ آپ کی شان یہ ہے کہ

ع۔ میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی

آپ کی سرپرستی میں چلنے والے چند اداروں کے نام یہ ہیں:

مدرسہ اشرفیہ مختار العلوم۔ ٹانڈہ
مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم ماچھی پور بھاگلپور
دارالعلوم خواجہ شاہ دانا۔ سورت۔ گجرات
مدرسہ اسلامیہ حنفیہ ہنومان گڑھ ٹاؤن راجستھان
مدرسہ اشرفیہ ظفر العلوم کبیر پور بھاگلپور
ادارہ احمدیہ اشرفیہ۔ پٹنہ سٹی
مخدوم اشرف میموریل سوسائٹی
دارالعلوم اشرفیہ رضویہ غریب نواز مظفر پور بہار
دارالعلوم اشرفیہ غوثیہ کشن گنج بہار
الجامعۃ الاشرفیہ اظہار العلوم بہادر گنج کشن گنج بہار
مدرسہ اشرفیہ دیانت العلوم صاحب گنج جھارکھنڈ
جامعہ اشرف المدارس۔ گدیانہ کانپور یوپی
خانقاہ اشرفیہ جوگیشوری ممبئی۔
مدرسہ اسلامیہ اشرفیہ پورہ رانی مبارکپور اعظم گڑھ
مدرسہ دارالقرآن راجہ نگر مالیگاؤں، ناسک۔
مدرسہ نظامیہ اشرفیہ فتحپور بھاگلپور (بہار)

☆☆☆☆☆

هم شکر گزار هیں :

☆ شوکت علی اشرفی، بھلائی، درگ
☆ صوفی نظام الدین بلیاوی اشرفی
☆ حاجی انیس الرحمٰن اشرفی بنارسی
☆ قاری مطیع الرحمٰن اشرفی، سمستی پوری

کا

جنھوں نے سرکارکلاں نمبر کی اشاعت پر مالی تعاون سے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

(ادارہ غوث العالم)

# شیخ اعظم اور بشارت اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ

مولانا محمد عابد حسین اشرفی خلیفہ حضور شیخ اعظم، اشرفی منزل سنجے نگر نزد نورانی مسجد کمانی کرلا ممبئی۔

تاجدار اہلسنت محسن قوم وملت آقائے نعمت دریائے رحمت فخر خاندان غوثیہ اشرفیہ مخدوم العلماء والمشائخ شیخ اعظم حضرت علامہ ومولانا مفتی الحاج سید محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین (خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف) کی ذات محتاج تعارف نہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ آپ کے وجود کی ابتدا آپ کے نانا جان سید عالم ﷺ کی کرم نوازیوں سے ہوتی ہے۔ محبوب ربانی نے مدینہ پاک میں مواجہہ اقدس میں آپ کی پیدائش کا مژدہ سن کر نانا جان کی بارگاہ میں غائبانہ پیش فرما کر اشرف کے خوب خوب اظہار کی سند دلائی اس بشارت کی تعبیر ان کی عملی زندگی میں اہل دنیا نے دیکھا ملت کا درد لئے لوگوں کی رشد وہدایت، دین حنیف کی اشاعت کے لئے ایمان وعمل عشق رسول کا مشن لیکر کثیر ترین مختلف ممالک کا تبلیغی دورہ فرماتے رہے جو آج بھی جاری ہے۔ حضور شیخ اعظم کی دینی، ملی خدمات احاطۂ تحریر سے باہر ہے جس کا اعتراف علمائے کرام ومشائخ عظام نے اپنی اپنی مجلسوں میں کیا ہے حضور اشرف العلماء حضرت علامہ ومولانا مفتی الحاج سید شاہ حامد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ نے حضور شیخ اعظم دامت برکاتھم کی خدمات جلیلہ سے متاثر ہوکر جذباتی انداز میں اس اشرفی خادم سے مخاطب ہوکر اپنی مجلسی گفتگو میں ارشاد فرمایا: ارے عابد میاں میں عمر میں بڑا ہوں اور عزیزم اظہار میاں منصب میں بڑے ہیں وہ اس منصب جلیلہ پر فائز ہیں جہاں کبھی میرے جد کریم غوث العالم تارک السلطنت مخدوم سلطان سید اوحد الدین اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ جلوہ افروز ہوئے تھے۔ اس منصب عالیہ کا احترام مجھ پر بھی بیحد ضروری ہے۔ میرے خاندان میں الحمد للہ ایک سے بڑھ کر ایک علماء ومشائخ سب باکمال ہوئے لیکن اظہار میاں صاحب نے وہ تاریخ ساز عظیم کارنامہ انجام دیا ہے کہ میرے خاندان غوثیہ اشرفیہ کی آبرو رکھ لی۔ تعمیر ملت، تبلیغی خدمات، جامع اشرف ومختار اشرف لائبریری اور دیگر شعبہ جات جو قوم وملت کو روشن وتابناک سرمایہ عطا کیا ہے وہ رہتی دنیا تک موصوف کو زندہ جاوید رکھنے کے لئے کافی ہے۔ میری خدمات کا دائرہ صرف مسجد ومدرسے تک ہی رہ گیا لیکن اظہار میاں نے میرے قلبی سکون کا سامان مہیا کر دیا۔ یہ حقیقت ہے کہ حضور شیخ اعظم کی تمام کرامتوں میں ایک عظیم کرامت جامع اشرف ہے، سرکار مدینہ ﷺ کی نوازشیں اور محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رضی اللہ عنہ کی خصوصی نگاہ کرم کا نتیجہ ہی تھا کہ اہل خاندان اس بات پر پوری طرح متفق تھے کہ یہ سعید اور پاک باز شہزادہ عالم دین ہی ہوگا چونکہ ان سے سرکار اشرف کو اپنے مشن کا کام لینا ہے چنانچہ جب اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ دیار حبیب پاک مدینہ منورہ سے کچھوچھہ شریف واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے سارے خاندان کے افراد کی موجودگی میں اپنے چہیتے اور پیارے پوتے سعید وپاکباز شہزادہ گرامی کو طلب فرمایا جس کی بشارت مدینے میں دی گئی تھی جب اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کی گود مبارک میں میرے مرشد گرامی حضور

شیخ اعظم کو دیا گیا تو محبوب ربانی نے فرط محبت میں سرشار ہو کر سبھی حاضرین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور نانا جان سید عالم ﷺ کی عطاء و نوازش ہے کہ آج فقیر اشرفی کو دو پر نکل آیا ہے اس عطیۂ الٰہی پر میں سجدۂ شکر بجالاتا ہوں جس کے دونوں پر سلامت ہوں تو وہ کتنی بلندیوں پر پرواز کریگا یہ اشارہ تھا حضرت شیخ اعظم کی طرف یعنی خاندان اشرفیہ میں حضور شیخ اعظم کو یہ فخر حاصل ہے کہ حضور محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ حقیقی پردادا اور حقیقی پرنانا ہیں۔ پھر اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے خاندان کے ہر خورد وکلاں سے مخاطب ہو کر کیف وسرور کے ماحول میں ارشاد فرمایا ''ارے بابو! سب لوگ موجود ہیں تو آج غور سے فقیر اشرفی کی بات سنو سب حاضرین دیکھو یہ میرے گود میں کون ہے حاضرین نے عرض کیا یہ تو آپ کا پیارا پوتا ہے جو آپ کی گود میں مچل رہا ہے تو اس پر اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا سنو اور دیکھو یہ میں ہوں یہ میں ہوں جہاں یہ ہونگے وہیں میں ہونگا۔'' پھر آپ نے اپنے منہ سے کچھ نکال کر شہزادہ کے منہ میں ڈالا اور دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا یہ شہزادہ جد کریم سرکار مخدوم اشرف کے نام اور ان کے مشن کا اظہار کریگا اس بچے سے تاریخ ساز کام لیا جائیگا اور اپنے بزرگوں کی دینی آرزوؤں کی تکمیل کریگا میں ہمیشہ ان کے ساتھ ہوں اعلیٰ حضرت سرکار اشرفی میاں نے فرمایا آج میں اس شہزادہ کے سر پر تاج ولایت اور ہاتھ میں قلم دیتا ہوں کل اس کے ہاتھ میں دین کا علم ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆

# مختار اشرف لائبریری اور شیخ اعظم

مولانا جابر حسین اشرفی مختار اشرف لائبریری

یہ دنیا کسی بھی زمانے میں ایسے عظیم لوگوں سے خالی نہیں رہی ہے، جو دنیا میں آتے ہیں اور بڑے بڑے کارنامے انجام دیکر چلے جاتے ہیں، انہیں عظیم لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں اور ان کی ذات آنے والی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ اور روشن ستاروں کی مانند بن جاتی ہے، ان سے لوگ راہ پاتے ہیں اور اپنی منزل کی سمت کا تعین کرتے ہیں۔ انہیں گنے چنے لوگوں میں ایک نام شیخ اعظم مولانا سید محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین سرکار کلاں کا بھی ہے۔ ہیں تو آپ ایک سجادہ نشین لیکن آپ کے کام کرنے کا انداز عام سجادہ نشینوں سے کچھ ہٹ کر ہے۔ اگر یہی روش سارے سجادگان اختیار کرلیں تو کبھی کسی اقبال کو یہ کہنے کا موقع ہاتھ نہیں آئیگا کہ۔

خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن

پہلے پہل تو آپ نے ایک بڑا دینی ادارہ قائم کیا جس میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ کسی حد تک عصری علوم کا بھی انتظام کیا اور اسکا نام جامع اشرف رکھا جس میں آج سینکڑوں طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ ان کے قیام وطعام اور کتابوں کا انتظام ادارہ کے ذمہ ہے۔

لیکن آپ کی توجہ کا مرکز "مختار اشرف لائبریری" ہے۔ یوں تو آپ کے خاندان میں لائبریری قائم کرنے کا سلسلہ مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کے زمانے سے چلا آرہا ہے لیکن حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی سے چلنے کے بعد یہ سلسلہ جب سید شاہ علی حسین اشرفی میاں تک پہونچا تو یہی جوش وجذبہ اور بھی قوی سے قوی تر ہوگیا۔ اس زمانے میں جب کہ نقل وحمل کی سہولت آج کے مقابلہ میں بہت کم تھی پھر بھی انہوں نے دور دراز کا سفر کر کے ایک بڑی لائبریری قائم کی اور مطبوعہ کتابوں کے ساتھ ساتھ قلمی نسخوں کا بھی انبار لگادیا۔

۱۹۶۰ء کے آس پاس مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ کے لائبریرین نے سید شاہ علی حسین اشرفی میاں کی لائبریری سے استفادہ کیا۔ کچھ زمانے کے بعد جب انہوں نے ایک کتاب "اسلامی کتب خانہ" کے نام سے تحریر کیا تو کتب خانہ اشرفیہ کے تعلق سے لکھا:

"کتب خانہ اشرفیہ میں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کی مجموعی تعداد کم وبیش دس ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ قلمی کتابوں کی تعداد ساڑھے سات ہزار کے لگ بھگ ہے۔ جس میں اکثر نہایت نادر ہیں۔ عربی فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، تاریخ، ادب اور طب کا گرانقدر ذخیرہ موجود ہے"

ان حقائق کی روشنی میں اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مشائخ کرام نے اپنی خانقاہی زندگی میں دین کی تبلیغ واشاعت کے ساتھ علم وادب کی کیسی کیسی حیرت انگیز خدمات انجام دی ہیں۔

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں سے آج تک خاندان اشرفیہ کو ہندوستان میں جو امتیازی شان حاصل ہے۔ جہاں ایک سے بڑھ کر ایک قابل افراد پیدا ہوئے، انہیں نکھارنے اور سنوارنے میں کتب خانہ اشرفیہ کا خاص رول رہا ہے۔

لائبریری قائم کرنے کا یہ سلسلہ کتب خانہ اشرفیہ تک ہی محدود نہیں رہا۔ جب مولانا سید شاہ اظہار اشرف سجادہ نشین کا دور آیا تو یہی جوش وولولہ اور بھی زیادہ نکھر کر سامنے آیا اور ارادے اور بھی مستحکم ہوگئے۔ چنانچہ جب آپ ایک عظیم دینی درسگاہ جامع اشرف کے کام سے فارغ ہوگئے تو ایک عظیم الشان لائبریری

بنانے کا فیصلہ کیا اور اس کا نام ''مختار اشرف لائبریری'' رکھا۔

اس کتب خانہ کا ایک دھندلا سا خاکہ تو بانیٔ کتب خانہ کے ذہن میں اسی روز آ گیا تھا جب ۱۳۹۸ء میں جامع اشرف کی بنیاد پڑی تھی لیکن جامع اشرف بھی کوئی ہلکا پھلکا کام نہیں تھا کہ جلد ہی نبٹا لیا جاتا۔ اس لئے کچھ تاخیر ہو گئی۔ جب جامع اشرف کی بہت حد تک ترقی ہو گئی تو پھر آپ مختار اشرف لائبریری کی طرف متوجہ ہوئے اور عوام کے تعاون سے دیکھتے ہی دیکھتے لائبریری کی ایک عظیم الشان عمارت وجود میں آ گئی۔ اب دوسرا مرحلہ تھا لائبریری کے دیگر لوازمات کا مثلاً کتابیں رکھنے کے لئے ریک، قارئین کے بیٹھ کر مطالعہ کرنے کے لئے کرسیاں اور میز وغیرہ کا، وہ سب بھی مکمل کر لیا گیا۔ جب ان سارے کاموں سے فراغت ملی تو ۱۹۹۸ء کے اوائل میں کتب خانہ اشرفیہ کی ساری مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کو مختار اشرف لائبریری میں منتقل کر دیا گیا۔ پھر کتابیں اکٹھی کرنے کی غرض سے شیخ اعظم نے ہندو بیرون ہند کا زبردست دورہ کیا اور اہل خیر حضرات سے اس میں تعاون کرنے کی اپیل کی، شیخ اعظم کے جوش وولولہ، دلچسپی اور لگن کو دیکھ کر لوگوں نے بھرپور امداد واعانت کی اور مزید کتابیں دینے کا وعدہ کیا۔ آج اس کوشش کا یہ نتیجہ نکلا کہ مختار اشرف لائبریری میں ہندوستان، پاکستان، شام، مصر، ایران، عراق، بیروت اور سعودی عرب جیسے کئی ممالک سے کتابیں آ گئیں اور ایک ایک فن پر ہزار ہا ہزار کتابیں جمع ہو گئیں۔

یہ لائبریری چونکہ اسلامی ہے اس لئے زیادہ تر کتابیں اسلامیات ہی پر ہیں۔ حدیث، تفسیر، سیرت، علوم قرآن، فقہ، فتاویٰ، اصول فقہ، اصول حدیث، اسماء رجال تاریخ، سوانح، عربی ادب، معانی و بیان اور علم کلام وغیرہ کی کتابیں زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ لوگوں کے ذوق کو دیکھتے ہوئے سائنس، طب، اردو ادب، شعر و شاعری جیسے فنون پر بھی کافی کتابیں موجود ہیں۔ تقابل ادیان کے لئے یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ وغیرہ کی بھی مستند کتابیں موجود ہیں۔

آج بھی جبکہ شیخ اعظم چلنے پھرنے سے بالکل معذور ہیں ایک تو عمر کافی ہو چکی ہے، دوسری کئی بیماریوں سے مسلسل نبرد آزما ہیں اس کے باوجود آپ کے حوصلوں اور امنگوں میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ لائبریری میں روز بروز کتابوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر دو سال قبل چار بڑے ہال اور بھی بنوانے کا ارادہ کیا، ماشاء اللہ آج وہ چاروں ہال بن کر تیار ہیں۔

لائبریری کی ہمہ جہت ترقی کے لئے آج بھی ہندو بیرون ہند کا دورہ حسب معمول کر رہے ہیں ان کی حوصلہ مندی اور لائبریری کے عمدہ انتظام وانصرام کا ہی کرشمہ ہے کہ اب بہت سے ایسے افراد بھی جو اپنی کتابوں کو خود سے جدا کرنے کے لئے کسی بھی قیمت پر تیار نہیں تھے وہ اپنی کتابیں آج مختار اشرف لائبریری میں دیکر اپنے اندر اطمینان وسکون محسوس کر رہے ہیں۔

## قارئین کے لئے سہولیات:

☆ لائبریری میں آنے والے محقق، نقاد، اساتذہ اور مصنفین کے لئے لائبریری کے احاطے میں قیام کا انتظام ہے تا کہ وہ کسی دقت کا سامنا کئے بغیر تحقیق ومطالعہ کا کام انجام دے سکیں۔

☆ قارئین کی ضرورت کے پیش نظر فوٹو اسٹیٹ مشین کا بھی انتظام کیا گیا ہے تا کہ ضرورت پڑنے پر کوئی کتاب یا کتاب کا کچھ اقتباس فوٹو اسٹیٹ کرا سکیں۔

☆ لائبریری میں چونکہ کتابیں بہت زیادہ ہیں اور قارئین بھی کافی تعداد میں مطالعہ کرنے کے لئے آتے ہیں اس لئے ساری کتابوں کے کیٹلاگ، ٹائٹل اور مصنف رمرتب رمترجم کے اعتبار سے بنایا گیا ہے اور سارے کیٹلاگ کارڈ کو کیٹلاگ باکس میں حروف تہجی کے اعتبار سے لگایا گیا ہے اور پھر سارے فنون کا باکس الگ الگ ہے تا کہ کوئی بھی شخص آسانی سے اور کم سے کم وقت میں اپنی مطلوبہ کتابیں حاصل کر لے۔ بقیہ صفحہ ۴۲ پر

# شیخ اعظم سے خصوصی گفتگو

ادارہ

حضور شیخ اعظم بانی جامع اشرف علامہ مولانا مفتی سید شاہ اظہار اشرف کے افکار ونظریات جاننے کے لئے مفتی شہاب الدین اشرفی نے چند سوالات ان کی بارگاہ میں پیش کئے تھے۔ شیخ اعظم نے تمام سوالات کا تفصیلی جواب عنایت فرمایا ہے۔ جس کو قارئین کے افادہ کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

**س:** -آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ دین اسلام کی تبلیغ ورشد ہدایت میں صرف کیا ہے۔ آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کا اثر ہند وپاک میں محسوس کیا جارہا ہے۔ چند غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔ اور بہت سے بدعقیدہ وہابی تائب ہوکر اہل سنت میں داخل ہوئے ہیں۔ آپ کی نظر میں تبلیغ دین اورمسلک اہل سنت وجماعت کی نشر واشاعت کے لئے موثر طریقہ کار کیا ہے؟

**شیخ اعظم:**- دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کا موثر طریقہ وہی ہے جس کو اختیار کرنے کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ

ترجمہ:- اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اوراچھی نصیحت سے۔ اس آیت کریمہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایک مبلغ کے لئے اپنے دائرہ کار کے ماحول وہاں کے لوگوں کے مزاج اوران کے عادات واطوار کا جاننا ضروری ہے۔ وہ لوگوں کے مزاج اوران کے عادات واطوار کے مطابق ہی لائحہ عمل تیار کرتا ہے اگر کوئی شخص ان چیزوں سے ناواقف ہے وہ تبلیغ وہدایت کا کام صحیح طریقہ پر انجام نہیں دے سکتا ہے۔ اگر کسی سماج میں بدعقیدہ لوگ ہیں تو ایک مبلغ کے لئے سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ ان لوگوں کے گمراہی میں مبتلا ہونے کے اسباب کیا ہیں؟ اگر ان اسباب کو معلوم کرکے ان کو دور کردیا جائے تو ان لوگوں کو راہ راست پر لانے کا کام آسان ہوجائے گا۔ لیکن آج کل کے مبلغین دیوبندی اور وہابی کا نام ہی سن کر لاحول پڑھنے لگتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گمراہ اور بدعقیدہ لوگ ان مبلغین کے دائرہ تبلیغ سے باہر ہی رہتے ہیں۔ مبلغین کو عام مسلمان کے خلاف وہابیوں سے نفرت کرنے کے بجائے انکی گمراہی اور کفریہ عقائد سے نفرت کرنا چاہئے۔ اوراس کوزائل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میں نے کشن گنج اور پورینہ کے علاقہ میں یہ محسوس کیا کہ اکثر لوگوں کے وہابیوں کی جماعت میں شریک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے علاقہ میں وہابی مبلغین کا دورہ ہوتا ہے یہ لوگ وہابیوں کی ظاہری صورت کو دیکھ کران کی جماعت میں شامل ہوگئے ہیں۔ ان علاقے کے معتدل مزاج لوگوں نے مجھے اپنے یہاں آنے کی دعوت دی میں نے ان لوگوں کی دعوت کو قبول کیا اور میرا ان لوگوں

کے گھر قیام رہا۔ یہ لوگ میرے سامنے اپنی بدعقیدگی سے توبہ کیا پھر میں نے ان کے گھر سے ہی تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ میں جس گھر میں جاتا وہاں کے لوگ اپنی بدعقیدگی سے توبہ کر کے میرے ہاتھ پر بیعت ہو جاتے۔ اگر میں ان لوگوں کی بدعقیدگی کے سبب ان لوگوں کے گھر آنے کی دعوت قبول نہیں کرتا تو یہ لوگ مجھ سے کبھی قریب نہیں آتے اور نہ ہی میرے ہاتھ پر توبہ کر کے بیعت ہوتے۔

**س:** ہندوستان میں دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کے سلسلے میں آپ کا کیا نظریہ ہے کیا ہندستان میں دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کا کام اطمینان بخش طریقہ پر ہو رہا ہے؟ اگر نہیں تو اس کے اسباب کیا ہیں؟

**شیخ اعظم:-** ہندوستان کی سرزمین دعوت وتبلیغ کے لئے بہت زرخیز ہے۔ مبلغین اسلام کی کثیر تعداد نے ہندوستان کو اپنی تبلیغ کا مرکز بنایا۔ اور مختصر سی مدت میں یہاں بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ متعدد ممالک میں ہندوستان کے منقسم ہونے کے باوجود یہاں مسلمانوں کی تعداد انڈونیشیا کے علاوہ تمام اسلامی ممالک سے زیادہ ہے۔ یہ ان مبلغین کے جدو جہد کا نتیجہ ہے انہوں نے اپنے کردار وعمل سے ہندوستان کے سماج اور معاشرے میں نئی روح پھونک دی۔ ہندوستان کے باشندوں کے دلوں میں ان کی عقیدت ومحبت جاگزیں ہوگئی اور لوگ ان کے نظریات اور معمولات کو ذہنی اور عملی طور پر قبول کرنے لگے اس دور میں مبلغین نے خود کو ہندوستان کے سماجی ومعاشرتی سرگرمیوں سے الگ کرلیا ہے۔ ہندوستان کے سماجی اور معاشرتی کام میں ایسے لوگ سرگرم ہیں جن کو دینی اور اخلاقی اعتبار سے کوئی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ بلکہ بعض لوگوں کا کردار وعمل بالکلیہ اسلامی مزاج کے منافی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ غیر مسلم اسلامی نظریات اور معمولات سے ناآشنا ہیں۔ اور ہماری تبلیغی سرگرمیوں کا دائرہ اپنے لوگوں ہی میں محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ اور ہندوستان میں دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کا کام محدود ہو کر رہ گیا ہے۔

**س:** دینی تعلیم کی نشر واشاعت میں خانقاہ کا کتنا حصہ ہے۔ کیا آپ اس دور میں مدارس اسلامیہ اور خانقاہ کی کارکردگی سے مطمئن ہیں؟

**شیخ اعظم:-** دینی تعلیم کی نشر واشاعت میں مدارس اسلامیہ کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ فقہ، تفسیر، حدیث، کلام، لغت، معانی کی تعلیم مدارس اسلامیہ میں دی جاتی ہے اور تصفیہ قلب اور تزکیہ باطن کا کام خانقاہوں میں ہوتا ہے۔ پہلے زمانے میں مدارس اسلامیہ اور اس میں کام کرنے والے علماء کو بادشاہوں اور نوابوں کی سرپرستی حاصل تھی۔ بادشاہوں اور نوابوں کا دور ختم ہو جانے کے بعد ہندوستان کی متعدد خانقاہوں نے مدارس اسلامیہ کی سرپرستی قبول کی بلکہ خانقاہ کے سجادہ نشینان نے ضرورت زمانہ کے مطابق ہندوستان کے متعدد علاقوں میں مدارس قائم کئے۔ اس سلسلہ میں میرے پردادا اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کی خدمات بہت نمایاں ہیں۔ انہوں نے ہندوستان کے متعدد علاقوں میں مدارس قائم کئے۔ جن میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نمایاں حیثیت کا حامل ہے اور ہندوستان کے بہت سے اداروں کی سرپرستی بھی قبول فرمائی۔ اشرفی پریس قائم کر کے بہت سی کتابیں شائع کیں۔ تحقیق ومطالعہ کے لئے کچھوچھہ مقدسہ میں اشرفی لائبریری قائم کی جس میں سات ہزار سے زائد صرف قلمی نسخے موجود تھے۔ مطبوعہ کتابوں کی تعداد بھی ہزاروں میں تھی۔ غرضیکہ ہر دور میں دینی تعلیم کی نشر واشاعت میں خانقاہوں کا اہم رول رہا ہے۔ جہاں تک اس دور میں مدارس اسلامیہ کی کارگزاری کا سوال ہے تو آج بھی متعدد مدارس دینی تعلیم کی نشر واشاعت میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ بعض مدارس دینی رجحان کے مفقود ہونے کے سبب مائل بہ انحطاط ہیں اور بہت سے مدارس اپنے فرائض کو ادا کرنے سے قاصر ہیں اس لئے کہ اس کا انتظام وانصرام ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جن کے نزدیک دینی تعلیم کی کوئی قدر ومنزلت نہیں ہے۔ مدارس اسلامیہ کے ساتھ خانقاہی نظام بھی

روبزوال ہے۔ بہت سی خانقاہیں اپنے فرائض سے غافل ہوچکی ہیں۔

**س:-** جامع اشرف کے قیام کا پس منظر کیا ہے؟

**شیخ اعظم:-** جامع اشرف کا قیام کسی حادثہ یا واقعہ کے رونما ہونے کے سبب نہیں ہوا ہے۔ بلکہ میرے دادا نے عالم ربانی مولانا احمد اشرف علیہ الرحمہ نے ایک ایسے ادارہ قائم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جو ہندوستان میں تمام علوم اسلامیہ کا مرکز ہو۔ میرے دادا کی عمر نے وفا نہیں کی۔ میں نے اپنے دادا کی خواہش کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا ہے۔ انشاء اللہ العزیز جامع اشرف مستقبل قریب میں میرے دادا کی خواہش کے مطابق تمام علوم اسلامیہ کا مرکز ہوگا۔

**س:-** کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ جامع اشرف مستقبل قریب میں تمام علوم اسلامیہ کا مرکز بن جائے گا۔ اور ہندوستان میں اس کی وہی حیثیت ہوجائے گی جو مصر میں جامع ازہر اور قاہرہ یونیورسٹی کی ہے۔ حالانکہ جامع اشرف انتیس سالوں میں ہندوستان کے دیگر بڑے اداروں کے مقابل میں بہت زیادہ ترقی نہیں کرسکا ہے۔

**شیخ اعظم:-** ہر ادارہ ابتداء میں محدود پیانے پر کام شروع کرتا ہے۔ پھر اس کے معاونین و منتظمین کی انتھک کوشش کے سبب بام عروج پر پہنچ جاتا ہے۔ سرسید نے علی گڑھ میں ایک ادارہ منٹو اسکول کے نام سے قائم کیا تھا۔ سرسید کے دور میں وہ ادارہ ایک معمولی کالج کی منزل تک ہی پہنچ سکا تھا۔ پھر سرسید کے انتقال کے بعد اس ادارہ کے مخلصین کی جدوجہد نے اسے بین الاقوامی شہرت کی حامل ایک عظیم الشان یونیورسٹی بنادیا۔ میں نے جامع اشرف کا آغاز خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں کے ایک ہال میں کیا تھا۔ آج جامع اشرف کی متعدد عظیم الشان عمارتیں بن گئی ہیں اس میں علوم وفنون کے متعدد شعبے قائم ہوگئے ہیں۔ تحقیق اور مطالعہ کے لئے ایک عظیم الشان لائبریری کا قیام ہوچکا ہے۔ شعبہ تصنیف وتالیف کا آغاز ہوچکا ہے۔ درجنوں کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ ماہنامہ غوث العالم ہر ماہ پابندی سے شائع ہورہا ہے۔ سرسید کے دور میں علیگڑھ میں قائم شدہ ادارہ نے جتنی ترقی کی تھی جامع اشرف کی ترقی اس سے کم نہیں ہے۔ اب میں نے جامع اشرف کا انتظام محمود میاں کو سونپ دیا ہے وہ اپنی محنت اور کاوش اس ادارہ کو تمام علوم اسلامیہ کا ایک عظیم مرکز بناسکتے ہیں۔

**س:-** جامع اشرف کی تعمیر اور ترقی میں کن لوگوں نے آپ کا بھرپور ساتھ دیا ہے؟

**شیخ اعظم:-** ۱۹۷۸ء سے قبل میں نے اپنے والد گرامی مخدوم المشائخ حضرت مولانا مفتی الشاہ سید مختار اشرف علیہ الرحمہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ سے جامع اشرف کے قیام کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے دعاؤں کے ساتھ اجازت دے دی پھر خانوادۂ اشرفیہ اور علماء ومشائخ کو تعلیمی کونشن میں مدعو کیا تھا میرے والد کی سرپرستی میں جامع اشرف کے قیام سے متعلق متعدد اجلاس ہوئے۔ خانوادہ اشرفیہ کے تمام افراد نے جامع اشرف کے لئے اپنے بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ تعلیمی کونشن کے بعد میں نے خانقاہ اشرفیہ کے ہال میں تعلیم شروع کردی۔ تعلیم تو شروع ہوگئی لیکن تعلیم کے لئے ایک مستقل درسگاہ اور بچوں کی رہائش کے لئے دارالاقامہ کی شدید ضرورت تھی۔ جن لوگوں نے اپنے تعاون کی یقین دہانی کرائی تھی ان میں سے اکثر لوگ جامع اشرف کی تعمیری مرحلہ کے آغاز ہی میں کنارہ کش ہوگئے۔ اس وقت ہندوستان میں میرے مریدین جامع اشرف کی اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کے قابل نہیں تھے۔ میں پریشانی کے عالم میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور اپنے دکھ اور درد کو بیان کرکے بارگاہ غوث اعظم میں استغاثہ پیش کیا۔ پھر جب واپسی میں دبئی پہنچا تو جناب ہاشم رضا (جو پاکستان کے رہنے والے ہیں) نے جامع اشرف کی تعمیر سے متعلق میرے عزم وارادہ کو سن کر فوری طور پر جامع اشرف کی درسگاہ اور ہوسٹل کے لئے اکتیس کمروں کی تعمیر کی پیشکش کی۔ مجھے امید نہیں تھی کہ جامع اشرف کی درسگاہ اور ہوسٹل کی یہ ضرورت اتنی جلد پوری ہوجائے گی۔ یہ سب سرکار غوث پاک اور خواجہ غریب نواز کا کرم ہے۔ میں

جناب ہاشم رضا کے اس احسان کو زندگی بھر فراموش نہیں کرسکتا ہوں انہوں نے نازک وقت میں اتنی بڑی قربانی پیش کر کے میرے مسئلے کو بہت حد تک حل کر دیا۔ اللہ تبارک وتعالی ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

**س:**- ماہنامہ غوث العالم آپ کی سرپرستی میں پابندی سے شائع ہو رہا ہے اس ماہنامہ کو بہتر بنانے کے لئے آپ کا کیا مشورہ ہے؟

**شیخ اعظم:**- ایک کامیاب رسالہ کے لئے جن چیزوں کا ہونا ضروری ہے وہ سب اس ماہنامہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کے اکثر مضامین مشمولات معیاری ہوتے ہیں۔ البتہ کمپوز کی غلطیاں ماہنامہ کے وقار کو مجروح کر رہی ہیں۔ اس کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ رسالہ کا اداریہ حالات اور وقت کے تقاضا کے مطابق ہونا ضروری ہے بعض اداریہ کو پڑھ کر مجھے خوشی حاصل ہوئی ہے۔

**س:**- ماہنامہ غوث العالم کے توسط سے آپ قارئین کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں۔ اس نازک اور پرآشوب دور میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے۔

**شیخ اعظم:**- اس دور میں مسلمانوں کو امن وسلامتی اسلامی قانون پر عمل کرنے میں ہے۔ دشمنان اسلام کی ہر شورش اور یلغار کا جواب مسلمانوں کا کردار اور عمل ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہر دور میں سازشیں رچی گئیں۔ مسلمانوں پر ظلم وتشدد برپا کیا گیا۔ لیکن مسلمانوں کے پایہ استقلال میں لغزش نہیں آئی۔ مخالف ماحول اور دہشت کے سائے میں بھی مسلمان اسلامی روایات اور اقدار پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہے۔ مسلمانوں کے اسی عزم واستقلال کے سامنے دشمنان اسلام کی ساری طاقتیں پسپا ہوگئیں ان کی ساری سازشیں ناکام ہوگئیں۔ اگر آج بھی مسلمان اسلامی احکام پر مضبوطی سے عمل کرتے رہیں گے تو طاغوتی طاقتیں ان کے مقابل میں تاش کے پتوں کی طرح بکھر جائیں گی۔ باطل کی سرکوبی اور ظالموں کے ظلم کو ختم کرنے کے لئے اسلامی اور اخلاقی اقدار سے تجاوز کرنا مسلمانوں کو ہلاکت کے دہانے پر پہنچائے گا۔

☆☆☆☆☆

# شیخ اعظم ایک عبقری شخصیت

مولانا غلام محبوب سبحانی اشرفی، خلیفہ حضور شیخ اعظم، افریل عبادت پور، سالماری، کٹیہار بہار

ہندوستان کی اسلامی تاریخ جن کثیر اور متنوع اجزاء پر مشتمل ہے ان میں تعلیم و تعلم کا شعبہ خصوصی طور پر عظمت واہمیت کا حامل ہے کتب تاریخ کے مطالعہ سے اور حالات حاضرہ کے مشاہدہ سے عیاں ہے کہ پندرہویں صدی کا ہندوستان گذشتہ صدیوں کے ہندوستان سے تمدنی، معاشرتی اور سیاسی اعتبار سے مختلف ہے، اس تبدیلی کے رونما ہونے میں علوم اسلامیہ کو کلیدی حیثیت حاصل ہے کیونکہ ان علوم کے بغیر صرف جدید ٹکنالوجی اور سائنسی علوم کے ذریعے اعلیٰ معاشرہ وسماج کا قیام ناممکن ہے۔

زمانہ موجودہ میں ہر قوم اپنی شخصیت اور اہمیت کو اجاگر کرنے اور شاندار مستقبل کی تعمیر وترقی کیلئے اپنی گذشتہ تاریخ اور اسلاف کے کارناموں کو نشان راہ بنا کر اپنا قدم بڑھاتی ہے لہذا مسلمانوں کی بھی ہر دور میں خصوصیت رہی کہ اگر وہ مستقبل کی تابناکی کیلئے راہیں تلاش کرتا ہے تو اپنی مذہبی اصول اور اسلاف کے دستور کے مطابق تعلیم و تعلم، درس وتدریس اور مذہبی شعار کو بنیادی حیثیت دیتا ہے اور اس کو کار خیر سمجھتا ہے وہ طلبہ کی امداد، تعلیم کی اشاعت، کتب ورسائل، سامان درس وتدریس کا وقف، مدارس کی تعمیر وترقی اور علماء حقہ کی خدمت واعانت کو مذہبی حکم اور باعث اجر وثواب، ذریعہ فلاح دارین سمجھتا ہے، آج مسلمانوں کو جو نمایاں مقام حاصل ہے تو اس کا دارومدار اسلاف کرام کے کارناموں پر ہے، اسلاف کرام نے تبلیغ وارشاد کیلئے خانقاہیں قائم کیں، مکاتب ومدارس قائم کئے جہاں سے وقت کے جید علماء ونامور ہستیاں نکلیں اور ان کے ذریعہ اسلام کو بڑھنے اور پنپنے کا سنہرا موقع ملا، انہیں برگزیدہ ہستیوں کے خوان علم سے مستفیض ہوکر دنیائے سنیت کو علمی، روحانی فیوض سے ہمکنار کرنے والی قد آور شخصیت کو عوام شیخ اعظم بانی جامع اشرف حضرت علامہ سید محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے آپ اولاد غوث اعظم واولاد رسول، ہم شبیہ غوث جیلاں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے پرپوتے اور حضور مخدوم المشائخ الحاج سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں۔

**آپ کی پیدائش اور نام:** جب آپکی پیدائش ہوئی تھی تو آپ کے پرداد، ہم شبیہ غوث اعظم اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ مدینہ طیبہ کی حاضری کی سعادت حاصل کر رہے تھے دوران حاضری آپ نے اپنے ارجمند پوتے کا تذکرہ فرمایا اور 'اظہار اشرف' نام تجویز فرما کر زبان حال سے اشارہ فرمادیا کہ بارگاہ سرکار میں جن کا نام اظہار رکھا گیا ہے وہ مستقبل میں لوگوں کے قلوب واذہان میں مدینے والے کی سچی الفت ومحبت کا شمع روشن کرے گا اور دین حقہ ثابتہ کی تبلیغ واشاعت کیلئے ایسا قلعہ نصب کردے گا جس کا کوئی جواب نہ ہوگا، چنانچہ آج دنیا مشاہدہ کررہی ہے کہ آپ کی ذات اسم بامسمّی ہے آپ کی ذات سے اسلام اور سنیت کو کافی فروغ ملا خصوصاً مخدومی مشن کو اتنا فروغ ملا کہ ہر طرف اشرفیت کا ڈنکا بجنے لگا اور دیوانوں کی زبانوں پر ورد جاری ہوگیا۔

اشرفی تو ناز کر اشرف پر
کون پاتا ہے خاندان ایسا

سیدی ومرشدی حضور شیخ اعظم نے جہاں ملک کے مختلف خطوں کا دورہ فرمایا وہیں بیرون ممالک کا دورہ فرما کر ہزاروں گم گشتگان راہ کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا وہیں آپ نے ایسے گاؤں اور قصبات کا دورہ فرمایا جہاں نہ مناسب سڑکیں ہیں نہ ہی سواریوں کا معقول انتظام ہوتا ہے بغیر کسی اعلیٰ سواری کے مطالبے کے چھوٹے چھوٹے گاؤں اور دیہاتوں کو مخدومی فیضان سے مالامال فرمایا۔ آپ

کے تعلق سے علاقے کے بوڑھے بزرگوں کا بیان ہے کہ ایک وقت تھا کہ پورنیہ وکٹیہاراور کشن گنج کا علاقہ اشرف علی تھانوی کے ماننے والوں کا گڑھ تھا لیکن یہ احسان ہے خاندان اشرفیہ کے مشائخ عظام کا بالخصوص حضور شیخ اعظم کا الحمد للہ آج اہلسنت والجماعت کی اکثریت نظر آرہی ہے، بے شمار علماء وفضلاء وحفاظ کرام نظر آرہے ہیں جن کے ذریعے لوگوں کے قلوب الفت سرکار وشمع ایمانی کے نور سے جگمگا رہے ہیں۔

یہ بات بھی قابل غور رہے حضور شیخ اعظم نے جہاں تبلیغی دورہ میں سفر کی صعوبتوں کو برداشت کیا وہیں حاسدین، تنگ نظروں کی ایذارسانی کا سامنا بھی کیا لیکن سچے عاشق کی علامت میں سے ہیکہ وہ زمانے کی پرواہ کئے بغیر اعلاء کلمۃ الحق کیلئے سراپا خلوص کا پیکر بن کر نظروں میں رضائے مصطفیٰ ورضائے مولیٰ کو بسائے مقاصد اصلیہ میں لگے رہتے ہیں، چنانچہ حضور شیخ اعظم قبلہ کی زندگی بھی مکمل عشق رسول سے مملو اور خلوص وللّٰہیت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی معلوم ہوتی ہے، تبلیغ دین میں نہ کسی کی پرواہ، نہ ایذارسانی کی فکر ہے ہاں اگر فکر ہے تو رضائے مولیٰ ورضائے مصطفیٰ کی، چنانچہ ایذارسانی کے متعلق استاذ گرامی صوفی باصفا حضرت علامہ مفتی زین الدین صاحب قبلہ کشن گنجوی دوران درس بخاری فرماتے ہیں (اس وقت نا چیز جامع اشرف میں درجۂ ثامنہ میں تھا۔) کہ جب خدا کسی کو بلند وبالا مقام عطا فرماتا ہے تو مختلف آزمائشوں میں مبتلا فرماتا ہے جیسا کہ بزرگان دین کے واقعات شاہد ہیں، ایک دفعہ حضور صاحب سجادہ کشن گنج کے ایک جلسہ میں تشریف لے گے تھے، جلسہ میں ایک مولوی تقریر کر رہا تھا، دوران تقریر ایک احمقانہ ضابطہ بیان کیا کہ "اصلی سید کی پہچان ہی یہی ہے کہ اگر ان کے ہاتھ میں انگارہ دے دیا جائے تو ہاتھ نہ جلے۔" اصل میں مولوی صاحب کو حضرت کی طرف تنقید کرنی تھی، کسی طرح حضور صاحب سجادہ کو اس ضابطے کا علم ہوا تو بعد جلسہ مولوی صاحب کو طلب فرمایا اور دریافت کیا کہ کیا تو فقیر سید کا امتحان لینا چاہتا ہے اگر تیرے اندر ہمت ہے تو آسمان کیطرف نگاہ اٹھا صحیح پہچان سمجھ میں آجائیگی اتنا سننا تھا مولوی بوکھلا یا اور معافی کا طلب گار ہوا فوراً قدموں میں گرا، غرض کہ اس طرح ایذارسانی کے واقعات بہت سے ہیں طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔

اگر آپ سیدی ومرشدی حضور شیخ اعظم کی زندگی کا مطالعہ فرمائیں گے تو معلوم ہوگا کہ جہاں حضور شیخ اعظم نے دورہ تبلیغ وارشاد کیلئے عوام وخواص کو رشد وہدایت سے نوازا ہے اور سچے مرشد ہونے کا حق ادا کر دیا ہے کیونکہ آپ کے قلب میں عوام کا درد، طالبان علوم نبویہ کی تشنگی کا احساس اور دین متین کی خدمت کا جذبہ موجزن تھا جس کی تکمیل کیلئے آپنے صرف تبلیغی دورہ پر اکتفانہ فرمایا بلکہ مدرسہ کی تعمیر فرمائی اور ایک عظیم الشان لائبریری قائم کیا یقیناً آپکی نظروں میں صوفیائے عظام ومشائخ کرام کی سیرتیں اور انکے عظیم کارنامے تھے جس طرح صوفیائے کرام وگوشہ نشیں مشائخ عظام نے صرف مجاہدۂ نفس اور اوراد ووظائف پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ وہ شریعت وطریقت اور ظاہر وباطن دونوں کی تطہیر کیلئے تعلیم وتعلم کو اپنا حقیقی نصب العین بنایا۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کے قدیم مشائخ وبزرگان دین درس وتدریس سے کافی شغف رکھتے تھے خانقاہوں میں تشنۂ لبانِ تصوف وعلوم باطن کی طرح طالبان علوم ظاہری کی بھی ایک جماعت ہوتی تھی اور باضابطہ خانقاہوں کیلئے حکومت کی طرف سے جو عطیئے یا شخصی اوقاف ہوتے ان کا بڑا حصہ طالبان علوم نبویہ پر صرف کیا جاتا اسی وجہ سے قدیم خانقاہوں کو مدارس ومکاتب کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے۔

سیدی مرشدی نے بھی اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حاوت اور تقاضے کا دل کی گہرائی سے مطالعہ کیا اور ایک ایسا ادارہ قائم فرمانے کا منصونہ تیار کیا جو تعلیمی نصاب کے اعتبار سے ایسا جامع ہو جو وقت اور تقاضے کے مطابق لوگوں کی ضروریات کو پورا کرے خاص کر طلبہ کو دینی شعور کے ساتھ دنیاوی علم وآگہی سے نوازے تا کہ وہ اپنی عملی زندگی میں اقتصادی یا عمرانی مسائل سے ہراساں نہ ہوں اور اس ادارے کا دائرہ کار اتنا وسیع ہو کہ جہاں بحیثیت درسگاہ کے مرکزی حیثیت کا حامل ہو وہیں دینی وفلاحی کام کیلئے، تصنیف وتالیف، نشر واشاعت کا عظیم مرکز بھی ہو چنانچہ اس عظیم منصوبے کی تکمیل کے تحت ۱۹۷۸ء میں ایک عظیم ادارہ بنام جامع اشرف قائم فرمایا۔ اس ادارہ کے متعلق شہزادۂ محدث اعظم سید حسن مثنیٰ انور قبلہ کے تاثرات:-

بقیہ...... صفحہ ۴۷ پر......

# میں نے آپ کو دیکھا ہے

مولانا محمد نور القمر ابن رقم مصباحی دار العلوم فیضان رزق اللہ کوڑینار شریف، ضلع جونا گڑھ (گجرات)

کچھ چیزوں کے اندر حسن صوری اور حسن معنوی ایسے انداز سے جلوہ گری ہوتی ہے کہ دیکھنے والا نہ چاہتے ہوئے بھی اسے پاس بلانے، قریب کرنے، محفوظ رکھنے بلکہ اپنے دل کے سب سے خوبصورت گوشے میں چھپا دینے کی تمنا کرنے لگتا ہے۔ اس حسن کی جلوہ گری جب کسی باپ کے اندر ہوتی ہے تو بیٹا ایسے باپ پر فخر کرنے لگتا ہے، مخدوم العلماء حضرت سید اظہار اشرف مدظلہ العالی فرماتے ہیں: ''اگر مخدوم المشائخ (سرکار کلاں) رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کو ایک باپ کی حیثیت سے پیش کیا جائے تو بھی اس میں شک نہیں کہ آپ ایک مثالی باپ تھے، ایک مثالی باپ بننا کوئی آسان بات نہیں، اگر باپ کے حقوق اولاد پر ہیں تو باپ پر بھی اولاد کے حقوق ہیں جن کو پورا کر کے ہی ایک باپ ''مثالی باپ'' بن سکتا ہے..............

حضرت مخدوم المشائخ رحمۃ اللہ علیہ (سرکار کلاں) نے اپنی اولاد کے حقوق کو ادا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے، بلکہ انہیں ان کے حقوق سے زیادہ عطا کیا ہے۔'' (سرکار کلاں نمبر ص ۱۴)

''مولانا اکرم اللہ شہابائی گوپاموی نے شمس العلماء علامہ عبدالحق خیرآبادی سے پوچھا بھائی صاحب! دنیا میں حکیم کا اطلاق کن کن پر ہے۔ مولانا کہنے لگے بھیا! ساڑھے تین حکیم دنیا میں ہیں۔ ایک معلم اول ارسطو، دوسرے معلم ثانی فارابی، تیسرے والد ماجد مولانا فضل حق خیرآبادی اور نصف بندہ۔'' (باغی ہندوستان ص ۱۹۶ جدید)

کبھی اسی حسن کی جلوہ گری بیٹے کے اندر ہوتی ہے تو باپ خود بیٹے پر فخر محسوس کرنے لگتا ہے، آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس، منعقدہ ۲۷/۲۸/۲۹/۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء میں الخطبۃ الاشرفیہ کے عنوان سے حضور اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے جو خطبہ صدارت پیش فرمایا تھا جسکو پڑھ کر سنانے والے محدث اعظم ہند تھے اسی خطبۂ صدارت میں یہ کلمات بھی ہیں:

''ہاں میری اسی سال کی کمائی میں صرف دو چیزیں ہیں، جن کی قیمت کا اندازہ اگر آپ میری نگاہ سے کریں تو ہفت اقلیم کی تاجداری ہیچ نظر آئیگی، یہ میری بڑی قیمتی کمائی ہے، جس پر دنیا میں ناز ہے، اور آخرت میں فخر ہے، جسکو میں اپنے سے کبھی جدا نہیں کر سکتا تھا لیکن آج اعلان حق کے لئے میں اپنی ساری کمائی نذر کر رہا ہوں، میرا اشارہ پہلے اپنے لخت جگر و نور العین مولانا الحاج ابوالمحمود سید احمد اشرف اشرفی جیلانی پھر اپنے نواسۂ جگر پارہ مولانا الحاج ابو المحامد سید محمد محدث اشرفی جیلانی کی طرف ہے جن دونوں کی ذات میری ضعیفی کا سرمایہ ہے۔''

(خطبات علماء اہلسنت ص ۶، مخدوم الاولیاء ص ۳۳۶)

کبھی مرید اپنے پیر و مرشد پر فخر کرتا ہے ان میں اسی حسن کی جلوہ گری کو دیکھ کر مچلتے ہوئے اپنی جان ان پر نثار کر دیتا ہے مولائے روم حضرت جلال الدین رومی (۶ ربیع الاول ۶۰۴ھ/۵ جمادی الاخری ۶۷۲ھ) رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آپ نے سنا ہوگا، حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ پر انہوں نے اپنی جان کا کیسا نذرانہ پیش کیا، جب حضرت شمس تبریز آپ کے اندر عشق کی آگ بھڑکا کر روپوش ہو گئے تو آپ دیوانہ وار ان کے نشان قدم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے، ہر طرف مارا مارا پھرتے رہے جب

کہیں پر سراغ نہ ملا تو مایوس ہو گئے حضرت شمس کے فراق میں بہت کثرت سے دلدوز غزلیں کہیں:

ولما لم یر للشمس عینا ولا اثرا سکنت نفسۂ
وقال لا فرق بینی وبین الشمس انه کان شمسا
فاناذرۃ وان کان ہو بحرافانا قطرۃ ونور الذرۃ
من الشمس وحیلۃ الفطرۃ من البحر
ومرض وقال ان الارض جائعۃ تطلب
لقمۃ دسمۃ وستنالھا عن قریب.

ترجمہ: جب شمس کا کچھ پتا نہ چلا اسوقت مولانا نے فرمایا کہ میں اور شمس دو نہیں وہ اگر آفتاب ہیں تو میں ذرہ ہوں، وہ اگر دریا ہیں تو میں قطرہ ہوں، ذرہ کی ہستی آفتاب ہی سے ہے، قطرہ کا وجود دریا ہی سے ہے، ان کی یاد میں مریض ہو گئے۔ فرمایا زمین بھوکی ہوگئی ہے، لقمۂ چرب چاہتی ہے جلد کامیاب ہو جائیگی۔

(الرائد لکھنؤ ۱۶ مئی ۲۰۰۶ء)

کبھی پیر خود مرید پر فخر کرتا ہے، حضرت آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی ایسے ہی مرید کے حق میں فرمایا، اگر قیامت کے دن خدا مجھ سے پوچھے گا کہ آل رسول بتا! دنیا سے میرے لئے کیا لایا تو میں اس وقت احمد رضا کو پیش کر دونگا۔"

(تذکرۂ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص ۴۰۰، سید ین نمبر ص ۲۷۶)

بالکل اسی طرح مذکورہ قضیہ مدرسوں، دار العلوم، جامعات اور یونیورسٹیوں پر بھی صادق آتا ہے، اگر کوئی دینی ادارہ یا دنیاوی ادارہ تعلیمی معیار کے بلند ترین منزلوں پر فائز ہو، عظیم ترین مقاصد کا حامل، جامع ترین نصاب تعلیم سے آراستہ اور منصوبہ بند خطوط پر گامزن ہو تو ایسے علمی مراکز سے فارغ ہونے والے ان اداروں کی طرف خود کو منسوب کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں، جیسے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی والے علیگ کہلاتے ہیں۔ (قائم شدہ ۱۸۷۷ء) جامعہ ملیہ (قائم شدہ ۱۹۲۵ء) والے جامعی، فیض العلوم (۱۳۵۶ء) والے فیضی، جامعہ نعیمیہ (۱۳۵۲ء) والے نعیمی، جامع اشرف (۱۹۷۸ء) والے اشرفی جامعی اور دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم (قائم شدہ ۱۹۷۲ء میں مصباحی کہلاتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی ادارہ کسی خاص شخصیت کی تعمیر و ترقی میں خاص رول ادا کرتا ہے اور ادھر وہ شخصیت بھی ایسی فطری استعداد و صلاحیت، موروثی ذہانت و قابلیت، داخلی فہم و فراست، طبعی ذکاوت و فطانت اور باطنی جلا و طہارت کی وجہ سے اپنے اساتذہ کرام سے بھرپور اپنا حصہ حاصل کرتی ہے اور اپنے حسن ظاہری و باطنی کمال صوری و معنوی کو اس طرح نکھار لیتی ہے کہ اب اس پر خود ادارہ ناز کرتا ہے، اساتذہ فخر کرتے ہیں۔

لہذا ہم دیکھ رہے ہیں کہ مصباحیوں کی انجمن میں کچھ ایسے بھی ماہ و نجوم ہیں جنکی روشنی رشک آفتاب، جنکی مدھم کرنیں، آئینہ مہتاب ہیں، وہ اس باغ فردوس ۱۳۵۳ھ کے ایسے مہکتے پھول ہیں جن سے چمن کی زینت وابستہ، گلوں کی رنگت قائم، نازک ڈالیوں کی ادائیں آشکار، سبز پتوں کی شرافت باقی، غنچوں کی نفاست برقرار ہے، یہ ہستیاں وہ ہیں جو الجامعۃ الاشرفیہ کی پونجی، باغ فردوس کا سرمایہ ہیں، یہ الجامعۃ الاشرفیہ سے پہچانے نہیں جاتے بلکہ الجامعۃ الاشرفیہ خود ان سے پہچانا جاتا ہے۔ ایسے فرزندان اشرفیہ کی لسٹ جن پر الجامعہ الاشرفیہ فخر کرتا ہے کافی طویل ہے یہاں پر چند نابغہ روزگار مصباحی ہستیوں کا نام حصول برکت کے لئے لکھا جاتا ہے۔

رئیس القلم حضرت ارشد القادری مصباحی رحمۃ اللہ علیہ، شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق مصباحی رحمۃ اللہ علیہ، مفکر اسلام علامہ قمر الزماں مصباحی انگلینڈ، ادیب شہیر حضرت افتخار احمد مصباحی عرب، شیخ الاسلام حضرت سید مدنی میاں مصباحی انڈیا، حضرت بدر القادری مصباحی، ہالینڈ، شہنشاہ خطابت حضرت

عبیداللہ خاں اعظمی مصباحی انڈیا، ادیب عصر حضرت علامہ محمد احمد مصباحی انڈیا، حضرت علامہ یٰسین اختر مصباحی انڈیا، مولانا قمرالحسن بستوی مصباحی، امریکہ، حضرت احمد القادری مصباحی امریکہ، شہزادۂ سرکار کلاں شیخ اعظم حضرت سید اظہار اشرف مصباحی، حضرت اشرف العلماء سید حامد اشرف مصباحی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ سید محمد جیلانی محامد اشرفی مصباحی ایڈیٹر المیز ان ممبئی وغیرہم۔

ان کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں وہ مصباحی ہیں جو فکر و بصیرت سے سرشار ملک و بیرون ملک علمی و تبلیغی محاذوں پر ڈٹے ہوئے ہیں، جو جہاں پر ہیں قائد امام ثابت ہوئے ہیں۔ ہجوم عوام سے لیکر دانش کدوں تک اپنی بے پناہ تعلیم و تعمیری قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منوار ہے ہیں، تحقیق و تصنیف ہو یا دعوت تبلیغ کا، تحریک و تنظیم ہو یا سیاست و صحافت کا، رشد و ہدایت ہو یا امامت و خطابت کا، ہر رخ پر نا قابل تسخیر توانائیوں کے ساتھ مصباحی دستے ہر طرح کے اسلحوں سے لیس ہو کر باطل قوتوں سے برسر پیکار ہیں............

وہ فرزندان اشرفیہ جن کی تحریری و اشاعتی، دعوتی و صحافتی کارگزاریوں کی بنیاد پر الجامعۃ الاشرفیہ فخر کرتا ہے ان کی مکمل فہرست پیش کرنا بہت مشکل ہے، بلکہ فضلاء اشرفیہ کی جو مختصر فہرست اوپر دی گئی ہے صرف انہی کی علمی و عملی سرگرمیوں پر ایک اچٹتی ہوئی نگاہ بھی ڈالی جائے تو گفتگو طویل ہو جائیگی، ایسی طویل گفتگو اس مختصر تحریر میں مناسب نہیں، یہاں پر سردست الجامعۃ الاشرفیہ کے فرزندوں میں سے ایک عظیم فرزند کا تذکرہ پیش کر رہا ہوں جس پر اشرفیہ کو فخر ہی نہیں بلکہ اشرفیہ کی مکمل روحانی زندگی کی طاقت پرواز اسکے خاندان سے وابستہ ہے، اشرفیہ کو اسکے خاندان سے وہی نسبت حاصل ہے جو نسبت جسم کو روح سے، عمارت کو بنیاد سے، درخت کو جڑ سے حاصل ہے، اشرفیہ کے اس عظیم فرزند سے میری مراد حضرت علامہ و مولانا سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی مصباحی مدظلہ العالی ہے۔

## پیدائش، تعلیم و تربیت:

آپ کی پیدائش ۶ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ میں کچھوچھہ مقدسہ میں ہوئی، جس وقت آپ پیدا ہوئے تھے اس وقت آپ کے پردادا حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں تھے، کشف کے ذریعہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ آج میرے گھر پوتا پیدا ہوا ہے۔ آپ نے اپنے مرید خاص حضرت علامہ مفتی یونس صاحب نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا یونس! گھر میں پوتا پیدا ہوا ہے، حضرت مولانا موصوف نے دل میں سوچا کہ خط نہ تار پھر پوتا پیدا ہونے کی خبر اچانک کیسی؟ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، برخوردار! فقیر کو خط اور تار کی ضرورت نہیں ہوتی، آپنے وہیں پہ اپنے پیدا ہونے والے پوتے کا نام "اظہار اشرف" رکھا اور امید ظاہر کی کہ انشاء اللہ اس پوتے سے دین متین کی خوب خوب خدمت ہوگی اور اشرفیت کا اظہار ہوگا۔

میرے خیال سے حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ اس بشارت کی طرف ہے جو تارک السلطنت حضرت مخدوم اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے روحانی فرزند حضرت سید عبدالرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے حق میں ارشاد فرمایا تھا: "تمہاری اولاد کے حق میں حق تعالیٰ سے یہ درخواست کی ہے کہ ہمیشہ مقبول و مسعود رہیں اور تمہاری اولاد میں سے ہر طبقہ میں ایک رجال الغیب اور مجذوب ہوگا اور ایک ایسا شخص ہوگا جسکے اندر میری حالت اتر آئیگی۔" (مراۃ الاسرار ص ۱۱۷۷)

"میری حالت اتر آئیگی" یعنی دونوں میں خَلقی و خُلقی مشابہت ہوگی اور دین متین کی خدمت کا وافر حصہ حاصل کریگا، قدم قدم پر میری روحانیت اسکی مدد کریگی۔"

آپ نے ابتدائی تعلیم کچھوچھہ مقدسہ ہی میں حاصل فرمائی

اور اعلیٰ تعلیم کے لئے اہلسنت کی سب سے عظیم درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور پہونچے، جہاں آپ کے آباء اجداد ہی کا فیض بٹ رہا تھا، الجامعۃ الاشرفیہ میں آپ نے علامہ عبدالرؤف بلیاوی اور حضرت حافظ ملت محدث مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ جیسے باکمال یگانہ عصر اور شفیق اساتذہ کرام کے زیر سایہ رہ کر تمام علوم متداولہ کی تحصیل فرمائی۔

## شیخ اعظم اور دینی خدمات:

حضرت شیخ اعظم کچھوچھوی جس خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں اس خاندان کا دستور یہ ہے کہ پیدائش کے بعد ہاتھوں میں قلم تھما دیا جاتا ہے، پھر دوات میں قلم ڈبو کر اسم جلالت "اللہ" لکھوایا جاتا ہے، یہ عمل خانوادہ اشرف میں علم وفضل کی تحصیل و ترسیل کی علامت سمجھی جاتی ہے، پھر جیسی تربیت آپ کی ہوئی وہ اس خاندان کی شایان شان کے مطابق ہے، پھر جیسی عظیم ہستیوں کے بیچ آپ نے آنکھیں کھولیں وہ خود مٹی کو سونا بنانے والی ہستیاں تھیں۔

آپ فرماتے ہیں: "مجھ حقیر پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا بے پایاں احسان ہے کہ میں اس دنیا میں آنکھیں کھولتے ہی اپنے پردادا محبوب ربانی شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کی دعائیں پائیں، مجھے نانا کی حیثیت سے وقت کے عارف حقانی سید شاہ مصطفےٰ اشرف علیہ الرحمہ کی ذات ملی، دادا کی حیثیت سے عالم ربانی علامہ سید احمد اشرف علیہ الرحمہ کی نسبت ملی، تربیت کے لئے مثالی ماں کی گود کے ساتھ ساتھ اپنی دادی امام العرفاء سید شاہ اشرف حسین رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی وقت کی رابعہ بصریہ کی مقدس گود بھی نصیب ہوئی۔..................

باپ پر اولاد کا حق یہ ہے کہ وہ اولاد کی اچھی تربیت کرے، ان کا اچھا نام رکھے، انھیں علم و ادب سے آراستہ کرے، انہیں نیک وصالح بنانے کی کوشش کرے، جب چھ سال کے ہوں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دے، دس سال کی عمر کے ہو جائیں تو انکا بستر الگ کر دے اور نماز نہ پڑھنے پر تادیبی کاروائی کرے اور جب بالغ ہو جائے تو ان کی شادی کرے، حضرت مخدوم المشائخ سرکار کلاں نے اپنے اولاد کے حقوق کو ادا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔"

(سرکار کلاں نمبر ص ۱۴)

حضرت شیخ اعظم نے فراغت کے بعد ایک سال جامعہ نعیمہ مرادآباد میں تدریسی خدمات انجام دیں، پھر حضرت سرکار کلاں کے طلب کرنے پر کچھوچھہ شریف تشریف لائے اور وہیں سے آپ نے کثیر المقاصد دینی وملی تنظیمی و تحریکی خدمتوں کا منصوبہ بند طریقہ سے آغاز فرمایا اور بہت جلد سادات کچھوچھہ کے درمیان آپ کی قائدانہ صلاحیتیں ابھر کر نمایاں ہوگئیں، سرکار کلاں رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی تربیت اور نگرانی میں منزل بمنزل ترقی کرتے رہے یہاں تک کہ عزت و ناموری کی اس منزل کو پالیا جو آپ کے خاندان کی شایان شان ہے۔

ایک عرصہ ہوا دنیائے تصوف سے علم و تحقیق کو دیس نکالا کر دیا گیا تھا لیکن اس سلسلے میں مولانا رضاء الحق صاحب اشرفی کا خیال ہے کہ آپ نے اپنی کاوشوں سے اپنی خانقاہ کو روایتی انداز سے ہٹا کر علمی رنگ میں رنگ دیا ہے جو خانقاہوں کا ہمیشہ طرہ امتیاز سمجھا گیا۔ مزید فرماتے ہیں کہ حال ہی میں ایک دانشور نے جب خانقاہ کی زیارت کی تو اپنا تاثر یوں ظاہر کیا۔

"احاطہ خانقاہ میں جو غیر معمولی علمی و دینی سرگرمیاں جاری ہیں اسنے اسلاف کی یاد کو تازہ کردی۔" (پروفیسر اختر الواسع جامعہ ملیہ، اظہار عقیدت ص ۷)

آپ کی ایک اہم یادگار جامع اشرف ہے، آپ نے اسکی بنیاد ۱۹۷۸ء میں اپنے والد بزرگوار حضرت سرکار کلاں علیہ الرحمہ کے دست مبارک سے رکھوائی، بقول مولانا رضاء الحق صاحب اشرفی: "جامع اشرف ہی خاندان اشرفیہ کا واحد علمی نشان ہے جو پورے

خانوادہ اشرفیہ کے لئے قابل فخر ہے۔" (اظہار عقیدت ص ۹)

حضرت مفتی ایوب صاحب نعیمی مرادآبادی فرماتے ہیں:

"مولا عزوجل کا شکر بے پایاں ہے کہ حضرت قدس سرہ العزیز کی جگہ انکے نور نظر شیخ اعظم حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ سید محمد اظہار اشرف صاحب مدظلہ کو قائم فرمایا جن کی شکل وصورت سے شان سیادت ٹپکتی ہے، حضرت کے دیدار کے پیاسوں کو انہیں دیکھ کر سیرابی ہوتی ہے۔ جن کے حسن تدبر نے جامع اشرف کو وجود بخشا۔ بعید نہیں کہ آقائے نعم حضور مخدوم شہ سمنان رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کے خواب کی یہ تعبیر ہو جو حضرت شیخ اعظم کے ہاتھ سے ظاہر ہو رہی ہے۔" (سرکار کلاں نمبر ص ۵۱)

آپ کی دوسری بڑی یادگار چیز 'مختار اشرف لائبریری'' ہے، آپ نے ۱۹۹۰ء میں اسکی بنیاد ڈالی، مولانا رضاء الحق صاحب مصباحی فرماتے ہیں کہ شیخ اعظم اس لائبریری کو اسلامیات پر ایشیا کی سب سے عظیم لائبریری بنانے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔"

بہت قلیل مدت میں اس لائبریری نے جو شہرت اور اہل علم کے درمیان اعتماد حاصل کیا ہے وہ قابل قدر ہے، دانشوروں نے اس کے موجودہ نظم ونسق، قیمتی اور نایاب کتابوں کو دیکھکر جن گرانقدر تاثرات کا اظہار کیا ہے وہ بہت اہم ہیں، جام نور کے ایڈیٹر مولانا خوشتر نورانی (علیگ) نے جب فروری ۲۰۰۵ء میں پاکستان کا سفر کیا اور وہاں جامعہ نعیمیہ لاہور میں اس لائبریری کی شان وشوکت اور نادر ونایاب کتابوں کا بیش قیمت ذخیرہ دیکھا تو حیرت سے ان کی آنکھیں چار ہوگئیں، انہوں نے کہا:

"ہندوستان میں کسی دینی درسگاہ میں ایسی لائبریری کا تصور نہیں کیا جاسکتا اپنے وطن میں میں ایسی لائبریری یا تو جامع اشرف کچھوچھہ شریف میں مختار اشرف لائبریری کی شکل میں دیکھی ہے یا پھر آج جامعہ نعیمیہ میں اس قیمتی لائبریری کو دیکھ رہا ہوں۔"

(جام نور مئی ۲۰۰۵ء)

ان یادگاروں کے علاوہ آپ براہ راست بہت سے دینی اداروں، تنظیموں کے سرپرست بھی ہیں جنکی آپ بھرپور مالی امداد فرماتے ہیں، سرزمین مالیگاؤں سے ایک ہفت روزہ اخبار، الاشرف'' آپ ہی کی سرپرستی میں نکلتا ہے جو اس علاقہ میں سنیت کا بےباک ترجمان مانا جاتا ہے، اور علمی وتبلیغی اور ادبی خدمات میں نمایا مقام پایا ہے، ماہنامہ غوث العالم سے عمدہ مضامین، مواد فراہمی معلومات اور مکمل اثر آفرینی پیدا ہوتی ہے۔ تاہم ابھی اسمیں بہت کچھ سدھار لانے کی ضرورت ہے، تاہم شیخ اعظم مدظلہ کی بافیض سرپرستی اسے حاصل ہے اس لئے مستقبل میں فروغ اردو ادب، اہلسنت وجماعت کی نصرت وحمایت اور اہلسنت کے درمیان اتحاد و اتفاق کی فضاء ہموار کرنے کے تعلق سے اس رسالے کے ساتھ اچھے توقعات وابستہ ہیں۔"

## آپ کو میں نے دیکھا ہے:

آپ تبلیغی اور دینی کاموں کے لئے ملک اور بیرون ملک سفر کرتے رہتے ہیں، آپ کبھی کبھی بہار بھی تشریف لاتے تھے، جب کبھی بہار تشریف لاتے پناسی جو میرا گاؤں ہے ضرور تشریف لائے، یہ بستی شہر کشن گنج سے ۳۵ کلومیٹر کے فاصلے پر شمالی مشرق میں واقع ہے، یہ بہت خوبصورت بستی ہے، بستی کے باہر ایک ہائی اسکول، ایک چھوٹا ریلوے اسٹیشن اور گنجریا کے نام سے ایک مختصر مارکیٹ ہے، جہاں اکثر ضروریات زندگی کے سامان مل جاتے ہیں، بستی کے اندر چھوٹے چھوٹے تین بازار بھی ہیں ایک بینک، پوسٹ آفس، پولس اسٹیشن اور چار چھوٹے چھوٹے مدرسے اور ایک بڑا دارالعلوم دارالعلوم نصیریہ اشرفیہ کے نام سے موجود ہے۔ آٹھ دس ہزار کی آبادی ہے، سب سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہیں اس خوبصورت بستی سے انگریزوں اور زمینداروں کی ایک مختصر مگر حیرتناک تاریخ وابستہ ہے، جس پر اس دور کی بنی ہوئی نواب شاہی طرز کی عمارتیں، محلوں

کے کھنڈرات گواہی پیش کررہے ہیں، اسی خوبصورت بستی میں حضرت استاذ العلماء حضرت مفتی الحاج نصیر الدین احمد اشرفی رحمۃ اللہ علیہ آرام فرمارہے ہیں، آپ کی پیدائش ۱۸۷۸ء میں اور وفات ۱۹۹۷ء میں ہوئی تھی، اس حساب سے آپ کی ایک سو بیس سال عمر ہوئی۔

حضرت استاذ العلماء، حضرت اشرفی میاں کے مرید اور خلیفہ تھے، حضور صدر الافاضل مراد آبادی اور حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں اور حضرت ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ والرضوان سے درسیات کی تکمیل کیے تھے۔

خانوادہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف سے حضرت استاذ العلما رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی لگاؤ ہونے کی وجہ سے حضرت سرکار کلاں اور شہزادۂ سرکار کلاں حضرت علامہ سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی صاحب مدظلہ العالی پناسی تشریف لاتے تھے۔ اسے موقع سے ہم جیسے بے نواؤں کو جی بھر کران بزرگوں کی زیارت کرنے، باتیں سننے اور فیض اٹھانے کا موقع مل جاتا تھا، جب ۲۰۰۱ء میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور سے میری فراغت ہوئی تو فراغت کے بعد تدریسی خدمت کے لئے گجرات ضلع جوناگڑھ آنا ہوا اور تعلقہ کوڑینار میں واقع دارالعلوم فیضان رزق اللہ کے لئے میری تقرری ہوئی تو معلوم ہوا کہ ادارہ کے بانی حضرت عبدالوہاب دادا باپو رحمۃ اللہ علیہ قادری سید ہیں، بڑی خوشی ہوئی اسکے بعد بہت ہی جلد یہ بھی معلوم ہوگیا کہ سادات کچھوچھہ کا سادات کوڑینار سے بہت گہرا رشتہ ہے، بلکہ دیکھا جائے تو بہت ہی قریبی رشتہ ہے، کیونکہ دونوں مبارک سلسلوں کے مورث اعلیٰ حامہ شریف سے ہندوستان تشریف لائے تھے۔

حضرت مخدوم سمناں رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبدالرزاق نورالعین رحمۃ اللہ علیہ کو حامہ شریف میں اپنے خالہ زاد بہن سے حاصل فرمایا تھا اور انہیں ساتھ لیکر ہندوستان تشریف لائے تھے، سادات کچھوچھہ انہی کی اولاد ہیں، سادات کوڑینار کے مورث اعلیٰ سید رزق اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی حامہ شریف سے کوڑینار تشریف لائے تھے شاید یہی وجہ ہے کہ سادات کچھوچھہ کا سادات کوڑینار سے ایک تعلق خاطر پیدا ہوگیا ہے اور ہر سال بلکہ سلسلہ کی ہر تقریب، پروگرام، عرس وغیرہ میں پابندی کے ساتھ کوئی نہ کوئی ضرور کوڑینار تشریف لاتے ہیں۔ حضرت شیخ اعظم کو میں نے کوڑینار میں بھی قریب سے دیکھا، سنا اور ان سے فیض اٹھایا، آپ کوکوڑینار تشریف لاتے تو دارالعلوم فیضان رزق اللہ کے بانی سید عبدالوہاب عرف دادا باپو رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں قیام فرماتے، دادا باپو کے گھر کو اپنا گھر فرماتے، آپ تصنع و تکلف سے دور تو رہتے ہی ہیں لیکن کوڑینار شریف میں آپ کی بے تکلفی اور نمایاں ہو جاتی۔

آپ دیکھنے میں مجھے بہت ملنسار، ہنس مکھ، وجیہ صورت، چست وتوانا، کم گو نرم گو لگے، آپ کا چہرا ایسا جاذب نظر تھا کہ ہر دیکھنے والا اپنی آنکھوں کو چہرے کی جھلملاہٹ پر قابو دینے کی کوشش کرتا، آپ کی محفل کو میں نے تہذیب وشائستگی کا بہترین نمونہ پایا، آپ کسی کی بات کو نہ کاٹتے اور نہ کسی کو ٹوکتے ہاں آپ کے لباس وضع قطع اور شاہانہ طرز کے جبہ و دستار کو دیکھ کر امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت عمر بن العزیز اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تازہ کردی۔

خانوادۂ اشرفیہ کا یہ عظیم فرزند اسی لائق ہے کہ اسکو عظیم کہا جائے، بولا جائے، لکھا جائے کیونکہ جس طرح ذلیل کو عظیم کہنا ناانصافی ہے اسی طرح عظیم کو عظیم نہ کہنا بھی ناانصافی ہے بلکہ ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم جیسے کفش برداروں کو بزرگوں کے خوان علم کا گرا پڑا حصہ عنایت فرمائے۔

☆☆☆☆☆

# شیخ اعظم بحیثیت بانی جامع اشرف

حافظ محمد ہارون اشرفی گونچہ پیلی بھیت (یوپی)

کچھوچھہ مقدسہ ضلع امبیڈکر نگر میں ایک بستی ہے جو بے شمار اولیاء کرام کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ اس بستی کو یہ شرف اس وقت حاصل ہوا جب تقریباً چھ سو سال پہلے اللہ کے ایک مقدس اور عظیم ولی کامل تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی نے اپنے قدم مبارک سے اسے زینت بخشی۔ یہ مقدس ذات آج لوگوں کے درمیان "مخدوم پاک" کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔

آپ نے دین کی جو خدمت انجام دی ہے وہ اپنے آپ میں ایک مثال ہے کیونکہ خدمت کا یہ سلسلہ آپ کے زمانے سے لیکر آج تک جاری ہے آپ کی روحانی اولاد میں خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے ایک سے بڑھ کر ایک نظر آتے ہیں۔ ماضی قریب میں اس کی مثال شیخ المشائخ حضور اشرفی میاں، عالم ربانی مولانا احمد اشرف، محدث اعظم ہند، مخدوم المشائخ حضور سرکار کلاں وغیرہ علیہم الرحمہ والرضوان ہیں اور موجودہ دور میں ان کے فرزندان اس ذمے داری کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک چمکتا ہوا نام شیخ اعظم مدظلہ العالی کا ہے۔

آپ کا اسم گرامی سید اظہار اشرف لقب شیخ اعظم ہے۔ آپ مشرباً اشرفی اور نسباً جیلانی سید ہیں۔ اس لئے آپ نام کے ساتھ اشرفی وجیلانی بھی لکھتے ہیں جب سے آپ منصب سجادگی پر فائزہ ہوئے ہیں آپ کو سرکار کلاں بھی کہا جاتا ہے کیونکہ آپ حضرت عبدالرزاق نورالعین کے بڑے صاحبزادے سید شاہ حسن کی اولاد سے ہیں۔

محرم ۱۳۵۵ھ میں آپ کی ولادت باسعادت کچھوچھہ شریف میں ہوئی۔ اس وقت آپ کے جد امجد حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ مدینہ شریف میں تشریف فرما تھے آپ کے ہمراہ حضرت مولانا یونس صاحب علیہ الرحمہ بھی تھے۔ آپ نے مولانا یونس صاحب کو خوشخبری سنائی کہ ان کے یہاں پوتا ہوا ہے تو مولانا یونس صاحب کو حیرت ہوئی کہ نہ کوئی تار نہ ٹیلی فون نہ کوئی اطلاع اور حضور خوشخبری سنا رہے ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ فقیر کو تار و ٹیلی فون کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ساتھ ہی آپ نے یہ بھی بشارت دی کہ ان کے پوتے سے اشرف کا اظہار ہوگا۔ اور آپ نے ان کا نام اظہار اشرف رکھا۔ واقعی آپ کی ذات سے جو اشرف کا اظہار ہوا ہے وہ لوگوں پر مخفی نہیں ہے۔ ملک وبیرون ملک کے دورے کر کے ہر جگہ آپ نے اپنے اشرف کا چرچا کر دیا اور کچھ ایسے نشانات بھی قائم کر دیئے کہ آپ کے بعد بھی لوگ نام اشرف کو نہ بھلا پائیں گے اور وہ دو اہم کارنامے مختار اشرف لائبریری اور جامع اشرف کا قیام ہے۔

مختار اشرف لائبریری جس عظیم پیمانے پر قائم کی گئی ہے اسے دیکھ کر ہر کوئی دنگ رہ جاتا ہے کہ اتنا بڑا کارنامہ تنہا اپنی ذات کے بل بوتے پر کس طرح آپ نے انجام دیا ہے کہنا ہی پڑتا ہے۔

ایں قوت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اپنے اسلاف کی طرح آپ بھی خدمت دین کے جذبے سے سرشار نظر آتے ہیں۔ آپ کی دینی خدمات میں جامع اشرف کے قیام کو بھی نمایاں حیثیت حاصل ہے۔

جامع اشرف کو قائم ہوئے چوتھائی صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ اس دوران اس نے بے شمار علماء وفضلاء اور حفاظ

وقراء کو جنم دیا ہے۔ جو ملک وبیرون ملک کے مختلف علاقوں میں خدمت دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اور اپنی عمدہ کارکردگی کے ذریعے لوگوں سے داد وتحسین حاصل کررہے ہیں۔

جامع اشرف دراصل اس جامعہ اشرفیہ کی نشاۃ ثانیہ ہے جسے حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ نے کچھوچھہ مقدسہ میں قائم کیا تھا۔ اکابرین علماء کی ایک لمبی فہرست ہے جنہوں نے جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ میں تدریسی وتنظیمی خدمات انجام دیں ہیں۔ حکیم الامت علامہ مفتی احمدیار خان نعیمی ،بقیۃ السلف علامہ مفتی عبدالرشید خاں، اجمل العلماء علامہ شاہ اجمل سنبھلی، علامہ عماد الدین صاحب، جامع منقول ومعقول علامہ محمد سلیمان بھاگلپوری خود محدث اعظم ہند نے بھی درس وتدریس کا فریضہ انجام دیا ہے۔ اور فیضان اشرفی سے فیضیاب ہوئے ہیں اور اس جامعہ کے ذریعے دین متین کی بہترین خدمت انجام دی ہے۔ خود حضور شیخ اعظم بانی جامع اشرف اس کے خوشہ چینوں میں سے ہیں اہل مبارک پور کے حسن عقیدہ اور خلوص نے خانوادۂ اشرفیہ کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرلیا اور خانوادۂ اشرفیہ نے جامعہ اشرفیہ مبارکپور کو جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف کا بدل قرار دیا اور اسے اپنی توجہ کا مرکز بنایا۔ اس طرح جامعہ اشرفیہ مبارک پور خانوادۂ اشرفیہ کی سرپرستی میں پھلتا پھولتا رہا۔ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کی مضبوط قیادت تک تو کسی موقع پرست کو موقع نہ مل سکا۔ مگر جب مخدوم المشائخ حضور سرکار کلاں کو سرپرستی حاصل ہوئی تو آپ ابھی اس کی تعلیمی وتنظیمی اصلاح کے بارے میں غور وفکر کرہی رہے تھے کہ اچانک خبر آئی کہ خانوادۂ اشرفیہ کو سرپرستی سے بے دخل کردیا۔ حضرت سبحانی میاں صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف فرماتے ہیں مبارک پور اشرفیہ کی مثال ایسی ہی ہے جیسے منظر اسلام کا کوئی مدرس اسے خانوادۂ رضویہ سے بے دخل کردے۔

خانوادہ اشرفیہ کی سرپرستی میں صرف جامعہ اشرفیہ مبارکپور ہی نہیں بلکہ جامعہ عربیہ ناگپور، جامعہ نعیمیہ مرادآباد، جامعہ اشرفیہ بہرائچ جیسے بڑے بڑے ادارے اس کی سرپرستی میں پروان چڑھ رہے ہیں اور مزید تعلیمی نشر واشاعت کے لئے جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف کی توسیع بنام جامع اشرف ہوئی جس کی تفصیل ۱۹۷۸ء کے ماہنامہ المیزان کے کنونشن نمبر میں اس طرح درج ہے۔

آج مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۷۸ء بروز پنج شنبہ دس بجے بمقام کچھوچھہ مقدسہ زیر صدارت مخدوم المشائخ حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد مختار اشرف صاحب سجادہ نشین آستانۂ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں علماء ومشائخ، سجادہ نشینان اور دانشوران خانوادۂ اشرفیہ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں حسب ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

تجویز نمبر ۱: خانوادۂ اشرفیہ نے اتفاق رائے سے یہ طے کیا کہ جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف میں جو عرصۂ دراز سے قائم ہے اسکی مزید توسیع کرکے ایک مرکزی ادارے کی شکل میں خانقاہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں درگاہ رسول پور کچھوچھہ شریف میں ''جامع اشرف'' کے نام سے قائم کیا جائے اور حصول برکت کے لئے اس سال سالانہ عرس غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کے موقع پر ۲۷ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ مطابق ۸ جنوری ۱۹۷۸ء کو آل انڈیا تعلیمی کنونشن میں اس کا اعلان کردیا جائے۔

تجویز نمبر۲۔ آج کی میٹنگ نے اتفاق رائے سے حضرت مولانا الحاج سید اظہار اشرف صاحب ولی عہد سجادہ نشین سرکار کلاں کو جامع اشرف کا بااختیار مہتمم منتخب کیا اور خانوادۂ مذکورہ کی فلاح وترقی کے لئے انکی صوابدید کے مطابق ہر ممکن تعاون کا بھرپور یقین دلایا۔

تجویز نمبر۳۔ جملہ افراد خانوادۂ اشرفیہ نے اس میٹنگ میں یہ بھی طے کیا کہ وہ ادارۂ مذکورہ کے لئے رقوم اپنے اپنے حلقہ اثر اپنی ہی معرفت بھجوائیں گے تاکہ مہتمم ادارہ کو خانوادۂ اشرفیہ کے سرگرم تعاون کا صحیح علم ہوتا رہے۔

تجویز نمبر۴۔ اس میٹنگ میں خانوادۂ اشرفیہ کے موجودہ افراد نے متفقہ طور پر یہ طے کیا کہ ادارۂ مذکور کو بنام جامع اشرف مختصر دستور کے ساتھ رجسٹریشن آفس لکھنؤ سے رجسٹرڈ کرالیا جائے تا کہ حدود ضلع فیض آباد میں اس نام سے کوئی دوسرا ادارہ قائم نہ ہو سکے۔

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین — سید احمد حسین اشرفی

سید مجتبیٰ اشرف — سید مظفر حسین

سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی — سید قدیر احمد کچھوچھہ

سید محمد مدنی اشرفی جیلانی غفرلہ — سید ظل حسن اشرفی

سید محمد الہاشمی — فقیر سید قطب الدین اشرف

سید حسن مثنیٰ انور — اشرفی وجیلانی

سید جیلانی اشرفی جیلانی — سید علی اشرف

سید محبوب اشرف — سید اشرف

اس کے بعد ۲۶ رمحرم الحرام ۱۳۹۸ھ مطابق ۷ رجنوری ۱۹۷۸ء یوم دوشنبہ دس بجے بمقام کچھوچھہ شریف برمکان حضور سجادہ نشین آستانہ عالیہ ایک میٹنگ ہوئی۔ اس میٹنگ میں تین اہم تجاویز منظور ہوئیں جو درج ذیل ہیں۔

تجویز نمبر۱۔ جملہ علماء کرام ومشائخ عظام نے متفقہ طور پر یہ تجویز منظور فرمائی کہ خانوادۂ اشرفیہ نے جن مقاصد حسنہ کے تحت جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف کی مزید توسیع کر کے ایک مرکزی ادارے کی شکل میں خانقاہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں درگاہ کچھوچھہ شریف میں جامع اشرف کے نام سے قائم کرنے کی جو تجویز منظور فرمائی ہے وہ نہایت ہی نیک اور مبارک قدم ہے جو دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق بہت ضروری ہے آج کی یہ اہم میٹنگ اس منصوبے کے تحت سابقہ میٹنگ کی جملہ تجاویز کی بھرپور تائید وتوثیق کرتی ہے۔

تجویز نمبر۲۔ جملہ علماء ومشائخ نے بالاتفاق یہ تجویز منظور فرمائی کہ موجودہ عصری تقاضوں کے پیش نظر ایک نئے نصاب تعلیم کی ترتیب عمل میں آئے جس میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت لازم ہے۔

(الف) قدیم نصابہائے تعلیم اور جدید نصاب تعلیم کی تمام خوبیوں کا جامع ہو۔

(ب) جدید نصاب کی ترتیب اس طور پر ہو کہ طلبہ انگریزی کو بین الاقوامی، عربی کو بین الاسلامی اور اردو کو رابطے کی زبان کے طور پر پڑھ سکیں۔

(ج) اس نصاب میں علماء وفضلاء کے لئے کسی بھی اسلامی فن میں ریسرچ کی مکمل گنجائش ہو۔

(د) درج ذیل علوم وفنون پر مشتمل ہو۔

تفسیر وترجمۂ قرآن، اصول تفسیر، حدیث واصول حدیث، فقہ واصول فقہ، فرائض، علم کلام، منطق بقدر ضرورت، فلسفہ بقدر ضرورت، فصاحت وبلاغت معانی وعروض، عربی ادب، تجوید قرآن، ہیئت وتوقیت، تاریخ اسلام مکمل، جغرافیہ، میتھ میٹکس (Mathe Matic's) معلومات عامہ، انگریزی ادب، ہندی، فارسی اور اردو بقدر ضرورت۔

تجویز نمبر۳۔ جملہ علماء ومشائخ نے جدید نصاب تعلیم کی ترتیب وتدوین کے لئے ملک کے تجربہ کار علماء اور دانش وروں کے ایک بااختیار بورڈ کی تشکیل فرمائی۔ اس کے ارکان کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب — چیئرمین

(۲) صدر العلماء حضرت مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی اشرفی صاحب : رکن

(۳) مفتی اعظم کانپور حضرت مولانا سید رفاقت حسین صاحب اشرفی — رکن

(۴) شمس العلماء حضرت مولانا غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی (رکن)

(۵) جناب سید حسن مثنیٰ انور صاحب ایم اے علیگ ''

(۶) جناب پروفیسر سید وحید اشرف مدراس یونیورسٹی ''

(۷) جناب پروفیسر سید امین اشرف مسلم یونیورسٹی علیگڑھ ''

(۸) جناب پروفیسر غلام سمنانی صاحب دلی یونیورسٹی ''

(۹) جناب پروفیسر سید غلام احمد پرنسپل برھانی کالج ممبئی "

(۱۰) جناب ڈاکٹر مختار الدین آرزو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ "

مذکورہ بالا تعلیمی بورڈ ملک و بیرون ملک کی تعلیم گاہوں کے نصابہائے تعلیم اور قدیم وجدید نصاب کی روشنی میں ایک ایسا جامع اور ٹھوس نصاب تعلیم مرتب کرے جسے نہ صرف جامع اشرف بلکہ ملک کے تمام اسلامی مدارس میں رائج کرنے کی جدوجہد کی جائیگی۔

سید مختار اشرف اشرفی سجادہ نشین کچھوچھہ شریف

صدر جلسہ　　　　مہر

انتھیٰ کلام المیز ان

اس طرح ۱۹۷۸ء میں جامع اشرف کا قیام ہوا جس کا سنگ بنیاد بقیۃ السلف عمدۃ الخلف مخدوم المشائخ سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی عرف سرکار کلاں علیہ الرحمہ والرضوان کے مقدس ہاتھوں سے رکھ دیا گیا اور اس کی باگ ڈور حضور شیخ اعظم کے ہاتھوں میں آگئی۔

جس طرح کا منصوبہ خانوادۂ اشرفیہ نے بنایا تھا اور جس طرح تعاون کا بھرپور یقین دلایا تھا اگر اسی طرح حضور شیخ اعظم کو تعاون ملتا رہتا اور یہ منصوبہ عملی اتفاق کے ساتھ آگے بڑھتا رہتا تو آج جامع اشرف کا مقام مسلم علی گڑھ یونیورسٹی سے کم نہیں ہوتا۔ مگر "ایک حالت پر نہیں رہتا کبھی دنیا کا حال" کے تحت نہ جانے کون سے عوامل کارفرما ہوئے کہ اکثر کے دعوے صرف زبانی ثابت ہوئے اور دھیرے دھیرے سبھی نے اپنے ہاتھ کھینچ لئے اور یہ بارگراں تنہا حضور شیخ اعظم کے بازوؤں پر آگیا۔ جیسا کہ خود حضور شیخ اعظم ماہنامہ غوث العالم کے ایڈیٹر مفتی عثمان غنی صاحب کو دیئے گئے اپنے ایک انٹرویو میں فرماتے ہیں۔

"جب میں ہر طرف سے مایوس ہوگیا اور والد گرامی حضور مخدوم المشائخ کی بارگاہ میں اپنی پریشانی پیش کی تو حضور نے فرمایا کہ فکر مت کرو میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں پھر جب بغداد شریف حاضر ہوا تو وہاں بھی اپنی عرضی پیش کی اور واپس پاکستان آیا تو جناب ہاشم صاحب مرحوم خلیفۂ حضور سرکار کلاں کے سامنے منصوبہ رکھا۔ تو انھوں نے مکمل تعاون کا وعدہ کیا اس طرح جامع اشرف کی ایک منزل کا انتظام جناب ہاشم صاحب مرحوم کے ہاتھوں سے ہوگیا"۔

حضور شیخ اعظم کے اس بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ جامع اشرف کو اس منزل پر لانے میں آپ نے نہ جانے کتنی صعوبتوں کا سامنا کیا ہے۔ آج جامع اشرف اس منزل پر ہے کہ تقریباً چار سو طلبہ کی تعلیم، قیام وطعام اور کتابوں کی فراہمی کے ساتھ پورا بار اپنے اوپر لئے ہوئے ہے اور دین کی سب سے بڑی خدمت تبلیغ دین کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ حضور شیخ اعظم نے اپنی ولی عہدی سے لیکر زمانہ سجادہ نشین تک اس کا صرف اہتمام ہی نہیں کیا بلکہ اسے اپنے خون جگر سے سینچا ہے اور آج بھی ان کا تعاون اور ان کی دعائیں جامع اشرف کے ساتھ ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے دین کے اس عظیم خادم کو تادیر سنیت کے سر پر قائم رکھے اور مزید بلندئ درجات عطا فرمائے اور ہمیں ان کی خدمات سے صحیح طور پر فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

منصب سجادگی پر فائز ہونے کے بعد آپ نے جامع اشرف کا اہتمام اپنے خلف اکبر قائد ملت حضور سید شاہ محمد محمود اشرف صاحب اشرفی جیلانی کے سپرد فرمادیا جو آپ کے ولی عہد بھی ہیں آپ ہی کی طرح وہ بھی بلند حوصلوں کے مالک ہیں اور جامع اشرف کی ترقی کے لئے مزید منصوبے اپنے ذہن میں رکھتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے تمام منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچائے آمین بجاہ سید المرسلین۔

آخر میں قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اس محسن کا دامے درمے سخنے ہر طرح تعاون کرکے اجر وثواب میں شریک ہوتے رہیں اور فلاح دارین حاصل کرتے رہیں۔

وما توفیقی الا باللہ العظیم

☆☆☆☆☆

# شیخ اعظم اور آپ کی خدمات

مولانا محمد شاہد رضا اشرفی ماچھی پور، بھاگلپور (بہار)

دین حق کی نشر و اشاعت کے لئے خانوادہ اشرفیہ کی جو قربانیاں ہیں، ان سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس خانوادہ کی تاریخی شناخت علم و حکمت رشد و ہدایت اور ترویج سنیت سے عبارت ہے۔ ہر زمانے میں اس خانوادہ میں ایسی ہستیاں پیدا ہوتی رہی ہیں، جنہوں نے تحفظ ناموس رسالت کی خاطر اپنی جان تک کی بازی لگادی، جب بھی اسلام کے خلاف کوئی فتنہ ظاہر ہوا، ان لوگوں نے ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا ہے۔

آج ہندوستان یا بیرون ہندوستان میں مسلمانوں کی جس قدر آبادیاں نظر آرہی ہیں وہ دراصل انکی مسلسل تبلیغی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ یوں تو اس خانوادے کا ہر ایک فرد گوہر نایاب کی حیثیت رکھتا ہے مگر میں نے اس سلسلے کی ایک ایسی عظیم شخصیت پر کچھ لکھنے کا ارادہ کیا ہے جو ہند و بیرون ہند میں شیخ اعظم کی نام سے مشہور و معروف ہیں۔

حضور شیخ اعظم مولانا الحاج سید شاہ اظہار اشرف اشرفی جیلانی کی ذات ہمارے لئے ایک منارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپکا وصف جمیل جدّ اعلیٰ حضور مخدوم سمناں علیہ الرحمۃ والرضوان کا عکس جمیل ہے۔ آپ مخدومی مشن کے سچے علم بردار ہیں۔ آپ کی زندگی ہمارے لئے نشان منزل کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ بڑے ہی باہمت اور حوصلہ مند شخص ہیں۔ آپ نے انسانی رشد وہدایت کے لئے جہاں اپنی پوری زندگی کھپادی وہیں دینی وملی وقومی فلاح و بہبود کے لئے ایسے عظیم کارنامے انجام دئے جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ میرے ناقص معلومات میں جو کچھ ہے اس کا اجمالی خاکہ یہ ہے۔

(۱) جامع اشرف کا قیام
(۲) مسجد اعلیٰ حضرت اشرفی کی بنیاد
(۳) مختار اشرف لائبریری کا قیام
(۴) خانقاہ اشرفیہ کی توسیع
(۵) غوث العالم میموریل سوسائٹی کی تاسیس
(۶) مخدوم اشرف میموریل ہاسپٹل کی سنگ بنیاد

## جامع اشرف کا قیام:

جامع اشرف آپ کے جد امجد حضرت مولانا احمد اشرف علیہ الرحمہ کی خوابوں کی تعبیر ہے جسے آپ نے ۱۹۷۸ء میں حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں قائم کر کے خاندان اشرفیہ کی علمی شناخت کو اجاگر فرمایا۔ یہ ادارہ آپ کے زیر نگرانی عروج وارتقاء کی وہ منزلیں طے کر رہا ہے جسے دیکھ کر آپ کے مخالفین انگشت بدنداں ہیں۔ آپ نے اس ادارہ کی خاطر وہ قربانیاں پیش کی ہیں جو مدارس کے منتظمین و مہتممین کے لئے نمونہ ہیں۔ اس ادارہ پر کبھی ایسے بھی سیاہ بادل چھائے ہیں کہ خود آپکے احباب ومخلصین نے اسے بند کرنے کا مشورہ دیا لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری اور پورے عزم محکم کے ساتھ اپنے کام میں ڈٹے رہے۔ جامع اشرف کے ابتدائی ایام میں جب کہ مدرسین کی تنخواہیں و دیگر انتظامات و انصرامات کا مسئلہ بہت دشوار کن تھا مگر واہ رے شیخ اعظم کا جذبۂ ایثار کہ آپ نے اس کے لئے دن رات ایک کر دیا اور طرح طرح کی دشواریوں کا سامنا کر کے ضروری انتظامات فرمائے۔ یہ انہیں

کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ جامع اشرف ہندوستان کے عظیم اداروں میں سے ایک ہے۔

## مسجد اعلیٰ حضرت اشرفی کی بنیاد:

یہ مسجد حضور شیخ اعظم کے کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آپ نے ۱۹۸۹ء میں اس کی تعمیر فرمائی۔ یہ مسجد اپنی بناوٹ اور اپنی ساخت کے اعتبار سے بڑی خوبصورت ہے جو آنے والے کو دعوت نظارہ پیش کرتی ہے۔ اس مسجد کے بالائی حصے میں دائیں جانب گنبد خضریٰ اور بائیں جانب کعبۃ المعظمہ کا نقشہ شیشے میں محفوظ ہے، جنہیں دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سامنے گنبد خضریٰ ہے اور ہم اس کے حضور دست بستہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلم پیش کر رہے ہیں۔

## مختار اشرف لائبریری کا قیام:

مختار اشرف لائبریری آپ کا ایسا کارنامہ ہے جو آپکے خانوادہ کے علمی وادبی شغف کا غماز ہے۔ ظاہر ہے جو لوگ علمی ذوق رکھتے ہیں انکے لئے لائبریری اور کتب خانے پٹرول کی حیثیت رکھتے ہیں، خاص کر اس زمانے میں جبکہ کتابوں کی قیمت اس قدر زیادہ ہے جسے خرید کر پڑھنا ہر کس ناکس کے بس کی بات نہیں اس صورت میں لائبریری کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس لائبریری میں مختلف علوم وفنون پر مشتمل بے شمار کتابیں تقریباً ہر زبان میں موجود ہیں، پھر پڑھنے والے اور تحقیق وریسرچ کرنے والوں کے لئے بھی بڑا اچھا انتظام ہے۔ لائبریری کے سامنے ہی ایک بڑا سا اسٹڈی ہال ہے، جس میں میں حسن ترتیب کے ساتھ کرسیاں بچھی ہیں اور میز لگے ہوئے ہیں، ساتھ ہی قارئین کی سہولت کی خاطر الفابیٹ کی اعتبار سے کیٹالگ بھی موجود ہیں جن سے مطلوبہ کتابوں کی نشان دہی بڑی آسانی سے ہو جاتی ہے۔ اس لائبریری سے متصل ایک میوزیم ہے، جس میں خانوادۂ اشرفیہ کے عظیم بزرگوں کے تبرکات موجود ہیں۔ اس کے زیریں حصے میں ایک بہت بڑا ہال ہے جو مولانا احمد اشرف ہال کے نام سے موسوم ہے، جس میں مختلف دینی پروگرام اور عرس وغیرہ کے مراسم انجام پاتے ہیں۔

## خانقاہ اشرفیہ کی توسیع:

یوں تو اس کا قیام ۱۸۸۲ء میں ہم شبیہ غوث اعظم مجدد سلسلۂ اشرفیہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے دور مسعود میں عمل آیا مگر چونکہ یہ اپنی لمبائی چوڑائی کے لحاظ سے آنے والے زائرین ومعتقدین کے لئے کافی نہ تھی بایں وجہ حضور شیخ اعظم نے سرکار کلاں علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں اس کی توسیع کی طرف توجہ فرمائی اور اس کے احاطہ کو کافی وسیع فرمایا۔ اس میں بزرگوں کی روایات اور حضور مخدوم سمناں کے معمولات کے مطابق گاہے بگاہے چلہ کشی و فاتحۂ بزرگان دین اور ذکر وفکر کی محفلیں منعقد ہوا کرتی ہیں۔

## غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی کی تاسیس:

چونکہ دعوت وتبلیغ کے مختلف ذرائع ہیں، کبھی تو وعظ ونصیحت کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی ہے تو کبھی جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعہ، کبھی خط وکتابت کے ذریعہ اسلام کے پیغام کو دوسروں تک پہونچایا جاتا ہے تو کبھی دینی رسالوں اور اسلامی کتابوں کے ذریعہ، لہٰذا حضور شیخ اعظم نے جہاں تقریر وبیان اور وعظ نصیحت کے ذریعہ دعوت دین کا کام انجام دیا وہیں اسلامی کتابوں کی نشر و اشاعت کی خاطر اس سوسائٹی کی بنیاد رکھی جو اشرف ملت کے زیر نگرانی منزل عروج کی طرف رواں دواں ہے۔

یہ ایک اسلامی، ملی، فلاحی، اشاعتی ادارہ ہے حضرت اشرف ملت بحیثیت چیئرمین اس ادارہ کے فروغ واستحکام میں شب وروز مصروف رہتے ہیں اسلامی لٹریچر کی اشاعت اس کا اہم نصب العین ہے اس کے شعبۂ نشر واشاعت کی زیر اہتمام ہر ماہ ماہنامہ غوث العالم پابندی کے ساتھ اردو اور ہندی زبانوں میں ایک

ساتھ نکل رہا ہے، ہر سال کئی کتابوں کی اشاعت وطباعت اس کے زیر اہتمام ہوتی ہے۔ ملک کے مختلف صوبوں میں اسکی شاخیں قائم ہو رہی ہیں اس کے زیر اہتمام ملک میں متعدد دینی ادارے چل رہے ہیں۔

## مخدوم اشرف میموریل ہاسپٹل کی سنگ بنیاد:

مخدوم سمناں علیہ الرحمہ کے آستانے پر آنے والے عقیدت مندوں اور زائرین کی سہولیت کے پیش نظر آپ نے خانقاہ اشرفیہ کی پوربی جانب ایک بڑے ہاسپٹل کی بنیاد رکھی ہے جو ابھی تعمیری مراحل طے کر رہا ہے۔ اس ہاسپٹل کی تعمیر و توسیع و دیگر انتظامی امور کی ذمہ داری حضور قائد ملت کے مضبوط کاندھے پر رکھی گئی ہے جو اس وقت جامع اشرف کے ناظم اعلیٰ بھی ہیں اور ہاسپٹل کی تعمیر و توسیع کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے میں مصروف عمل بھی ہیں، انشاء اللہ جلد ہی یہ ہاسپٹل اپنے پایۂ تکمیل تک پہونچ جائیگا۔

ان کے علاوہ شیخ اعظم کی اور بھی بے شمار خدمتیں اور عظیم کارنامے ہیں جنہیں تحریر میں لانا اس مقام پر مشکل ہے، مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور شیخ اعظم کو شفا کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ان کا سایۂ کرم ہم سب پر دراز فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

☆☆☆☆☆

## بقیہ......جامع اشرف ایک عظیم...............

درگاہ کچھوچھہ شریف کے متعلق یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ یہاں حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کا مزار مقدس ہے، جس کی وجہ سے سال کے تمام دنوں میں یہاں ملک و بیرون ملک سے کافی تعداد میں زائرین اور معتقدین آتے ہیں اور فیضان مخدوم پاک سے مالامال ہوتے ہیں۔ حضور مخدوم پاک کے صدقے ایک اچھی خاصی آبادی بس گئی ہے، روحانی علاج کے لئے در مخدوم کافی ہے، لیکن جسمانی علاج کے لئے یہاں کوئی ماہر ڈاکٹر ہے نہ اسپتال، اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے قائد ملت حضرت علامہ سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی ولیعہد آستانہ عالیہ و ناظم اعلیٰ جامع اشرف نے حضور شیخ اعظم کی سرپرستی میں ایک عظیم ہسپتال کی تعمیر کا منصوبہ بنایا ہے، اور کچھ کام بھی ہوا ہے، انشاء اللہ آنے والے دنوں میں یہ ہسپتال بہت جلد اہل خیر حضرات کے تعاون سے پایۂ تکمیل کو پہونچے گا۔

جامع اشرف کے فضلاء کی تعداد بھی بے شمار ہے کچھ فضلاء درس و تدریس سے جڑے ہیں، کچھ وعظ و تبلیغ اور منصب امامت سے، کچھ تصنیف و تالیف سے، کچھ تقریر و تحریر کے میدان میں رہ کر خدمت دین متین میں لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جامع اشرف اپنی افادیت، اہمیت اور فروغ سنیت کے اعتبار سے ہندوستان کا ایک ممتاز و منفرد جامعہ ہے۔

جامع اشرف ہے فروغ سنیت کا شاہکار
جامع اشرف فیض مخدومی کی ہے ایک یادگار
جامع اشرف احمد اشرف کے تخیل کا منار
ہو سلامت تا ابد پھولے پھلے لیل و نہار

شیخ اعظم

☆☆☆☆☆☆

# شیخ اعظم کی علم دوست شخصیت

مولانا نسیم الدین کامل ثقافی مدرس امیر العلوم سمنانیہ کچھوچھہ شریف

شیخ اعظم، مخدوم العلماء علامہ سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔ آپ وقت کے جید عالم دین، عمدہ خطیب، تفسیر وحدیث کے نکتہ داں مدرس، حلم وبردباری کے پیکر سراپا اور نادر روزگار مرشد سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں، آپ کی دینی، علمی خدمات اظہر من الشمس ہیں، نہ فقط یہ کہ جامع اشرف کا قیام آپ کی علمی خدمات کا شاہکار ہے بلکہ ملک و بیرون ملک آپ کے تبلیغی دوروں سے ہزاروں افراد کی اصلاح فکر و اعتقاد اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ عوامی سطح پر بھی آپ نے وافر حصہ میں خدمات انجام دی ہیں۔

علم سے والہانہ شغف آپ کی گھٹی میں سمائی ہوئی ہے اور کیوں نہ ہو کہ شیخ المشائخ حضرت سرکار کلاں علیہ الرحمہ والرضوان کی روحانی تربیت وصحبت اور الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں فاضل و مؤقر اساتذہ کی دینی تربیت نے آپ پر چوکھا رنگ چڑھا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جامع اشرف کے وسیع عریض احاطہ میں قائم مختار اشرف لائبریری کے فروغ وتوسیع کی جانب آپ کی مرکزی توجہ ہے جس میں ہزارہا نادر ونایاب اور قدیم وجدید کتب کا عظیم ذخیرہ شائقین علم وتحقیق کو دعوتِ مطالعہ اور عام شائقین کو دعوتِ نظارہ دے رہا ہے۔

کسی زمانہ میں بغداد واندلس وبخارا اور دیگر امصار میں عظیم الشان لائبریریوں کے قیام کا اہتمام ہوتا تھا جب کہ اُس زمانہ میں دولت وسرمایہ کا نہ انبار تھا اور نہ وسائل کی بھی فراہمی اتنی تھی مگر ایک جذبۂ جنون تھا اور ایک تڑپ اور لگن تھی کی وسائل خود بخود مہیا ہوتے چلے جاتے اور وہ اپنے مقاصدِ حسنہ کی تحصیل میں بالآخر فوز وکامرانی سے ہمکنار ہو ہی جاتے تھے اور آج دولت کے انبار، وسائل کے فراوانی اور دیگر تمام تر اشیاء مہیا ہیں مگر جذبۂ شوق مثل عنقاء مفقود ہے ایسے پُر آشوب اور خوابیدۂ شوق زمانہ میں شیخ اعظم کا اپنے دل کے طاقچوں میں کسی عظیم لائبریری کا خواب سجانا اور اسے شرمندۂ تعبیر کرنے کی پیہم محنت کرنا یقیناً

’ایں خیال ست ومحال ست وجنون‘ کے مترادف تھا، مگر جذبۂ حسنِ عمل صادق ہوا اور توفیق ایزدی یاوری کرنے پر کمربستہ ہو جائے تو ہوائیں خود فانوس اور رُکاوٹیں خود ترقی کی شاہراہیں بن جاتی ہیں چنانچہ ہوا بھی کچھ ایسا ہی کہ آپ نے لائبریری کی داغ بیل ڈالی اور صعوبتوں اور دشواریوں سے نبرد آزما ہوتے ہوئے بھی پائے استقامت مین لغزش نہ آنے دی بلکہ طائر مراد کو دام تحصیل میں اسیر کرنے کی خاطر مزید سُبک رفتاری سے ترکتازی کرتے رہے، جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج مختار اشرف لائبریری خطۂ اودھ کی سطح پر جلوہ بار ایک عظیم الشان لائبریری ہے۔

شیخ کی فکر وسوچ ہے کہ سفر ہو یا حضر بہر حال علمی مشغلہ رہنا ہے چنانچہ نعت ومنقبت اور سلام وقصیدہ سے مرصع وآراستہ آپ کا ’’اظہار عقیدت‘‘ نامی دیوان اسی علمی مشغلہ کا ایک حصہ ہے۔ جس میں خوف ورجا، ندامت وخجالت اور عشق والفت جیسے متعدد افکار و خیالات پر آپ نے خامہ فرسائی اور گل کاریاں کی ہیں مثلاً ایک موقع پر اپنے عصیاں پر ندامت کا احساس کرنے کے باوجود بھی امید ورجا سے سرشار ہو کر عرض گذار ہیں:

کچھ حسن عمل پاس نہیں پھر بھی یقیں ہے
بخشش کا وہ مژدہ جو سنائیں تو عجب کیا

گذری ہے مری زندگی افکار والم میں
داماں کرم میں وہ چھپائیں تو عجب کیا

دیوان میں اس نوعیت کے اور بھی بے شمار اشعار ہیں جو آپ کی پختہ خیال شاعری اور تخیل کی بلند پروازی پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔

درس وتدریس سے دوری اختیار کرنے کے بعد عموماً آیت قرآنی یا فقرۂ حدیث کے نکات کی جانب ذہن کا تبادر تو کجا، نفس مفہوم کو سلیس اسلوب میں بیان کردینا ہی مشکل امر ہوتا ہے مگر شیخ اعظم افتتاح یا اختتام بخاری شریف کے موقع پر درس حدیث کے دوران جب اپنی زبان فیض ترجمان سے حدیث شریف کے معانی ومفاہیم، اسرار ورموز اور نکات عالیہ ثمینہ پر روشنی ڈالتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ علم کا دریا موجیں مار رہا ہے اور حضرت اپنی تقریر دل پزیر سے عشق رسول کے گوہر آبدار بکھیر رہے ہیں اور دوسری جانب طلبہ ومدرسین کے علاوہ دیگر سامعین بھی طرب وسرور میں بے تابی سے مچل مچل اٹھتے ہیں اور نعرۂ ہائے تکبیر ورسالت کی کیف آگیں صداؤں سے معطر ومعنبر فضا میں وجدانی کیفیت طاری ہونے لگتی ہے اور اس پر کیف سماں کے زبان حال پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا یہ شعر بے ساختہ رقص کرنے لگتا ہے

لب واہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کے بھیک ترے پاک در کی ہے

آپ دین متین کے سچے داعی اور عمدہ مبلغ ہیں اور ایک داعی کو جن اوصاف حمیدہ سے متصف ہونا چاہئے ان سے آپ متصف بھی ہیں مثلاً یہ کہ داعی علم وعمل، زہد واتقاء، فہم وفراست، فکر وتدبر، خلوص وللہیت، حلم وبردباری اور خاندانی نجابت وشرافت سے مزین وپیراستہ ہو اور یہ جملہ اوصاف آپ میں موجود ہیں۔

ملک وبیرون ملک آپ کے بے شمار تبلیغی واشاعتی دورے ہوئے اور ہو رہے ہیں اور ان دوروں سے جہاں اپنے مسرور وشادماں ہوتے ہیں وہیں غیروں کے کلیجہ پر زہر آلود تیر پیوست ہو کر رہ جاتا ہے اور خرمن نجدیت ماتم کدہ اور سوگوار نظر آتا ہے، بے شمار وہ افراد جن کے ایمان کی کشتی دریائے نجدیت کے تلاطم خیز طوفان میں ہچکولے کھارہی تھی آپ نے کھیون ہاری کی اور اسے ساحل مراد سے ہمکنار کیا اور سیکڑوں وہ حضرات جن کی شمع ایقان باد صرصر کے مسموم جھونکوں سے جھلملانے لگی تھی آپ نے قندیل فراہم کی اور اسلام کی صحیح تعلیمات سے روشناس کرا کر اسے دین وسنیت کا درخشندہ ستاہ بنا دیا۔ آپ کے کارناموں کے تناظر میں بلاخوف تردید یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے اشاعت سنیت میں عظیم وجلیل خدمات انجام دی ہیں اور مسلک اہلسنت کے فروغ واستحکام میں تنہا آپ کی کارگذاریوں کو کافی دخل ہے۔

دعا ہے کہ مولائے قدیر آپ کی عمر میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے اور تادم حیات خدمت دین کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

☆☆☆☆☆☆

# جامع اشرف ایک عظیم اسلامی ادارہ

مولانا مشتاق احمد ندوی اشرفی، استاذ جامع اشرف، کچھوچھہ شریف

اٹھارہویں، انیسوی صدی میں ہندوستان کے اندر مدارس اسلامیہ کے قیام کا سلسلہ شروع ہوا، جن میں (آگے چل کر) ہر مکتبۂ فکر کے مدارس شامل ہیں اور ان کی تعداد بے شمار ہے جن کا استقصاء بہت مشکل ہے، مدارس اسلامیہ کے قیام کا سلسلہ ایک مضبوط جال کی مانند ملک کے گوشے گوشے میں پھیلتا گیا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے جرم میں جہاں انگریزوں نے مسلمانوں پر بے پناہ مظالم ڈھائے، وہیں اسلامی علوم وفنون اور مسلمانوں کی تشخص اور ان کی تہذیب وثقافت کو برباد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی، اوقاف بھی ضبط کر لئے گئے جن کی وجہ سے قدیم مدارس جن کا ملک بھر میں جال پھیلا ہوا تھا (اکثر) قریب قریب ختم ہو گئے اور اسلامی علوم وفنون کی وہ شمع جو چھ سو سال سے انتہائی تابناکی کے ساتھ روشن تھی مدھم پڑ گئی۔

(ہندوستان کے اہم مدارس ایک سروے رپورٹ)

اسلامی اقدار وافکار، اور مذہبی تشخص کی حفاظت کے لئے ضروری تھا کہ ہر ممکن اقدامات کئے جائیں اس کے لئے علماء اسلام، صوفیاء عظام اور محدثین کرام وبزرگان ملت اسلامیہ رضوان اللہ علیہم نے جو مساعی جمیلہ کیں اور بے شمار دینی اداروں، تنظیموں اور عبقری شخصیتوں کا ظہور ہوا اور سبھوں نے جو قربانیاں پیش کیں، امت اسلامیہ ان کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

امت اسلامیہ کے محسنین میں ایک نام ہے ''خانوادۂ اشرفیہ'' آٹھویں صدی ہجری میں حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ ایران سے ہندوستان تشریف لائے یہ خانوادہ آپ ہی کی نسل سے ہے، اس میں بے شمار اولیاء اور عارفین حق گزرے ہیں جن کی نگاہ فیض سے کتنے گم کردہ راہ کو منزل مقصود کا راستہ ملا، اس خانوادہ کا امت پر، خصوصاً جماعت اہل سنت پر بڑا احسان رہا ہے، دعوت تبلیغ، اصلاح امت اور اسلامی نظریات وافکار کی اشاعت کے میدان میں ایسے انمٹ نقوش چھوڑے کہ صدیاں گزر جائیں، لاکھ باد مخالف کے جھونکے اٹھیں مگر وہ مٹ نہیں سکتے۔

خانوادہ اشرفیہ کے بزرگوں نے برصغیر کے ہزاروں دینی مدارس اور اسلامی تحریک کی تنظیموں کی قیادت کی، ان بزرگوں کو اپنے مشاہدات وتجربات کی روشنی میں ایک جامعہ کی ضرورت کا خود احساس ہوا، جہاں قدیم وجدید دونوں طرح کی تعلیم کے حصول کا انتظام ہو، نیز ملک وبیرون ملک سے لاکھوں، کروڑوں عقیدت مندوں نے سرزمین کچھوچھہ مقدسہ میں ایک عظیم اسلامی درسگاہ کا اصرار کیا، اور پھر تیسرے یہ کہ بے شمار علماء اہلسنت جنہیں خاندان اشرفیہ کی سرپرستی وقیادت پر موروثی بھروسہ اور مکمل اعتماد تھا کچھوچھہ شریف میں ایک مثالی دینی ادارہ کے قیام پر بھرپور زور دیا۔

جذبۂ خدمت دین اور مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر حضور شیخ اعظم حضرت علامہ سید شاہ اظہار اشرف سجادہ نشین آستان عالیہ اشرفیہ نے ۱۹۷۸ء میں جامع اشرف کو قائم فرمایا۔ جامع اشرف کا قیام حضور شیخ اعظم کی حیات کا وہ کارنامہ ہے جس کا تذکرہ کئے بغیر آپ کی شخصیت پر خامہ فرسائی کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

اس عظیم جامعہ میں اعدادیہ سے لیکر مولوی، عالم، فاضل تک کی معیاری تعلیم ہوتی ہے۔ عربی فارسی کے ساتھ ساتھ انگریزی و حساب کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ۲۰۰۱ء میں ''تخصص فی الفقہ'' یعنی مفتی کے کورس کا بھی آغاز کیا گیا ہے، الحمدللہ اس شعبہ کے بھی مثبت نتائج سامنے آچکے ہیں۔ ایک عظیم دارالافتاء بھی ہے جس میں جدید و قدیم فقہی مسائل دریافت کرنے پر قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ شعبۂ حفظ اور شعبہ قرأت بھی ہیں۔ ہندوستان کے مختلف صوبوں کے مختلف زبان بولنے والے تقریباً ساڑھے چار سو طلبہ یہاں زیر تعلیم ہیں جنہیں تعلیم قیام و طعام اور درسی کتب فراہم کی جاتی ہیں۔

جامع اشرف ہندوستان کا ایک عظیم ومنفرد جامعہ ہے جو ۳۰ رسال سے تحریک اسلامی کے میدان میں مسلسل کارنمایاں انجام دے رہا ہے، اور قائد ملت حضرت علامہ سید شاہ محمود اشرف اشرفی الجیلانی ولیعہد آستانہ عالیہ کی قیادت ونظامت میں بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کی شاہراہوں کو طے کررہا ہے، آپ کو یہ جانکر کافی خوشی ہوگی کہ جامع اشرف ہندوستان کے ان چند جامعات میں سے ہے جو وقت کی رفتار، تیز گامی اور زمانے کے نئے نئے چیلنجوں کو محسوس کرتے ہیں اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے افراد تیار کرتے ہیں۔

اہل سنت کی آواز، صوفیاء، صلحاء اور علماء ربانیین و بزرگان دین کے مراتب وسلوک کو عام کرنے اور پھیلانے کے لئے جامع اشرف سے ایک ماہنامہ رسالہ ''غوث العالم'' ہندی اور اردو دونوں زبانوں میں پچھلے کئی سالوں سے غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی رجسٹرڈ کی نگرانی میں جس کے بانی وچیئرمین شیخ طریقت رہبر شریعت اشرف ملت حضرت علامہ سید محمد اشرف اشرفی جیلانی فرزند حضور شیخ اعظم ہیں بڑی پابندی کے ساتھ نکل رہا ہے۔

پچھلے سال اگست ۲۰۰۶ء میں اس سوسائٹی نے ماہنامہ غوث العالم کا ''سرکارکلاں نمبر'' شائع کر کے ایک عظیم علمی شاہکار پیش کیا ہے، اس سوسائٹی کے تحت ایک مستقل شعبہ تصنیف وتالیف بھی ہے، اس کی بہت سے کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں اور جیسا کہ ہر طالب علم بھی یہ بات جانتا ہے کہ شعبۂ تصنیف وتالیف ہندوستان کے چند نمایاں اور اہم مدارس ہی میں قائم ہے تو اس حیثیت سے بھی جامع اشرف ہندوستان کے اہم اور قابل قدر مدارس اسلامیہ کی فہرست میں شامل ہے۔

حضور شیخ اعظم نے جامع اشرف کے قیام ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے لئے ایک عظیم اور قابل دید عمارت الگ سے تعمیر کرا کے ''مختار اشرف لائبریری'' کو بھی قائم فرمایا۔ مختار اشرف لائبریری ایک بہت بڑی لائبریری ہے اس میں اردو، ہندی، فارسی، انگریزی، گجراتی، بنگلہ زبانوں میں مختلف فنون، تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، فتاوٰی، مناظرہ ، مباحث، طب، تاریخ، خطبات، عقائد، سیرت، تذکرہ، تصوف، علم کلام، مکتوبات، ملفوظات، ادب، دیوان وغیرہ پر مشتمل کثیر تعداد میں کتابیں موجود ہیں۔ تقابل ادیان کے لئے دیگر مذہبی کتب مثلاً توریت، انجیل، زبور، بائبل، شریمد بھاگوت گیتا، رامائن، رگ وید، یجروید، سام وید، اتھر وید، شری گروگرنتھ وغیرہ بھی موجود ہیں، اس لائبریری میں ملک و بیرون ملک سے تیس سے زائد مجلے ورسائل آتے ہیں غرض یہ کہ مختلف علوم وفنون پہ دسوں ہزار کتابیں اس لائبریری میں موجود ہیں اور ریسرچ وتحقیق کرنے والے کو اس سے مراعات حاصل ہیں۔ ڈائریکٹر لائبریری اشرف ملت سید محمد اشرف اشرفی جیلانی اس کی ترقی کے لئے مسلسل کوشش کرتے ہیں۔

..........بقیہ صفحہ ۸۲ پر

# شیخ اعظم کا دیدار

مولانا کریم الدین اکرم سراجی قادری سکریٹری مرکزی بیت المال، سابق ناظم اعلیٰ جامعہ ضیاء العلوم بنارس۔

سن اور مہینہ یاد نہیں ہے بنیا باغ کا جلسہ سیرت النبی ﷺ کا پوسٹر شائع ہوا تو مقررین میں ایک نام تھا۔

"حضرت مولانا شاہ سید اظہار اشرف صاحب کچھوچھہ شریف" دل میں خیال آیا کہ سادات کچھوچھہ میں سے کوئی معمر بزرگ ہوں گے لیکن جب جلسہ میں تشریف لائے تو جواں سال عباء پوش، دستار مبارک سر پر، چہرہ پر ہلکی پھلکی داڑھی، میرے نظر پیشانی پر پڑی تو پیشانی سے نور پھوٹ رہا تھا آنکھیں منور ہوگئیں۔ ماتھے پر نظر پڑی تو ماتھے نے مجھ سے کہا:

"پڑھ کیا لکھا ہے ماتھے کی تختی پر؟"

میں نے کہا: "مجھے کیا معلوم۔" ماتھے نے کہا:

لکھا ہے۔ اتقاء، ارتضاء، ارتقاء، اقبال مندی، ہوش اتنا سننے کے بعد مجھے حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر یاد آ گیا۔

بالائے ز ہوش مندی
می تافت ستارۂ بلندی

سید صاحب مسند نشین ہو گئے، میری نظر ماتھے سے نیچے اتری تو دو جھیل دیکھی ایک جھیل میں عشق و محبت کے پھول تیر رہے تھے اور دوسری میں صبر و رضا کے پھول قربان ان آنکھوں پر۔

ع جن آنکھوں نے دیکھا ہے وہ جلوۂ جانانہ

سہیل مرادآبادی کا شعر یاد آ گیا

جلوۂ طور ہیں تیری آنکھیں
نور ہی نور ہیں تری آنکھیں

سید صاحب مسند پر جلوہ افروز تھے، میں سوچ رہا تھا کبھی تقریر سنی نہی ہے حضرت فصیح اللسان ہیں یا کج زبان؟ خدا معلوم روانی ہے یا لکنت؟

حضرت سعدی بابا کا شعر پھر ذہن میں آیا۔

تا مرد سخن نگفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

کچھ دیر بعد اناؤنسر نے نام پکارا، سید صاحب مائک پر تشریف لائے، خطبہ مسنونہ پڑھا تقریر شروع فرمائی۔ تقریر میں جگہ جگہ عالمانہ نکتے بیان کئے اور حکمت و معرفت کے دریا بہا لٹائے، بلکہ یوں کہئے کہ بولے اور خوب بولے۔ دل نے کہا: سید صاحب۔

کسی کی آنکھوں میں جادو تری زبان میں ہے۔

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

تقریر ختم ہوئی تو مصافحہ کا سلسلہ چلا، میں نے مصافحہ کیا تو گرم بھی تھی اور نرم بھی۔ گرم اس لئے تھی کہ سینہ میں عشق کے آگ سلگ رہی تھی۔ محبت کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ دل تجلیات الٰہی کا مورد، سبحات ربانی کا مرکز اور انوار ربانی کا محل، دل وہ بھی اللہ والوں کا دل، صوفیوں کا بہت مشہور جملہ ہے: قلبُ المومن عرش اللہ۔

دل جلوہ گاہِ حُسنِ ازل آفرید ہے
دل کعبۂ جلیل ہے، عرشِ مجید ہے

اقبال لاہوری کہتے ہیں:

عرش کا ہے کبھی کعبہ کا ہے دھوکہ اس پر
کسی کی منزل ہے الٰہی مرا کاشانہ دل

انیق کیا خوب کہا ہے:

کلیسا میں وہ رہتے ہیں نہ کعبہ میں قیام ان کا
رَبِّ کعبہ کہتا ہوں مراد ل ہی مقام ان کا

ڈاکٹر اقبال نے جب روحانی ترقی کی اور درویش کامل کی نظر پڑی تو بڑی درویشانہ بات کہی۔

مقام اس کا ہے دل کی خلوتوں میں
خدا جانے مقامِ دل کہاں ہے

میں نے جب عارف ربانی استاذ مکرم، مربی، مرشد، امام العلوم والفنون حضرت سراج العارفین علامہ کوثر صاحب قادری نظامی سے پوچھا کہ حضرت مقام قلب کہاں ہے؟ ارشاد فرمایا کہ: ''عرش اعظم سے پانچ سو برس کی راہ ہے۔''

سید صاحب کی ہتھیلی پر مجھے آقا و مولا حضور محمد ﷺ کی ہتھیلی کی نرمی یاد آ گئی۔ صحابی کہتے ہیں: ﴿مَا مَسِسْتُ دِیبَاجاً وَلاَ حَرِیراً اَلْیَنَ مَنْ کَفِّ رسول اللہ ﷺ﴾

بہر حال یہ اس وقت کی باتیں ہیں جب سید صاحب جوان تھے۔ اب وہ شیخ اعظم ہیں۔ شیخ اعظم بہت عظیم باپ کی بیٹے ہیں اور خود بھی خداداد عظمتوں سے سرفراز ہیں۔ حضور سرکار کلاں کے فرزندار جمند ہیں جن کی عظمت کا چرچا ہر چار سو ہے۔ جن کی شہرت کا ڈنکا چار وانگ عالم میں بج رہا ہے، جن کے درویشانہ اوصاف کی تعریف عامی اور عالم سب کی زبان پر ہے۔ یہ تو علم الٰہی میں ہے کہ شیخ اعظم کو کیا کیا درجات، کمالات اور خوبیاں ملنے والی ہیں۔

حضور سراج العارفین کا شعر ہے کہ۔

دینے پہ جو آتی ہے کریمی اس کی
مانگے جو کوئی ایک تو سو دیتا ہے

☆☆☆☆☆☆

میاں علیہ الرحمہ

# شیخ اعظم اور دعائے اشرفی

حضرت شیخ اکبر علی چشتی قالین آبادی سجادہ نشین آستانہ صدرالمشائخ واحد نگر قالین آباد (مادھوسنگھ) اورائی، بھدوہی (یوپی)

بزرگوں سے سنا ہے کہ ہم شبیہ غوث جیلاں مخدوم شاہ سید علی حسین علیہ الرحمہ اشرفی میاں سیف زبان تھے جو فرمادیتے وہ ہوکر ہی رہتا۔ آخری حج کے دوران وادیٔ عرب مدینۃ الرسول میں فرمایا تھا ہمارے یہاں پوتا پیدا ہوا ہے۔ جس سے مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کے نام کا اظہار ہوگا، مولانا یونس اشرفی نعیمی ہمراہ تھے، چونک پڑے اور سوچنے لگے۔ یہاں تو ہندوستان سے کوئی خط وغیرہ نہیں آیا حضرت قبلہ کو کیسے اطلاع ملی ابھی اسی خیال میں محو تھے کہ مسکراتے ہوئے حضرت اشرفی میاں نے فرمایا فقیر کو خط اور تار کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مولانا یونس اشرفی فرماتے ہیں حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ سلطان کائنات ﷺ کی سرکار میں حاضر ہوکر مواجہ اقدس کے سامنے رورو کر اس طرح دعا فرمائی۔ اے رب العالمین کے محبوب آپ کے حضور میں عرض ہے میرے اس پوتے کو ولی کامل، عارف باللہ بنانا اور حکمت ودانائی کے جوہر سے مالامال کر کے اس سے اشرفیت کا اظہار فرمانا۔

عمیق قلب سے نکلی ہوئی یہ دعا باب اجابت سے یوں باریاب ہوئی جس کا اثر انشاء اللہ قیامت تک دیکھا جائے گا۔

شیخ اعظم مولانا سید شاہ اظہار اشرف سجادہ نشین بڑے دادا کی آرزو اور دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور اگر مجھ سے پوچھا جائے تو میں کہوں گا وہ مجد د سلسلہ اشرفیہ کی تجلی اور مظہر ہیں جو غوث العالم کے حقیقی جانشین ہونے کا حق رکھتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو محبوب رحمانی سرکار کلاں علیہ الرحمہ سے لیکر مخدوم الآفاق سید شاہ عبدالرزاق نورالعین علیہ الرحمہ تک محبوب یزدانی سرکار مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کے سارے جانشین وسجادہ نشین واصل حق عارف باللہ رہے۔ اور انشاء اللہ یہ سلسلہ رہتی دنیا قائم ودائم رہے گا۔

اپنے والد ماجد بدر العارفین حضرت صدرالمشائخ شیخ عبدالواحد علی چشتی شیرازی ثم قالین آبادی علیہ الرحمہ سے کسی موقع پر ایک بار سوال کیا تھا ابا حضور! اس دور میں ولی کی شناخت کیا ہے؟ فرمایا فرزند جسے طریق مصطفی ﷺ پر گامزن دیکھنا پہچان لینا وہ ولی ہے آیئے اس قول کے آئینے میں شیخ اعظم کو دیکھیں۔

تھوڑی سی بیماری کیا ہوجاتی ہے لوگ لوٹا مصلی طاق پر رکھ دیتے ہیں لیکن شیخ اعظم ہیں کہ کبھی کبھی اتنے سخت بیمار ہوجاتے ہیں کہ اٹھنا بیٹھنا مشکل ہوجاتا اس کے باوجود بھی نماز قضا نہیں ہونے دیتے ہیں۔ صبح کے وقت ناشتہ کی طرح پلیٹ بھر کے دوائیاں کھانی پڑتی ہے اور دوپہر کو الگ لیکن ماہ رمضان کا چاند نظر آتے ہی روزہ رکھنے میں کوئی شئے مانع نہیں ہوپاتی۔ شرافت وسیادت اور انوار الٰہی چہرۂ مبارکہ سے اس طرح نمایاں ہیں جیسے چمکتا ہوا چاند عشق رسول، خوف خدا، جذبۂ اسلام، بے باکی، دیانت داری، خلوص وللّٰہیت اور وفاشعاری کوٹ کوٹ کر آپ کی ذات میں سمادیئے گئے ہیں۔

حکمت ودانائی کا وہ ملکہ حاصل ہے، جس کی وجہ سے صف حکماء میں آپ ممتاز نظر آتے ہیں۔ شیخ الاسلام جیسے مدبر اعظم آپ کے فہم وفراست کے قائل ہیں عالم اسلام کا کوئی بھی عالم دین ہو یا میدان سیاست کا شہسوار آپ کی خدمات جلیلہ کے اسلوب وضوابط کو دیکھے گا یقیناً وہ میری رائے پر متفق ہوگا۔ اور کیوں نہ ہو سرکار اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ نے جس کے لئے شہنشاہ کونین ﷺ کی حضور میں گذارش کی ہو اور وہ مقبول بارگاہ بھی ہو۔

شیخ اعظم کا ہر اٹھنے والا قدم انقلاب آفریں ہوتا ہے۔ جس کام کو انجام دیا وہ قوم وملک کے لئے سرمایۂ عظیم ہے۔ علم وادب کے تاج محل "مختار اشرف لائبریری" کو قائم فرما کر نہ صرف اپنے علم دوستی کا ثبوت پیش کیا بلکہ قوم مسلم کو ایسا لازوال تحفہ دیا جس میں اس کے بقا کا راز مضمر ہے۔ اسی فخریہ کارنامہ کے ذریعہ خانوادۂ اشرفیہ کو دائمی شہرت میسر ہوگی خانقاہ سرکار کلاں کے آغوش میں پرورش پانے والے "جامع اشرف" کے فروغ وارتقا کا معیار تو بام عروج پر ہے، جس کے درودیوار کے ہر ہر گوشے میں شیخ اعظم کا خون جگر شامل ہے جس کے نام کا ڈنکا وادیٔ ہند سے نکل کر آفاقی سطح پر بج رہا ہے۔ جہاں علم وآگہی کی تعلیم، خانقاہ ومرشد سے وابستگی کے فوائد، اور آداب زندگی کا مکمل شعور بخشا جاتا ہے۔ انشاء اللہ یہ تسلسل رہتی دنیا برقرار رہے گا۔

☆☆☆☆☆☆

# امانت کی قسم کھا سکتا ہوں

-علامہ محمد طیب الدین اشرفی

ایک مرتبہ حضرت قطب الارشاد مخدوم المشائخ مفتی مولانا سید الشاہ محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ نے حضرت شیخ اعظم مولانا سید شاہ اظہار اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کی امانت داری سے متاثر ہوکر فرمایا کہ ''اظہار میاں! میں کل قیامت میں تمہاری امانت کی قسم کھا سکتا ہوں۔'' یہ جملہ آپ کی زبان اقدس سے نکلنا اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ آپ بلاشبہ امین ہیں اور حقیقت میں امین اسے ہی کہا جاسکتا ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پوری رعایت کرتے ہوئے اسے ادا کرتا ہو اور جو امین ہوگا وہ یقیناً اللہ کا ولی اور مقرب بندہ ہوگا ———— اللہ تعالیٰ سید عالم ﷺ کے صدقے آپ کی روحانیت کو بلند فرمائے اور آپ کے فیض کو عالمگیر فرمائے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

☆☆☆☆☆☆

# شیخ اعظم ہیں شیخ اعظم

حضرت سید ظفر مسعود اشرف۔ جانشین حضور مجاہد دوراں علیہ الرحمۃ والرضوان

شیخ اعظم سید شاہ اظہار اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین (بانی جامع اشرف) کی ذات محتاج تعارف نہیں آپ کی پوری زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے۔ آپ کی حیات شریعت وطریقت کا ایک حسین امتزاج ہے۔ آپ ایک عظیم صوفی، عظیم مبلغ،عظیم قائد اور بلند پایہ شاعر بھی ہیں، آپ کی شخصیت مثالی شخصیت ہے۔ ایثار وقربانی آپ کی فطرت ہے اور کسی کام کو کرگزرنا آپ کی عادت ہے، آپ کا شمار ان نابغۂ روزگار ہستیوں میں ہوتا ہے جنہوں نے علم وعرفان اور عشق ومحبت کے مابین خلیج کو پاٹنے کی کوشش کی ہے جس کی زندہ مثال خانقاہ اشرفیہ کے ساتھ ساتھ جامع اشرف اور مختار اشرف لائبریری کا قیام ہے۔ ماہنامہ غوث العالم کے ایڈیٹر عزیزم عثمان غنی نے مجھ سے بتایا کہ اس بار عرس مخدومی کی موقع سے ادارہ غوث العالم کی جانب سے شیخ اعظم کی خدمات اور ان کے کارنامے پر خصوصی شمارہ نکالا چاہتا ہے تو مجھے بیحد مسرت ہوئی کیوں کہ ان عظیم شخصیتوں کے تذکرے آنے والی قوموں کے لئے مشعل راہ ہوا کرتی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اس ادارہ کو دن بدن ترقی کی راہ پر گامزن فرمائے اور ساتھ ہی اس ادارہ سے منسلک مخیرّ حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

# ایک چمکتا ستارہ

عالی جناب مولانا عثمان غنی اشرفی ایڈیٹر غوث العالم

ہدیہ تسلیمات

آپ کا خط ملا بڑی خوشی ہوئی ادارہ غوث العالم کا یہ اقدام قابل ستائش ہے، یہ مژدہ جانفزا تو مجھے مولانا عابر قالین آبادی کوڑینار تشریف لانے کے دوران سنا گئے تھے۔ حضرت شیخ اعظم قبلہ آسمان سیادت کا ایک چمکتا ستارہ ہیں جو اپنی تابانیوں سے ایک تاریک جہاں کو منور و مجلی کر رہے ہیں، جس طرح قبلہ گاہی سیدی سرکار کلاں کی ذات اپنے معاصرین میں نمایاں و تاباں تھی مخدوم العلماء شیخ اعظم کی شخصیت بھی موجودہ زمانے کو اپنے معاصرین کے درمیان امتیازی حیثیت رکھتی ہے اور آپ کی ذات غوث دوراں محبوب رحمانی مخدوم المشائخ سرکار کلاں کی جانشینی کا مکمل حق ادا کر رہی ہے۔

۲۸ ویں محرم الحرام کو عرس مخدومی میں لباس غوثیہ زیب تن فرمانے کے بعد شیخ اعظم کے عارضی تاباں سے جو کرنیں نمودار ہوتی ہیں قابل دید ہیں۔ ایک پیر کامل میں جو جو خوبیاں ہونی چاہئے وہ آپ میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ سرزمین کوڑینار شریف اور اطراف کے اضلاع میں آپ کے مریدین بے شمار ہیں۔ قبلہ موصوف کی کوڑینار شریف میں تشریف آوری کا منظر قابل دید ہوتا ہے۔ حضرت شیخ اعظم کی کئی کرامات بھی ہمارے یہاں مشہور ہے جسے کسی اور موقع پر بیان کرنے کا شرف حاصل کروں گا۔

ہر طرف عشاق ہی عشاق نظر آتے ہیں۔

۔سید محمد عبد القادر باپو سجادہ نشین آستانہ گجرات خواجہ قادری کوڑی نار شریف۔

☆☆☆☆☆☆

# عظیم کارنامہ

مکرمی مولانا عثمان غنی اشرفی............ ہدیہ تسلیمات

''دعوت تحریر'' موصول ہوئی شیخ اعظم پر خصوصی شمارہ شائع ہو رہا ہے یہ یقیناً ادارہ ''غوث العالم'' کا عظیم الشان کارنامہ ہوگا۔

اس سے نہ صرف شیخ اعظم کی حیات و خدمات سے ایک عالم روشناس ہوگا بلکہ آپ کی اس کاوش کو بھی لوگ سراہینگے عابر قالین آبادی جیسے مخلص معاون بھی آپ کے ہمراہ ہیں۔

حضرت شیخ اعظم عہد حاضر میں دنیائے اہلسنت کے ''شاہ جہاں'' ہیں جن کی فکر و نظر نے ملت بیضا کو جامع اشرف، مختار اشرف لائبریری، مسجد اعلیٰ حضرت اشرفی جیسی شاندار، جاذب النظر عمارتیں بخشیں جہاں شب و روز قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند ہوتی رہتی ہیں۔

اس وقت شیخ اعظم کے جیسا مفکر اعظم دور تک کوئی نظر نہیں آتا جو تمام خوبیوں کے ساتھ اپنی ذات میں خود ایک انجمن ہیں جس کے زیر اہتمام عالمی سطح پر سینکڑوں ادارے عروج و ارتقاء کے منازل طے کر رہے ہیں۔ قوم و ملت کی بقا کی خاطر فلک بوس عمارتوں کی بنیاد رکھنے کے لئے شیخ اعظم آئے دن متفکر نظر آتے ہیں تا کہ ہر دن آسمان سنیت پر ایک نیا آفتاب طلوع ہو جس کی روشنی میں وقار اسلام کی جلوے نظر آئیں۔

والسلام

(مفتی) ذاکر حسین اشرفی مدرس دار العلوم مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف، مالدہ (بنگال)

☆☆☆☆☆☆

# ہمیشہ ناز برداری کرتے آرہے ہیں

شیخ طریقت حضرت سید شاہ موسیٰ باپو قادری سربراہ اعلیٰ دار العلوم فیضان رزق اللہ کوڑینار شریف گجرات۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ادارہ ماہنامہ غوث العالم لکھنؤ کی جانب سے ارسال کردہ خط نظر نواز ہوا یہ جان کر مسرت ہوئی کہ تاجدار اہلسنت مخدوم العلماء حضرت شیخ اعظم صاحب سجادہ نشین سرکار کلاں کی حیات وخدمات پر خصوصی شمارہ شائع ہو رہا ہے یہ ایک عظیم کام ہے۔ حضرت تاجدار اہلسنت اسلام کے ایک عظیم شخصیت ہیں اگر شاہجہاں نے ہندوستان کو تاج محل دیکر فخریہ کارنامہ انجام دیا ہے تو شیخ اعظم نے علم وادب کا تاج محل ''مختار اشرف لائبریری'' قائم کر کے قوم وملت پر احسان عظیم فرمایا ہے جسے فرزندگان اسلام رہتی دنیا فراموش نہ کریں گے۔

اگست ۲۰۰۶ء کا ''سرکار کلاں نمبر'' خصوصی شمارہ دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہوگئی اور روحانی سکون میسر ہوا تھا امید قوی ہے کہ انشاء اللہ یہ شمارہ بھی اپنی تمام تر تجلیوں کے ساتھ منظر عام پر آئیگا اور داد وتحسین کا حقدار بنیگا۔ اشرف ملت علامہ سید شاہ محمد اشرف اشرفی جیلانی چیف ایڈیٹر ماہنامہ غوث العالم وڈائیرکٹر مختار اشرف لائبریری ومولانا مفتی عثمان غنی اشرفی ایڈیٹر اور مولانا عابر قالین آبادی سب ایڈیٹر ودیگر اراکین ادارہ قابل مبارکباد ہیں جنہوں نے اس طرف اپنی توجہ مرکوز فرمائی ہے خانوادہ اشرفیہ سے ہمارے خانوادے کا صرف معنوی تعلق ہی نہیں ہے بلکہ ہم دونوں ایک ہی شجر کی شاخ ہیں حضرت مخدوم الافاق حاجی الحرمین سید شاہ عبد الرزاق نور العین قادری حاموی جانشین غوث العالم مخدوم اشرف سمنانی اور میرے جد اعلیٰ ثالث محی الدین حضرت خواجہ سید شاہ رزق اللہ قادری حاموی دونوں ایک ہی گھر کے چشم وچراغ تھے۔ سادات کوڑینار شریف سادات کچھوچھہ مقدسہ کا ہمیشہ ناز برداری کرتے آرہے ہیں اور سادات کچھوچھہ مقدسہ کے قلب وجگر ہماری محبت سے سرشار ہیں میرے برادر کبیر قادری دولہا محافظ ملت حضرت اقدس سید شاہ عبد الوہاب دادا باپو قادری سجادہ نشین آستانہ رزق اللہ شاہ کوڑینار شریف رحمۃ اللہ علیہ کو حضور امام اہلسنت مخدوم المشائخ محبوب ربانی سرکار کلاں رضی اللہ عنہ نے اجازت وخلافت عنایت فرمائی اور مجھے حضرت شیخ اعظم نے خلافت واجازت عطا فرمائی ہے یہ میرے لئے باعث فخر ہے۔

☆☆☆☆☆

# حضور شیخ اعظم اور علم محل

مفتی محمد منظر حسن خان مصباحی امام وخطیب مسجد غوثیہ کملی شاہ کمپاؤنڈ، نتیانند گھاٹ کوپر، ویسٹ ممبئی۔۸۶

شہزادۂ سرکار کلاں علامہ الحاج مفتی سید محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی صاحب قبلہ دامت علینا فیضانہ سجادہ نشین کا تعلق برصغیر کی ایک ایسی عظیم خانقاہ سے ہے جو تقریباً چھ سو سالوں سے دین متین کی خلوص و للہیت کے ساتھ خدمت کر رہا ہے جو صرف برصغیر ہی نہیں بلکہ سارے جہاں میں معروف ومشہور ہونے کے ساتھ ہی ساتھ مینار رشد وہدایت بھی ہے۔ حضور شیخ اعظم سلسلۂ نسب کے اعتبار سے حسنی وحسینی سادات سے ہیں نیز آپ جلیل القدر مشائخ واکابرین کے تلمیذ رشید ہونے کی وجہ سے جہاں باعمل جید عالم ومفتی بھی ہیں وہیں میدان طریقت کے عظیم سپہ سالار بھی ہیں مگران تمام فضیلتوں کے باوجود بھی بفضل الٰہی و بکرم سرکار ﷺ خود آپ نے اپنے اندر وہ خوبیاں پیدا کیں ہیں جن کی وجہ سے عوام تو درکنار خواص کی نگاہ میں بھی آپ یقیناً شیخ اعظم ہیں اور آپ نے ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں جن میں ہر ایک کام الگ الگ ایسی عظیم اہمیت کا حامل ہے کہ آپکو رہتی دنیا تک زندہ رکھنے و مشعل راہ بنانے اور معظم ومکرم کرنے کے لئے کافی ہے۔

تبلیغ ورشد کے ساتھ ہی ساتھ علم کی ترویج واشاعت میں آپ کا منہمک رہنا اور اس کے لئے ہر وقت ہر لمحہ بیماری، ضعف، ناتوانی کے باوجود بے چین، مضطرب رہنا یہ آپکا طرۂ امتیاز اور خدمت دین متین میں بے مثال خلوص وللہیت ہے۔

میرے شفیق استاذ مفتی اسحاق صاحب قبلہ نوری مصباحی اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ تحریر عالموں کے لئے ہتھیار ہے اور عالموں کو اگر تحفہ دینا ہو تو کتاب دیا کرو کہ اس سے بہتر کوئی تحفہ نہیں، خاص کر اس دور میں کہ یہ دور انحطاط علم کا ہے اور اس میں دونوں کے لئے ثواب ہے۔

نیز آپ فرماتے مولانا! یقیناً حضور شیخ اعظم نے عظیم لائبریری قائم کر کے خانقاہ کو علمی رنگ میں رنگ دیا ہے جس کی وجہ سے وہ بلاشبہ یاد کئے جاتے رہیں گے۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ حضور شیخ اعظم نے عظیم لائبریری بنا کر جہاں تمام اہلسنت کے سروں کو بلند فرمایا ہے وہیں علم کی روشنی کو تیزی بھی فراہم کیا ہے۔ یقیناً آپ اس خدمت جلیلہ کی وجہ سے ہر علم دوست کے دلوں میں رہتی دنیا تک موجود رہیں گے اور آخرت میں انشاء اللہ العزیز سرخرو بھی ہونگے۔

رب لم یزل حضور صاحب سجادہ دامت علینا فیضانہ کے عمر میں برکتیں نازل فرمائیں اور انکے فیوض وبرکات سے ہم سب کو بوسیلۂ شیخ مالامال فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

"معارف شیخ اعظم" شائع ہونے پر میرے پیرو مرشد حضور حسان العصر علامہ مولانا سید محمد صغیر اشرف اشرفی جیلانی اور ہمارے قاضیٔ شہر قاضی محمد عرفان احمد اشرفی کی جانب سے غوث العالم کے تمام متعلقین کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعاؤں کی خصوصی درخواست

**پیشکش**

شاداب شیخ اشرفی (نمائندہ ماہنامہ غوث العالم) مومن ٹولہ دیواس (ایم پی)

# شیخ اعظم معمار ملت

☆ مولانا حیات الرحمٰن اشرفی بانی و مہتمم مدرسہ اشرفیہ رضویہ غریب نواز مظفر پور (بہار)

مخدوم العلماء والابرار بانی جامع اشرف شیخ اعظم حضرت علامہ الحاج سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں مدظلہ العالی کی ذات خاندان اشرفیہ میں ایک نمایاں حیثیت کی حامل ہے، ولی عہدی کے دور سے اب تک آپ نے جو علمی و روحانی اور دینی خدمات انجام دی ہیں وہ ملک اور بیرون ملک پر محیط ہے۔ آپ کے تبلیغی دورے سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ غلط عقائد سے تائب ہوکر صحیح سنی مسلمان ہوئے ہیں، بہار کے کئی صوبے مثلاً پورنیہ، کشنگنج، کٹیہار، مظفر پور میں سنیت کی اشاعت آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے اس کے علاوہ خانوادہ اشرفیہ کے بزرگوں کی عموماً حضرت شیخ اعظم علامہ سید شاہ اظہار اشرف سجادہ نشین کی خصوصاً سرپرستی میں چل رہے دینی مدارس رمکاتیب رجامعات کا ملک و بیرون ملک میں ایک جال بچھا ہوا ہے، مزدتربت غوث العالم، حضور سرکار کلاں، جامع اشرف خانقاہ اشرفیہ، مختار اشرف لائبریری آپ کی خدمات کا وہ عظیم شاہکار ہے جس کو دنیائے اہلسنت کبھی فراموش نہیں کرسکتی، ادارہ غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی جو آپ کی سرپرستی میں دن بدن عروج و ترقی کی راہ پر گامزن ہیں دنیائے اشرفیت میں وہ مقام حاصل کر چکا ہے کہ کوئی اس کے مقام و مرتبہ کو نہیں پاسکتا اس ادارہ کے زیر انتظام ہر ماہ شائع ہونے والا رسالہ ماہنامہ غوث العالم فروری کا خصوصی شمارہ "شیخ اعظم کی حیات خدمات" کی اشاعت پر ہم تمام اراکین کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت شیخ اعظم آج کل بستر علالت پہ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کلی عطا فرمائے اور ہم تمام اہلسنت کے علماء و مشائخ سے گذارش کرتے ہیں کہ دنیائے سنیت کے اس محسن کے لئے دعاء صحتیابی فرمائے، اللہ تعالیٰ شیخ اعظم کو عمر خضر عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆

# ایک گرانقدر مرقع

محترم ایڈیٹر عثمان غنی اشرفی صاحب

سلام مسنون

امید کہ مزاج عالی بخیر ہوگا۔

یہ جان کر بے انتہا مسرت ہوئی کہ ماہنامہ غوث العالم کا خصوصی شمارہ حضرت سید اظہار اشرف سجادہ نشین سرکار کلاں خصوصی شمارہ "معارف شیخ اعظم" آپ کی ادارت میں مزین ہو رہا ہے اور جلد ہی اس کی اشاعت کی امید ہے، حضرت سرکار کلاں کے کارناموں میں سب سے بڑا کارنامہ مدرسہ جامع اشرف ہے جس کو آپ نے کافی عروج بخشا ہے اور اس کی شہرت ہندو پاک کے گوشے گوشے میں پھیل چکی ہے۔ پھر موجودہ ولی عہد صاحب سجادہ نے ایک ہسپتال کی بنیاد رکھ کر عمدہ کام انجام دیا ہے۔ اشاعت دین کے ساتھ ساتھ عوام کی فلاح و بہبود کو بھی مدنظر رکھنا ایک بڑی خدمت ہے۔

مجھے امید ہے کہ غوث العالم کا شیخ اعظم پر خصوصی شمارہ صوری اور معنوی خوبیوں کا ایک گرانقدر مرقع ہوگا۔

والسلام

متین عمادی

خانقاہ عمادیہ منگل تالاب پٹنہ

☆☆☆☆☆☆

# فن صحافت کے عمدہ تجربہ کار

حضرت شیخ شفیق احمد شمسی شیرازی قالین آبادی سجادہ نشین آستانہ نوریہ احمدیہ نور باغ قالین آباد، بھدوہی

حضور اشرف ملت دامت برکاتہم ...................... السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

بڑی مسرت وشادمانی کی بات ہے مخدوم العلماء حضور شیخ اعظم قبلہ کی حیات وخدمات پر خصوصی شمارہ ''معارف شیخ اعظم'' شائع کیا جا رہا ہے۔ حضرت کی شخصیت پر کام کرنے والوں کے لئے بہترین مواد فراہم ہو جائیگا اور یہ معارف ماخذ قرار پائیگا، زبردست محنت ومشقت اور لگن کی ضرورت ہے ہر مضمون سلیقے سے دیکھیں کوئی بے بنیاد بات شامل نہ ہو جائے، حضرت شیخ اعظم ہمارے اسلاف کے آئینہ ہیں ان کے گفتار واطوار، اخلاق وعادات اور سیرت وصورت کو دیکھو تو یہ معلوم ہوتا ہے کوئی عارف ہے جو محسن انسانیت ﷺ کا وارث اور خانقاہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ کا سجادہ نشین ہے، صدر بزم شریعت وطریقت، رونق بزم معرفت وحقیقت تاجدار اہلسنت کی ذات سے منسوب ہر تحریر آنے والی نسل کے لئے دلیل ہوگی۔ دنیائے اہلسنت کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگوں کی بھی نظر رہتی ہے۔ سرکار کلاں نمبر دیکھنے کے بعد کافی حد تک یقین ہے ''معارف شیخ اعظم'' بھی حسن اسلوبی سے مزین رہے گا۔ ''سرکار کلاں نمبر'' کے مضامین کے انتخاب وترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ اراکین ادارہ ماہنامہ غوث العالم فن صحافت کے عمدہ تجربہ کار ہیں۔

مولانا عابر قالین آبادی سے سنا ہے کہ حضور تاجدار اہلسنت مولائے روم کی مثنوی شریف کی نظم میں شرح فرما رہے ہیں مخدوم العلماء کا یہ اہم کارنامہ ہوگا جو انہیں حلقۂ علم وادب بزم ارباب ودانش میں دیر پا زندہ رکھے گا۔ یوں تو راقم الحروف نے حضرت کا مجموعۂ تخلیقات ''اظہار عقیدت'' کا بغور مطالعہ کیا عشق خلاق دوعالم اور محبت رسول اعظم میں غوطہ زن ہو کر نعت ومناقب، سلام ورباعیات اور ہندی غزلوں کو اس انداز سے صفحۂ قرطاس پر مزین فرمایا ہے جن کے مشاہدے سے یہ حقیقت افشاں ہو جاتی ہے کہ شیخ اعظم کی شاعری کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے جو ہر ایک کے حصے میں نہیں آتی۔

کلام شاہین فکر، سادگی اور صدق جذبات سے لبریز ہے جن کو لبوں پر سجانے کے بعد ایک عجیب کیفیت کا مزہ ملتا ہے اور تصورات میں جلوۂ جاناں کی زیارت ہو جاتی ہے۔

مولی تعالی تاجدار اہلسنت کی قلمی خدمات کو قبولیت کے شرف سے نواز کر اس کی مقبولیت میں روز بروز ترقی عطا فرمائے اور حضرت کو صحت کامل کے ساتھ حیات خضر دے کہ ان کا سایہ تمام اہلسنت پر دیرپا رہے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆

# ایک دردمندانہ
# اپیل

جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ کچھوچھہ شریف میں ایک عظیم الشان لائبریری کا قیام عمل میں آیا ہے۔ مختار اشرف لائبریری کی عمر اگرچہ بہت کم ہے یعنی صرف ۸؍سال لیکن اس کم عمری کے باوجود بہت سی بڑی بڑی اور پرانی لائبریریوں پر اسے برتری حاصل ہو رہی ہے اور قارئین کا ایک ہجوم رہتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ شیخ اعظم مولانا سید شاہ محمد اظہار اشرف سجادہ نشین سرکار کلاں کا لائبریری سے جوش و جنون اور بالخصوص آپ جیسے مخیر حضرات کا لائبریری کے ساتھ والہانہ پن اور دست تعاون۔

اس لئے آیئے اور لائبریری کی مزید ہمہ جہت ترقی کے لئے شیخ اعظم کا ہاتھ مضبوط کیجئے اور اپنی علم دوستی اور ادب نوازی کا ثبوت پیش کر کے ثواب جاریہ حاصل کیجئے۔

## تعاون کے طریقے

☆ مطبوعہ یا غیر مطبوعہ جو بھی کتابیں آپ کے پاس ہوں وقف کیجئے۔
☆ اس کام کے لئے دوسروں کو بھی آمادہ کیجئے۔
☆ نئی کتابیں خرید کر دیجئے یا رقم جمع کیجئے تا کہ نئی کتابیں خریدی جاسکیں۔
☆ مجلات و رسائل اور اخبارات جاری کرایئے۔
☆ کتابوں کے علاوہ لائبریری کی دوسری ضرورتیں پوری کیجئے۔

نوٹ: کتاب دینے والے کا نام رجسٹر اور کتاب پر لکھا جاتا ہے۔

رابطہ کا پتہ

## مختار اشرف لائبریری

درگاہ کچھوچھہ شریف (امبیڈکر نگر) یو، پی

MOB: 09450493248
09839994550

+91 7317380929
+91 8574533094
+91 7282896933
aalerasoolahmad@gmail.com

**AALE RASOOL AHMAD**
Office Incharge, Lucknow




**All India Ulama & Mashaikh Board**

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ

AN APPEX BODY OF SUNNI MUSLIMS

 aalerasoolahmad  @aaleashrafi  aalerasoolahmad.blogspot.in

**Head Office :** 20-Johri Fam, Jamia Nagar, Okhla, New Delhi-110 025
**Contact :** 09212357769 | **Email :** aiumbdel@gmail.com | **Website :** www.aiumb.com
**U.P. State Office:** 106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road, Lucknow-226 001




•AN APEX BODY OF SUNNI MUSLIMS•

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ

**ALL INDIA ULAMA & MASHAIKH BOARD**

106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road, Lucknow-226001

Mobile : 7317380929, 9936459242, Email: aiumblko@gmail.com, Website : www.aiumb.org

قائم شدہ: ۱۴؍اگست ۱۹۹۷ء

# مدرسہ اشرفیہ مختار العلوم

زیر اہتمام: غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی



## اپیل

مدرسہ اشرفیہ مختار العلوم، اشرف نگر شیخ پورہ، ٹانڈہ ضلع امبیڈکر نگر (یوپی) کا ایک تعلیمی، انتظامی، رہائشی شعبہ جات تنگ دامانی کا شکوہ کر رہا ہے باوجود اس کے اس تربیتی ادارہ کے حسن انتظام عمدہ کارکردگی کی مثال آپ ہے، اپنے متنوع تعلیمی و تربیتی پروگرام کا میعار بلند کرنے اور اپنے تعلیمی اہداف و مقاصد میں آگے بڑھنے کے اس سلسلے کو جاری رکھنے کے لئے آپ جملہ اصحاب خیر کے گراں قدر تعاون کا محتاج ہے۔ لہذا اہل خیر حضرات آگے بڑھیں اور اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تعاون فرما کر اس دینی، علمی قلعے کی تعمیر میں ہمارا ہاتھ بٹائیں. ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

ترسیل و زر کا پتہ:

**Head office**
474B/72, Bahar Colony,
Sitapur Lucknow.
Mob. 9415418451

**Branch office**
Ashraf Nagar, Shaikhpura
Tanda, Ambedkar Nagar (U.P.)
Tel. : 05273- 24256

RNI.No. URDU/2004/13282 GPO/LW/NP-09-2008 Rs. 50/-
"GHAUSUL ALAM" MONTHLY (URDU)
Editor Offifce : 106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road, Lucknow. (U.P.)

# غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی

سرپرست :- بانی جامع اشرف شیخ اعظم حضرت مولانا
سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی

جیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف

بانی وچیرمین: اشرف ملت حضرت علامہ سید محمد اشرف اشرفی جیلانی
فرزند شیخ اعظم۔ چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''غوث العالم''

## اغراض ومقاصد

(۱) جدید دور کے تقاضا کے مطابق جدید انداز میں اسلامیات پر تحقیق وریسرچ
(۲) سائنسی علوم اور جدید ٹکنالوجی کی جانب مسلمانوں کو راغب کرنا اور اسلامی علوم کے تناظر میں اس کو سمجھنے سمجھانے اور برتنے کی تحریک پیدا کرنا (۳) صوفیائے کرام کے نظام ہدایت وتربیت کو عام کرنا اور اصلاح امت کے لئے اس کو بروئے کار لانا (۴) مسلمانوں کو بالخصوص نوجوانوں کو دینی تعلیم سے ہم آہنگ کرنا، ان میں عمل کا جوش وولولہ پیدا کرنا اور ان کے ذریعہ معاشرہ کی اصلاح کرنا (۵) مسلمانوں کے دینی، روحانی، علمی، اخلاقی، اور سماجی وسیاسی اقدار کا تحفظ (۶) بحیثیت داعی بلاتفریق ہر مکتبہ فکر حق کی آواز پہنچانا۔ ان اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لئے آیئے غوث العالم ایجوکیشنل سوسائٹی کے قدم سے قدم ملا کر چلیں۔

## غوث العالم پبلیکیشن

106/73, نظر باغ، کینٹ روڈ، لکھنؤ

Printed and Published & owner by Syed Mohd. Ashraf, At: Simna Press, 106/73, Nazar Bag, Cantt. Road, Lucknow U.P. (India)